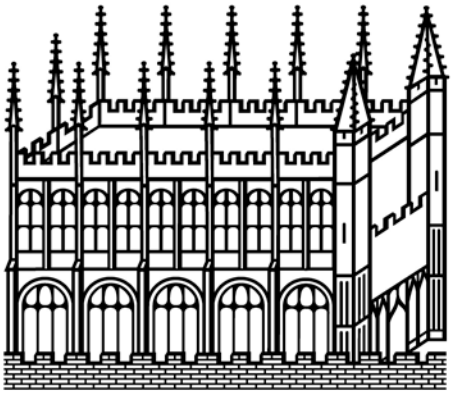

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

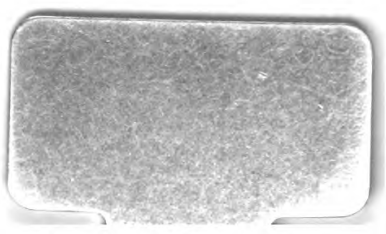

16. ~~B~~ A 52.

16A 52

تفصیل بڑے واقعون کی	سنہ عیسوی
دکھن پر مسلمانون کی پہلی چڑھائی ہوئی	۱۲۹۴
سلطنت غلجیون کا خاندان تمام ہونے پر تغلقون کو ملی	۱۳۲۱
تیمور دلّی مین آیا	۱۳۹۸
سلطنت سیّدون سے لودیون نے لی	۱۴۵۰
پانی پت کی لڑائی مین ابراہیم لودی کو مار کر بابر دلّی کے تخت پر بیٹھا	۱۵۲۶
شیر شاہ نے چمڑے کا سکّہ چلایا	۱۵۳۹
اکبر نے اس دنیا سے کوچ کیا	۱۶۰۵
مرہٹون کا راج قائم کرنے والا سیواجی پیدا ہوا	۱۶۲۷
دلّی مین نادر شاہ نے قتل عام کیا	۱۷۳۹
پانی پت مین احمد شاہ دُرّانی نے بھاؤ کو شکست دی	۱۷۵۹
دلّی کے آخری بادشاہ شاہ عالم کو غلام قادر نے اندھا کیا	۱۷۸۸
لارڈ لیک انگریزی فوج لے کر دلّی پہونچا شاہ عالم کو مرہٹون کی قید سے چھڑا کر پنشن مقرر کر دی	۱۸۰۳

INDIAN INSTITUTE

تفصیل بڑے واقعون کی	سنہ عیسوی سے پہلے
سکندر نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۳۳۱ برس
بکرماوت گدی پر بیٹھا	۵۷ برس
نوشیروان کا لشکر ہندوستان مین آیا	۵۳۰ (کچھ دن پیچھے)
ولید کے زمانے مین مسلمانون نے یہان بڑی دھوم مچائی	۷۱۱
سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۹۷۰
محمود غزنوی کی پہلی چڑھائی	۱۰۰۱
سومنا تھہ ٹوٹا	۱۰۲۴
شہاب الدین محمد غوری کی پہلی چڑھائی	۱۱۹۱
پرتھی راج کو پکڑ لیا اور مار ڈالا	۱۱۹۳
قطب الدین ایبک دلّی کا بادشاہ ہوا	۱۲۰۶
چنگیز خان کی فوج ہندوستان کی طرف آئی	۱۲۱۲
عورت (رضیہ بیگم) بادشاہ ہوئی	۱۲۳۶
سلطنت غلامون کے خاندان سے نکل کر خلجیون کے ہاتھہ مین آئی	۱۲۸۸

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۴۱	فرخ سیر	...	۱۷۱۳	مارا گیا	۱۷۱۹	نمبر ۴۰ کا بھتیجا تھا کچھ بیوقوف سا اور جی کا بودا تھا۔
۴۲	محمد شاہ	...	۱۷۱۹	موت سے مرا	۱۷۴۸	نمبر ۳۸ کا پوتا تھا گویا لکھنؤ کا واجد علی شاہ تھا نادر شاہی ہوئی سلطنت بالکل جڑ سے ہلگئی
۴۳	احمد شاہ	...	۱۷۴۸	آنکھین نکلوائی گئین	۱۷۵۴	نمبر ۴۲ کا بیٹا تھا نام کا بادشاہ تھا۔
۴۴	عالمگیر	دوسرا	۱۷۵۴	مارا گیا	۱۷۵۶	نمبر ۴۰ کا بیٹا تھا مرہٹے کٹک سے اٹک تک پہونچے احمد شاہ درانی کی چڑھائی ہوئی۔
۴۵	شاہ عالم	...	۱۷۷۱	غلام قادر نے اندھا کیا	۱۸۰۳	نمبر ۴۴ کا بیٹا تھا دلّی کا آخری مسلمان بادشاہ ہوا انگریزون نے مرہٹون کی قید سے چھڑا کر پنشن مقرر کر دی۔
						سواے اِن اوپر لکھے ہوئے بادشاہون کے بیس اور بھی دلّی کی تخت پر بیٹھے کیونکہ قطب الدین ایبک سے لیکر شاہ عالم تک ۶۵ گنے جاتے ہین پر اِن بیسون نے رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کی طرح ایسے تھوڑے تھوڑے دنون سلطنت کی کہ اُنکے نامون سے اِس فہرست کا بڑھانا مناسب نہ جانا

تفصیل

۳۴	محمد شاہ عدلی	عدلی	۱۸۵۳	...	...	نمبر ۳۳ کا چچیرا بھائی تھا بڑا نادان اور بدکار تھا لوگ اندھلی پکارتے تھے۔
۳۵	ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر	اکبر شاہ	۱۵۵۶	موت سے مرا	۱۶۰۵	نمبر ۳۱ کا بیٹا تھا یہان کے مسلمان بادشاہون مین بیشک سب سے اچھا ہوا بلکہ دنیا کے اچھے اور عقلمند اور بڑے اور نامی بادشاہون مین گنا جاتا ہی۔
۳۶	نورالدین محمد جہانگیر	جہانگیر شاہ	۱۶۰۵	موت سے مرا	۱۶۲۷	نمبر ۳۵ کا بیٹا تھا اچھے بادشاہون مین گنا جاتا ہی پر شراب بہت پیتا تھا اور بالکل اپنی بیگم نورجہان کے اختیار مین تھا۔
۳۷	شہاب الدین محمد شاہجہان	شاہجہان	۱۶۲۸	قید مین مرا	۱۶۶۴	نمبر ۳۶ کا بیٹا تھا سلطنت کو بڑی رونق دی مسلمانون کے تخت مین ہندوستان ایسے اوج پر نہ کبھی تھا نہ اسکے بعد پھر ہوا تخت طاؤس اور تاج گنج کا روضہ اسی نے بنوایا۔
۳۸	محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر	اورنگ زیب یا عالمگیر	۱۶۵۹	موت سے مرا	۱۷۰۷	نمبر ۳۷ کا تیسرا بیٹا تھا بڑا کپٹی اور بکھنڈی تھا بادشاہی اچھی کر گیا پر تیموری سلطنت کی جڑ مین تیل بھی اسی نے دیا۔
۳۹	معظم بہادر شاہ	بہادر شاہ	۱۷۰۷	موت سے مرا	۱۷۱۲	نمبر ۳۸ کا بیٹا تھا سکھون نے زور پکڑا اور سرہند لوٹا پھونکا۔
۴۰	جہاندار شاہ	...	۱۷۱۲	مارا گیا	۱۷۱۳	نمبر ۳۹ کا بیٹا تھا۔

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۲۷	بہلول خان لودی	بہلول لودی	۱۴۵۰	موت سے مرا	۱۴۸۸	پنجاب کا حاکم تھا اچھا بادشاہ تھا عملداری بڑھی پنجاب اور جونپور شامل ہوا۔
۲۸	سکندر لودی	...	۱۴۸۸	موت سے مرا	۱۵۱۶	نمبر ۲۷ کا بیٹا تھا بڑا بادشاہ ہوا لیکن ہندوؤن کو بہت دُکھ دیا فرنگیون کا پہلا جہاز یہان اِسی کے وقت مین آیا۔
۲۹	ابراہیم لودی	...	۱۵۱۶	مارا گیا	۱۵۲۶	نمبر ۲۸ کا بیٹا تھا بابر کی لڑائی مین مارا گیا۔
۳۰	ظہیر الدین محمد بابر	بابر شاہ	۱۵۲۶	موت سے مرا	۱۵۳۰	تیمور کے خاندان مین تھا انگریزون کی عملداری تک اِسی خاندان مین سلطنت رہی بابر بہت اچھا آدمی اور بہت اچھا بادشاہ تھا۔
۳۱	ہمایون شاہ	...	۱۵۳۰	گر کے مرا	۱۵۵۵	نمبر ۳۰ کا بیٹا تھا شیر شاہ نے نکال دیا تھا ایران کے بادشاہ کی مدد لیکر آیا اور پھر ہندوستان کا بادشاہ ہوا۔
۳۲	شیر شاہ سور	شیر شاہ	۱۵۴۰	کالنجر کے محاصرے مین بیگزین اُڑنے سے پھلس کر مر گیا	...	اِسکا باپ حسن پٹھان سہسرام مین ۵۰۰ گھوڑون کا جاگیردار تھا اچھے اور عقلمند بادشاہون مین گِنا جاتا ہے۔
۳۳	سلیم شاہ سور	سلیم شاہ	۱۵۴۵	موت سے مرا	۱۵۵۳	نمبر ۳۲ کا بیٹا تھا نیکنام رہا۔

۱۷	غیاث الدین تغلق	(دوسرا)	۱۳۸۸	مارا گیا	۱۳۸۹	نمبر ۱۶ کا پوتا تھا۔	
۱۸	ابوبکر تغلق	...	۱۳۸۹	قید مین مرا	...	نمبر ۱۶ کا پوتا ایک سال کے اندر قید ہوا۔	
۱۹	ناصرالدین محمد تغلق	ناصرالدین تغلق	۱۳۹۰	موت سے مرا	...	نمبر ۱۶ کا بیٹا تھا۔	
۲۰	ہمایون تغلق سکندر شاہ	سکندر شاہ	...	موت سے مرا	۱۳۹۴	نمبر ۱۹ کا بیٹا تھا کل ۴۵ دن بادشاہ رہا۔	
۲۱	ناصرالدین محمود تغلق	محمود تغلق	۱۳۹۴	موت سے مرا	۱۴۱۲	نمبر ۲۰ کا بیٹا تھا اسکے زمانے مین یعنی ۱۳۹۸ء مین تیمور آیا۔	
۲۲	دولت خان لودی	...	۱۴۱۲	...	...	۱۵ مہینے بعد تخت سے اتارا گیا۔	
۲۳	خضر خان سید	...	۱۴۱۳	موت سے مرا	۱۴۲۱	پنجاب کا حاکم تھا۔	
۲۴	معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ سید	مبارک شاہ سید	۱۴۲۱	مارا گیا	۱۴۳۴	نمبر ۲۳ کا بیٹا تھا۔	
۲۵	محمد شاہ سید	...	۱۴۳۴	موت سے مرا	۱۴۴۶	نمبر ۲۳ کا پوتا تھا۔	
۲۶	علاءالدین سید	...	۱۴۴۶	...	...	نمبر ۲۵ کا بیٹا تھا ۱۴۵۰ء مین دلی کی بادشاہی بہلول خان لودی کے حوالہ کرکے بداؤن چلا گیا بادشاہی نرسی دلی کے گرد نواح مین رہگئی تھی۔	

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۰	معزالدین کیقباد	کیقباد	۱۲۸۶	مارا گیا	۱۲۸۸	نمبر ۹ کا پوتا تھا غلامون کی سلطنت کا آخری بادشاہ ہوا نہایت عیاش تھا۔
۱۱	جلال الدین فیروز خلجی	جلال الدین خلجی	۱۲۸۸	مارا گیا	۱۲۹۵	سمانے کا نائب ناظم پٹھان سادا اور رحم دل تھا دکھن پر پہلا حملہ ہوا۔
۱۲	علاءالدین خلجی	علاءالدین	۱۲۹۵	موت سے مرا	۱۳۱۶	نمبر ۱۱ کا بھتیجا تھا بہت بڑا بادشاہ ہوا مزاج کا سخت تھا۔
۱۳	قطب الدین مبارک شاہ	مبارک شاہ	۱۳۱۶	ہندو غلام کے ہاتھ سے مارا گیا	۱۳۲۱	نمبر ۱۲ کا بیٹا تھا نہایت عیاش اور بدنام تھا دلی مین ہندؤن کا کچھ دنون زور رہا آخری خلجی بادشاہ ہوا۔
۱۴	غیاث الدین تغلق	...	۱۳۲۱	کاٹھ کے مکان تلے دب کر مرگیا	۱۳۲۵	پہلے پنجاب کا صوبہ دار تھا اچھا بادشاہ تھا کیقباد کا باپ قراخان اب تک بنگالے مین اپنی کام پر تھا۔
۱۵	محمد تغلق	الغ خان	۱۳۲۵	موت سے مرا	۱۳۵۱	نمبر ۱۴ کا بڑا بیٹا تھا بڑا بادشاہ بڑا سخی بڑا عالم بڑا بہادر بڑا اقبال مند بڑا بیوقوف بڑا ظالم بڑا جھکی بڑا پاگل تھا۔
۱۶	فیروز تغلق	فیروز شاہ	۱۳۵۱	موت سے مرا	۱۳۸۸	نمبر ۱۵ کا رشتہ مین بھائی تھا بہت اچھا نیک نام بادشاہ تھا بہت سی عمارتین بنوائین جمنا سے نہرین نکالین۔

فہرست دلّی کے مسلمان بادشاہون کی

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک	قطب الدین	۱۲۰۶	گھوڑے سے گر کر مرا	۱۲۱۰	شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اسی نے مسلمانون کی سلطنت کی جڑ جمائی۔
۲	آرام شاہ	...	۱۲۱۰	...	...	نمبر ۱ کا بیٹا تھا ایک سال کے اندر تخت سے اُتارا گیا۔
۳	شمس الدین التمش	التمش	۱۲۱۰	موت سے مرا	۱۲۳۶	نمبر ۱ کا غلام اور داماد تھا نامی بادشاہ ہوا قطب منار بنایا چنگیز خان کی چڑھائی ہوئی
۴	رکن الدین فیروز شاہ	رکن الدین	۱۲۳۶	...	...	نمبر ۳ کا بیٹا تھا سات ہی مہینے مین تخت سے اُتارا گیا بڑا عیاش اور غافل تھا۔
۵	رضیہ سلطان بیگم	رضیہ	۱۲۳۶	ماری گئی	۱۲۲۹	نمبر ۳ کی بیٹی تھی عورت ہی یہان تخت پر بیٹھی ہوشیار تھی۔
۶	معز الدین بہرام	بہرام شاہ	۱۲۳۹	قید مین مرا	۱۲۴۱	نمبر ۳ کا بیٹا تھا۔
۷	علاء الدین مسعود	مسعود شاہ	۱۲۴۱	مارا گیا	۱۲۴۶	نمبر ۴ کا بیٹا تھا بڑا بادشاہ تھا۔
۸	ناصر الدین محمود	...	۱۲۴۶	موت سے مرا	۱۲۶۶	نمبر ۳ کا بیٹا تھا نہایت نیک بادشاہ تھا۔
۹	غیاث الدین بلبن	بلبن	۱۲۶۶	موت سے مرا	۱۲۸۶	نمبر ۸ کا بہنوئی اور وزیر تھا بڑی دبدبے والا بادشاہ ہوگیا نیکنام تھا دلّی بڑی رونق پر تھی

تھوڑے ہی دن نجف خان کی مختاری مین چین سے کاٹے تھے + کہ نجیب الدولہ کے پوتے غلام قادر نے جسکے باپ کو نجف خان نے بگاڑا تھا اپنے رہیلے قلعے کے دروازے پر لا جمائے * بادشاہ کو زمین پر پٹک کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا + اور اُسکی آنکھین کاڑھ نکال کر باہر پھینک دین پھر قلعے کو خوب لوٹا * باقی کچھ نہ چھوڑا + بیگمون کے بدن سے کپڑا تک اُتروالیا * ۱۷۸۸ء

ندان اِس واردات کی خبر جب مہاجی سیندھیا کو پہونچی فوراً دلّی پر چڑھ آیا اور غلام قادر کو پکڑکر بڑی بُری حالت سے مارا † * جیسا اُسنے کیا تھا + ویسا ہی پھل پایا * سیندھیا نے بادشاہ کو ہردیگی چھپہ بھیجکر قلعے مین بند کیا + اور باہر سب اپنا قبضہ رکھا * بادشاہ بیچارہ بھوکھون مرتا تھا + رعیت کا حال بھی پریشان تھا * کہ اِسی عرصے مین لارڈ لیک انگریزی فوج لے کر وہان پہونچ گیا بادشاہ کو پنشن مقرر کردی وہ چین سے اپنے دن کاٹنے لگا + انگریزون کا مفصل حال دوسرے حصے مین لکھا جائیگا * ۱۸۰۳ء

† ناک کان اور ہاتھ پیر کاٹ کر اور آنکھین پھوڑکر غلام قادر کو ایک لوہے کے پنجرے مین بند کیا اور وہ اُسی مین تھوڑی دیر بعد تڑپ تڑپ کر مرگیا *

فہرست

کی جانب تھا * یہان تک کہ اُسنے اپنی فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا + اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا * کہ جو جسے بھاگتے دیکھے + ترت اُسکا سر کاٹ ڈالے * اور کچھ کسیقدر سپاہ جو بائین بازو پر تھی اُسے موڑ کر بغل سے مرہٹون پر بھیجی اس حکمت نے کام کر دیا بھاؤ اور بشواس راو لڑتے ہی رہے فوج ساری سپنا ہوگئی * میدان مین مُردون کے ڈھیر البتہ دکھائی دیتے تھے + افغانون نے دس کوس تک مرہٹون کا پیچھا کیا زمیندار بھی مرہٹون کی جان نہین چھوڑتے تھے * اور جو جیتے ہاتھ لگتے تھے + ذبح کیے جاتے تھے * بائیس ہزار لونڈی غلام بنائے گئے + اکثر اُن مین سردار اور درجے والے تھے * ابراہیم خان گاردی قید مین مرا + کہتے ہین کہ اُسکے زخمون مین زہر بھر دیا تھا * بشواس راو کی تو لاش مل گئی پر بھاؤ کی لاش مین شبہہ رہا + اسمین شک نہین کہ سب ملکر دو لاکھ آدمی سے اوپر اس لڑائی مین مارے گئے مہاجی سیندھیا † جسنے گوالیر کی ریاست قائم کی جنم کو لنگڑا ہُوا * ملہار راو ہلکر جسکے گھرانے مین اندور کی ریاست چلی آتی ہی لڑائی کے شروع ہی مین بھاگ کے بچا + اس سے بڑھکر کبھی کسی فوج کو شکست نہین ملی اور اس سے بڑھکر کسی شکست کے سبب ماتم بھی نہین پھیلا * ساری دکھن مین گویا سیاپا بیٹھ گیا + اس دھکے سے پھر مرہٹون کا زور کبھی نہین پورا اُبھرنے پایا * احمد شاہ دُرّانی نے اس فتح سے کچھ فائدہ نہین اُٹھایا + اپنے وطن کی طرف چلا گیا * اور پھر کبھی ہندوستان کا کچھ خیال نہین کیا + شجاع الدولہ نے عالمگیر ثانی کے لڑکے عالی گہر کو بنگالے سے بُلا کر تخت پر بٹھایا ‡ *

شاہ عالم

سنہ ۱۷۶۱ء

اِس نے اپنا لقب شاہ عالم رکھا + دلّی کا آخری مسلمان بادشاہ ہوا * آٹھ سل برس اِسنے الہ آباد کی طرف کاٹے + دلّی والے نجیب الدولہ کی حکومت مین رہے * جب نجیب الدولہ مرگیا + بادشاہ مرہٹون کی مدد لیکر دلی مین داخل ہوا *

† بعضے اِسکو مہداجی بھی کہتے ہین *

‡ تاریخ جلوس شاہ عالم فضل ربانی ۱۱۷۳ھ تاریخ فوت شاہ عالم آہ دریغا ۱۲۲۱ھ *

مالک ہندوستانی رئیس ہین ہندوستانی رئیسون کی مرضی بھی کہ صلح ہو جاوے
لیکن نجیب الدولہ نے نہین مانا اُسنے یہی کہا کہ اگر بے مرہٹون کا زور توڑے احمدشاہ
دُرّانی چلا جاویگا + تو پھر ہم سب کا کہین پتا بھی نہ لگیگا * اُدھر مرہٹون نے بھاؤ
کا ڈیرہ گھیرا + اور واویلا مچایا * کہ بھوکھون مرنے سے تو لڑکر مرنا بہتر ہی بھاؤ کو
وعدہ کرنا پڑا کہ کل صبح کو ضرور لڑونگا سب نے پیٹھ نہ دکھانے کی قسم کھائی اور
بیڑا لے کر رخصت ہوئے بھاؤ نے پھر شجاع الدولہ کو لکھا + کہ اب پیالہ پُر ہو گیا *
بوند بھر بھی سمانے کی جگہہ نہین جو کرنا ہی جھٹ پٹ کرو + نہین تو یہی آخری پیام
سمجھو * شجاع الدولہ کا منشی پہر رات رہے اِس خط کو پڑھکر سُنا ہی رہا تھا کہ مخبرون
نے مرہٹون کے تیار ہونے کی خبر دی شجاع الدولہ نے اُسی وقت جاکر احمدشاہ
دُرّانی کو جگایا + وہ ڈیرے مین سے تیار نکلا * اُسی دم گھوڑے پر سوار ہوکر دشمن
کی طرف چلا + اور فوج کو ساتھہ آنے کا حکم دیا * جب اندھیرا دور ہُوا دیکھا کہ
مرہٹون کی ساری فوج توپخانہ آگے کیے ہوئے جھنڈے اُڑاتی ڈنکے بجاتی
ہر ہر پکارتی جمے قدمون سمندر کی طرح اُمڈی چلی آتی ہی لیکن توپین جو اونکی
چھٹتی تھین گولے بالکل افغانون کے سر پر سے پار چلے جاتے تھے + لگتے کسی کو
بھی نہین تھے * آخر ابراہیم خان گاردی نے جھک کر بھاؤ کو سلام کیا اور کہا کہ
آپ ہمیشہ جب مین اپنے سپاہیون کی تنخواہ کا تقاضا کرتا تھا بُرا مانتے تھے لیکن
اب آج اِنکا تماشا دیکھیے اور یہ کہکے جھنڈا ہاتھہ مین لے لیا + اور اپنے سپاہیونکو
حکم دیا * کہ بندوقین بند کرین + اور سنگینون سے دشمن پر ہلا کردین * رُہیلون
کو اِنسے بہت نقصان پہونچا + ٹھہر نہ سکے اُن کے ہٹنے سے احمدشاہ دُرّانی کا
وزیر سامنے پڑ گیا * اور اُدھر سے بھاؤ اور بشواس راؤ نے بھی چُنے ہوئے
آدمی لیکر اُسپر ہلا کیا + وزیر کا بھتیجا عطائی خان اُسکے برابر ہی مارا گیا * اور
ساتھی بھی بھاگنے لگے تھے لیکن وہ گھوڑے سے نیچے اُتر پڑا + اور اِس بات پر جی
سے مستعد ہو گیا * کہ مرجانا + لیکن میدان نہین چھوڑنا * ندان وزیر کے
مارے جانے مین کچھہ باقی نہ رہا تھا کہ اِسی عرصے مین احمدشاہ دُرّانی کچھہ تازی
فوج لیکر اُسطرف آگیا + اِس سبب سے لڑائی تھم گئی پر تو بھی غلبہ مرہٹون

تھوڑے سے سپاہی چھوڑ رکھے تھے اُنسے مرہٹون کا مقابلہ نہ ہوسکا * بھاؤ نے
وہان بہت زیادتی کی + دیوان خاص مین جو چاندی کی چھت لگی تھی بالکل
اُکھاڑ لی * مسجد اور مقبرون کو بھی لوٹ پاٹ اور توڑ پھوڑ سے باقی نہ چھوڑا + وہ تو
بشواس راؤ کو تخت پر بٹھانا چاہتا تھا لیکن پھر صلاح یہی ٹھہری کہ احمد شاہ
دُرّانی کا کام تمام ہو لینے دو بھاؤ دلی سے کُنج پورے کی طرف گیا * احمد شاہ دُرانی
نے بھی انوپ شہر سے کوچ کیا بھاؤ نے اپنے مورچے پانی پت مین قائم کیے ستر ہزار
تو اسکے ساتھ سوار تھے اور دو سو توپ بھیر سمیت مورچون کے اندر تین لاکھ
آدمی سے ہرگز کم نہ تھے + اس مین نو ہزار آدمی ابراہیم خان گاردی کے تحت
مین پلٹن کے سپاہی تھے * انگریزون کے دیکھا دیکھی اب یہان والے بھی پلٹن
رکھنے لگے تھے + احمد شاہ دُرانی کے ساتھ ترپن ہزار سوار اور اڑتیس ہزار پیدل
سپاہی تھے لیکن تو پین تیس ہی تھین اُسنے بھی مورچے قائم کیے رسد کی دونون
طرف تکلیف تھی + چھیڑ چھاڑ ہمیشہ آپس مین چلی جاتی تھی * پر یہ جگرا کسی کا
نہ ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کے مورچون پر ہلا کردے + ہندوستانی رئیسون نے
جو احمد شاہ دُرّانی کی طرف تھے اُس سے بہت کہا کہ آپ ہلا کر دیجیے * لیکن اُسنے
یہی جواب دیا کہ یہ معاملہ لڑائی کا ہی آپ لوگ اِس سے نامحرم ہین اور بات مین
جو چاہیے سو کیجیے + لیکن اسکو میرے بھروسے پر چھوڑ دیجیے * سچ ہی طبلے سارنگی
کا معاملہ ہوتا تو یہ محرم ہوتے لڑائی کا بھید دلی لکھنؤ والے کیا جانین اُس نے
ایک چھوٹا سا لال خیمہ اپنے مورچون کے آگے کھڑا کر رکھا تھا + اُسی مین صبح کو نماز
پڑھنے کے لیے اور شام کو کھانا کھانے کے لیے آتا تھا باقی دن بھر گھوڑے پر سوار
فوج مین گھوما کرتا تھا * ہندوستانی رئیسون سے کہتا کہ آپ مزے سے بیٹھیے
سوئیے اگر آپ کا بال بھی بیکا ہو تو میرا ذمہ لیکن تعریف ہی اس بات کی کہ
کہ اُسکا حکم اُسکے لشکر مین قضا کے حکم کی طرح مانا جاتا تھا مقدور کیا کہ وہ حکم دے +
اور پھر کوئی بے اُسے کیے سانس لے سکے * شجاع الدولہ احمد شاہ دُرانی کی
طرف تھا + اُسی کی معرفت بھاؤ نے صلح کا پیام بھیجا تھا * لیکن احمد شاہ دُرانی
نے یہی جواب دیا کہ مین تو مدد کو آیا ہون صرف لڑنے کا مالک ہون صلح کرنے کے

دلّی کا قلعہ گھرا رہا * بادشاہ نے اپنے ولیعہد عالی گہر کو تو جان بچانے کے لیے پہلے سے کسی طرف کو بھیجدیا تھا اب نجیب الدولہ کو بھی بھاگنا پڑا + بادشاہ نے قلعہ کا دروازہ کھلوادیا غازی الدین کو پھر وزارت کا اختیار ملا *

احمد شاہ دُرّانی اپنے لڑکے تیمور شاہ کو پنجاب مین چھوڑ گیا تھا جب رگھناتھ راو نے دلّی سے فرصت پائی تو بغنیمت سمجھکر پنجاب پر بھی قبضہ کیا + اور مرہٹون کا نشان کٹک سے اٹک تک پہونچا دیا * ہمالے سے سمندر تک اِنھین کا ڈنکا بجتا تھا + اور سارے ہندوستان پر اِنھین کا حکم چلتا تھا * جو تھا اِنھین کی خوش آمد کرتا تھا + اور جو آفت مین پڑتا تھا اِنھین سے مدد مانگتا تھا * رگھناتھ راو تو کسی مرہٹے کو پنجاب کی حکومت پر چھوڑکر دکھن کو چلا گیا + اور احمد شاہ دُرّانی نے یہ خبر سُنکر پھر ہندوستان پر چڑھاو کیا * مرہٹے اُسکے سندھ ندی پار اُترتے ہی پنجاب چھوڑ بھاگے اور وہ فراغت سے اپنی فوج لیے سہارنپور کے سامنے جمنا آ اُترا + غازی الدین نے اُسی دم بادشاہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور آپ جاٹون کی عملداری مین چلا گیا * غازی الدین کے آدمیون نے بادشاہ کو چھریون سے مار کر جمنا کی ریت مین ڈالدیا + بدمعاشون نے وہان اُسکا کپڑا تک اُتار لیا *

۱۷۵۸ء

۱۷۵۹ء

پیشوا کو جب یہ حال معلوم ہوا بڑی دھوم دھام کا لشکر احمد شاہ دُرّانی کے مقابلہ کو روانہ کیا اُسکا چچیرا بھائی سداشیو راو بھاؤ اُس لشکر کا سردار تھا + اور اُسکا بیٹا بشواس راو بھی ساتھ تھا * راستے مین بہت سی فوجین رجپوتون کی آملی تھین اور چورامن کی اولاد مین راجہ سورج مل کے ساتھ تیس ہزار جاٹ بھی شامل تھے اُس بڈھے نے بھاؤ کو صلاح دی کہ آپ اسباب اور توپخانہ پیدل سپاہیون کے ساتھ میرے قلعہ مین رکھدیجے + اور خالی سوارون سے اپنی قوم کے دستور بموجب دشمن کو تنگ کیجیے * بھاؤ گھمنڈ مین ڈوبا تھا اِس نیک صلاح کچھ بھی خیال نکیا + سورج مل † تھوڑے ہی دنون بعد دلّی کے دیرون سے جدا ہوکر اپنے علاقہ کو چلدیا *

احمد شاہ دُرّانی انوپ شہر مین چھاونی ڈالے ہوئے تھا + دلّی مین کچھ

† بھرت پور کے راجا اِسی کی اولاد مین ہین *

قتل کیا اور پھر متھرا مین قتل عام کیا دن میلے کا تھا بیچارے بہتیرے جاتری مرد عورت لڑکے بالے بے گناہ کاٹے گئے موسم گرمیون کا آگیا تھا اسی لیے جو کچھ ہاتھ لگا لے لوا کر پھر اپنے وطن کو چلتا ہوا * چلتے وقت بادشاہ نے اُس سے یہ کہا کہ آپ مجکو غازی الدین کے ہاتھ مین نہ چھوڑ جائیے اسلیے وہ نجیب الدولہ روہیلے کو اپنی طرف سے سپہ سالار مقرر کر گیا + جب غازی الدین بے قابو ہوا اُسنے اپنی مدد کے لیے مرہٹون کو بُلایا * باجی راو کے تین بیٹے تھے + بالاجی راو رگھناتھ راؤ اور ایک مسلمانی کے پیٹ سے شمشیر بہادر باجی راو کے مرنے پر بالاجی راو پیشوا ہوا اور شمشیر بہادر کے ہاتھ مین بالکل بُندیلکھنڈ رہا باندے کے نواب اُسی شمشیر بہادر کی اولاد مین ہوئے *

پرسوجی بھوسلا ستارے کی گرد نواح کا رہنے والا پہلے تو سوارون مین نوکری کرتا تھا + لیکن ساہو نے درجہ بڑھا کر اُسے برار کا حاکم بنا دیا اب اُسکا چچیرا بھائی رگھوجی اُسکی جگہ پر بیٹھکر پیشوا سے خار کھاتا تھا جب گھوجی نے اپنی منتری بھاسکر پنڈت کو بنگالہ لوٹنے کے لیے بھیجا + بادشاہی اہلکارون نے قابو چلتا نہ دیکھکر پیشوا کو اُسکے مقابلہ کے لیے اُبھارا * یہ فوراً مرشد آباد پہونچا + اور اُسوقت تو جو کچھ قرار ہوا تھا لیکر بنگالہ بھاسکر سے بچا دیا لیکن جب دوسری دفعہ بھاسکر نے بنگالہ مین لوٹ مار مچائی + اور پیشوا سے کچھ مدد نہ پائی * صوبہ دار نے فریب دیکر بھاسکر کو ملاقات کے لیے بُلایا + اور ملاقات کے وقت اُسکا کام ہی تمام کر ڈالا * پر آخر رگھوجی کو کٹک کا علاقہ دیکر بنگالہ کی آمدنی سے بھی چوتھ کے نام سے کچھ سالانہ مقرر کرنا پڑا + ندان اِدھر بھی سمندر مرہٹون کا قدم آگیا * ۱۷۴۳ء

ساہو بے اولاد مرا راجا رام کی بیوہ عورت تارا بائی اب تک جیتی تھی بالاجی راو نے اپنا مطلب گانٹھنے کے لیے اُس سے کہلا دیا کہ مین نے ایک آپ کا پوتا رام راجا چھپا رکھا ہے اور ساہو سے مرتے وقت ایک کاغذ لکھوا لیا کہ نام کو تو راج سواجی کے خاندان مین رہے + پر کام بالکل راج کا پیشوا کرے * ندان رام راجا ستارے مین رہا + اور پیشوا کا دربار پونا مین جما * ۱۷۴۹ء

غازی الدین کی مدد کے لیے پیشوا کا بھائی رگھناتھ راو آیا + چھ مہینے بھر تک

سنہ ۱۷۴۷ء فوج سے شکست کھاکر پنجاب کے صوبہ دار سے کچھ خراج ٹھہراتا ہوا اپنے وطن کو مڑ گیا *
تھوڑے ہی دنون بعد محمد شاہ † اس دنیا سے سدھارا + اور اُسکا ولی عہد
سنہ ۱۷۴۸ء احمد شاہ تخت پر بیٹھا *

احمد شاہ

اِسنے سعادت خان کے داماد صفدر جنگ کو وزیر بنایا لیکن صفدر جنگ کی آصف جاہ کے پوتے غازی الدین سے لاگ پڑگئی اور دربار کے سب لوگ غازی الدین کی طرف تھے بت دلی کے گلی کوچون مین طرفین کے آدمیون سے دنگا فساد ہونے لگا اور خانہ جنگی کا بازار خوب ہی گرم ہوا + اِس سبب سے صفدر جنگ وزارت سے استعفا دیکر اودھ کی طرف اپنی صوبہ داری پر چلا گیا * لیکن بادشاہ کی میزان غازی الدین سے بھی نہین پٹی جب وہ جاٹون کے قلعے بھرت پور اور ڈیگ سے لڑ رہا تھا بادشاہ شکار کے بہانے اُسپر فوج لیکر چڑھا + غازی الدین نے بیچ ہی مین بادشاہ کو پکڑوا کر مع حمیت اُسکی آنکھین نکلوالین اور جہاندار شاہ کے بیٹے کو تخت پر بٹھلا کر اُسکا لقب
سنہ ۱۷۵۴ء عالمگیر ثانی رکھدیا *

عالمگیر ثانی

اِس بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے ہی دنون بعد غازی الدین اُس صوبہ دار کی بہن سے جو احمد شاہ دُرّانی کی طرف سے پنجاب مین تھا شادی کرنے
سنہ ۱۷۵۶ء کے بہانے سے لاہور مین گھس گیا + اور اُسکی مان کو اپنے لشکر مین قید کرلایا *
احمد شاہ دُرّانی اِس خبر کو سنتے ہی آگ بگولا بن گیا + اور فوراً اپنی فوج لیکر ہندوستان پر چڑھ دوڑا اور سیدھا دلی چلا آیا * غازی الدین نے اِس عرصہ مین صوبہ دار کی مان کو بھی چھوڑ دیا + اور خود بھی احمد شاہ دُرّانی کے حضور مین حاضر ہوا *
لیکن بے کچھ لیے وہ کب پھرتا تھا اُسنے لوگون سے روپیہ وصول کرنے مین نادر شاہ سے بھی زیادہ سختی اور زیادتی کی اُدھر شجاع الدولہ سے روپیہ وصول کرنے کو اُسپر فوج بھیجی اِدھر جاٹون سے روپیہ وصول کرنے کو آپ چڑھا + پہلے بلم گڈھ والونکو

† اِس کتاب کے مؤلف کے پردادا کے چچیرے بھائی فتح چند کو اِسی نے جگت سیٹھی کا خطاب دیا تھا *

قتل عام † کا حکم دیا * دوپہر سے اوپر قتل ہوئی + اور لاکھہ سے اوپر آدمی مارے گئے کئی جگہہ آگ بھی لگ گئی * ‡ آخر محمد شاہ اپنے وزیرون سمیت سامنے آکر کھڑا ہوا اور جب نادرشاہ نے بولنے کی اجازت دی تو محمد شاہ رو پڑا * نادرشاہ نے اُسی دم قتل کی موقوفی کا حکم دیا لیکن واہ رے حکم اِس ظالم کا کہ اگر کسی نے کسی کی گردن پر کاٹنے کو تلوار رکھی تھی اور موقوفی یعنی امان کے حکم کی منادی کان مین پہونچ گئی + تُرت اُٹھالی *

نادرشاہ کو ہندوستان مین خالی دولت کا لالچ لایا تھا + اُسے مال درکار تھا مُلک سے کُچھہ بھی سروکار نہ تھا * جو کُچھہ زر جواہر مال اسباب بادشاہی خزانے مین موجود تھا اور جہان تک سردار اور شہر والون سے ہاتھہ لگ سکا لے لوا کر ۵۸ دن رہنے کے بعد دلّی سے پھر اپنے ملک کی طرف چلا گیا + کہتے ہین کہ اوسکو یہان ستر کرور سے اوپر اِس لُوٹ کا مال ہاتھہ لگا سات کرور کا تو نرا ایک تخت طاؤس تھا * نادرشاہ نے لوگون سے روپیہ لینے مین بڑی زیادتی کی بڑے بڑے عزت دارون کو کوڑون سے پٹوایا + بہتیرون نے اِس خوف سے زہر کھا لیا *

ندان سندھہ ندی پار تو نادرشاہ نے سب علاقون پر اپنا قبضہ رکھا + اور سندھہ دار کا ملک محمد شاہ کو چھوڑ دیا *

ایک تواریخ والا یہ بھی لکھتا ہی کہ نادرشاہ کو ہندوستان مین آصف جاہ اور سعادت خان نے مِلکر بلایا تھا + اور اُنھین کی دغابازی سے محمد شاہ نے شکست کھائی لیکن اِسکا کُچھہ پکّا ثبوت نہین ملتا *

کُچھہ دنون پیچھے جب نادرشاہ اپنے ملک مین بلوائیون کے ہاتھہ سے مارا گیا ‡ + اُسکے سردارون مین سے احمد خان ابدالی جسے لوگ اب احمد شاہ دُرّانی کہتے ہین قندھار کا بادشاہ بن بیٹھا * اور بلخ سندھہ کشمیر پر صبر نکر کے رُخ ہندوستان کی جانب پھیرا اور لاہور لیتا ہوا سرہند مین آداخل ہُوا + لیکن وہان بادشاہی

† تاریخ نادرشاہی دلی خراب شد ۱۱۵۱ھ *

‡ اِس کتاب کے مؤلف کے پردادا راجہ ڈالچند کے دو بھائی اِسی نادرشاہی مین مارے گئے *

‡ تاریخ وفات نادرشاہ فی النار والسقر مع الجد والپدر ۱۱۶۰ھ *

لکھا تو یہان سے کچھہ بھی جواب نگیا + اور پھر تاکید کے لیے جب اُسنے دوسرا ہرکارہ
روانہ کیا تو وہ پہاڑون مین افغانون کے ہاتھہ سے مارا گیا * اِسی پر خفا ہوکر اُسنے
ہندوستان پر چڑھائی کردی + اصل بات یہ ہی کہ اگر کوئی سونے کی کھان ہاتھ لگ
اور بے پیرے چوکی پڑی ہو تو وہ کون ہی جسکا جی اُسپر ہاتھہ ڈالنے کو نہ چاہی؟
جب دلی مین خبر پہونچی کہ نادرشاہ یہان کے حاکمون کو شکست دیتا سندھہ بھی
پار اُتر آیا اور جیسے کوئی بازٹیر پر گرتا ہی بڑھا ہی چلا آتا ہی بڑی گھبراہٹ پڑ گئی * محمد شاہ کا حال
واجد علی شاہ لکھنؤ کے بادشاہ سے بھی جو ملک کھوکر کلکتے مین تشریف رکھتے ہین بدتر تھا + ہمارے
پاس اُسوقت کا ایک میلے کی تصویر موجود ہی اُسکو دیکھنا محمد شاہ کا سارا زمانہ دیکھہ لینا ہی وہ اگر
میلے کی تصویر ہی جو محمد شاہ نے مہادیو کا کیا تھا واجد علی شاہ کے جوگی جوگن والے میلے کا بھلا
اُسکے سامنے کیا کیا رتبہ تھا * اُسمین ننگے مرد اور ننگی عورتین اسطرح پر بنائی ہین کہ ہرگز بیان نہین
کرسکتے شرم دامنگیر ہی ندان جو کچھہ ٹوٹی پھوٹی سڑی گلی فوج بہیم پہونچی اکٹھا کرکے
کرنال پہونچا + آصف جاہ اور سعادت خان دونون ساتھہ تھے سعادت خان
پہلے تو خراسان کا ایک سوداگر تھا لیکن اب سرداری کرتا تھا * لکھنؤ کے بادشاہ
اِسی کی بیٹی کی اولاد مین ہین کرنال مین نادرشاہ سے لڑائی ہوئی بھلا کہان
نادرشاہ کے منجھے ہوئے جرار سپاہی اور کہان محمد شاہ کی گڑیان مرہٹون سے
تو کچھہ بس چلتا ہی نہ تھا + نادرشاہ سے کب کھیت ہاتھہ لگتا تھا * شکست کھائی
علاج کچھہ باقی نرہا سردارون سمیت نادرشاہ کے پاس جاکر حاضر ہوا نادرشاہ نے
بڑی عزت اور خاطر داری کی * دونون بادشاہ ملکر دلی کے قلعے مین داخل ہوئے +
اور اُسی مین ایک ساتھہ رہنے لگے * پر دوسرے ہی دن شہر والون نے افواہ
اُڑا دیا کہ نادرشاہ مرگیا + اور بدمعاشون نے اُسکے ساتھہ والون کو جو شہر مین
تھے قتل کرنا شروع کیا * نادرشاہ نے بہتیرا چاہا کہ بلوہ دب جاوی + اور خونریزی
نہ ہونے پاوے * بلکہ صبح ہوتے ہی خود گھوڑے پر سوار ہوکر نکلا + اور لوگونکو
فہمایش کرنے لگا لیکن جب ہر گلی کوچہ مین اپنے سپاہیون کی لاشین پڑی ہوئی
دیکھین اور ہر طرف سے پتھر اور ڈھیلے خود اُسپر پڑنے لگے خون جوش مین آیا +
گھوڑے سے اُترکر روشن الدولہ والی سُنہری مسجد مین بیٹھہ گیا اور

روانہ ہوا + اور عبداللہ کو دلی مین چھوڑا * پر راستے مین ایک قلماق † نے عرضی دینے کے بہانے پالکی کے پاس آکر اُسے ایک ایسا خنجر مارا + کہ وہ لوتھہ ہوکر باہر گر پڑا * محمد شاہ دلّی کو مُڑا + عبداللہ نے نکل کر مقابلہ کیا * راجا چوڑامن جاٹ اُسکے ساتھہ تھا + پکڑا گیا * آصف جاہ کو بادشاہ نے وزیر کیا + لیکن جسنے اورنگ زیب کا دربار دیکھا تھا بھلا وہ محمد شاہ سے عیاش بادشاہ کے پاس کب ٹھہر سکتا تھا * مُہر تو محمد شاہ کی محلون مین رہتی تھی اور چھوکرے مصاحبی کرتے تھے دن رات عیش سے کام تھا + بادشاہی کا تو خالی ایک نام تھا * وزارت سے استعفا دیکر دکھن کو اپنی حکومت پر چلا گیا + نذرانہ ہمیشہ بھیجتا رہا لیکن اور کسی بات مین دلّی کے دربار سے کچھہ علاقہ نرکھا * مرہٹون کا زور اِس عرصے مین بہت بڑھگیا تھا + نربدا تک اُنھین کا ڈنکا بجتا تھا * ساہو نے بالاجی وشواس ناتھہ کو جو کوکن مین کسی گانون کا پشتینی پٹواری تھا پیشوا بنایا + اُسکا بیٹا باجی راو ‡ پیشوا بڑا حوصلے والا ہوا * اسنے دیکھا کہ دلّی کی سلطنت مین اب کچھہ دم باقی نرہا + اور مرہٹون کو بے لوٹ مار چین پڑنا یا سپاہگری مین درست رہنا کٹھن ہوتا * فوج کو نربدا پار اُتار دیا + اور مالوہ بُندیل کھنڈ لوٹتا پاٹتا عین دلّی کے دروازے پر ڈیرہ آ ڈالا * پر دلّی لینی یا بادشاہ کو چھیڑنا اُسے منظور نہ تھا + اور اُدھر سے آصف جاہ نے بھی دلّی کی طرف کوچ کیا تھا * ندان باجی راو پھر دکھن کی طرف مُڑ گیا + ملک پر چمبل تک اپنا قبضہ رکھا * ملہار راو ہلکر اور رانا جی سیندھیا دونون اُسکے تخت مین بڑی بڑی فوجون پر حکم چلاتے تھے + اور بھاری بھاری مہمین سر کرتے تھے * کہتے ہین کہ ملہار راو ہلکر گڈریے کا لڑکا تھا اور کسی وقت مین بھیڑ بکریان چراتا تھا + اور سیندھیا بھی پہلے خدمتگارون مین نوکر رہا تھا *

نادرشاہ کون تھا اور کسطرح ایران کا بادشاہ ہوا یہ ایران کی تواریخ سے علاقہ رکھتا ہی یہان ہمکو اتنا ہی لکھنا چاہیے کہ کچھہ قندھاری افغان اُس سے پھر کر کابل کی طرف چلے آئے تھے اور جب اُسنے اُنکی گرفتاری کے لیے محمد شاہ کو

† تاتار کی ایک قوم کا نام ہی *

‡ یہ باجی راو وہ نہین ہی جو بٹھور مین مرا *

بالک لڑکے کو اُسسے دیکر کہا کہ تو ہی اپنے ہاتھہ سے مار ڈال اور جب اُسنے انکار کیا تو جلاد نے اُسی کے سامنے اُس بیچارے بیگناہ بچے کو ذبح کرکے اُسکا کلیجا اُسکے باپ کے اوپر پھینکا اور پھر گرم چمٹون سے نوچ نوچ کر اُسے بھی ٹکڑا ٹکڑا کر ڈالا * یہ سب سکھہ بڑی جوانمردی سے مرے + اور اپنے مذہب سے ذرہ نہ ڈگے *

فرخ سیر کو بادشاہ ہونے کے پہلے الہ آباد کے صوبہ دار سید عبداللہ اور بہار کے صوبہ دار سید حسین علی اِن دونون بھائیون سے بہت مدد ملی تھی اِسی لیے پہلے کو وزیر اور دوسرے کو امیر الامرا مقرر کیا + لیکن دلون مین فرق پڑ گیا * بادشاہ کو اُنکی طرف سے کھٹکا تھا اور اُنکو بادشاہ کی طرف سے نہ بادشاہ مین اِتنی عقل تھی کہ اُنھین اپنا خیر خواہ بنا لیتا + اور نہ اِتنی جرأت کہ اُنھین دور کر دیتا * ندان اِن سیدون نے فرخ سیر کی جان لی اور جب رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ دونون شاہزادے جنکو اُنھون نے تخت پر بٹھایا تھا چار ہی چار مہینے کے اندر اِس دنیا سے اُٹھہ گئے تو اُنھون نے روشن اختر نام اورنگ زیب کے ایک پوتے کو تلاش کرکے تخت پر بٹھایا جہاندار شاہ اور فرخ سیر نے اِتنے شاہزادون کو قتل کر ڈالا تھا کہ صرف محلون مین جو چھپے چھپائے بچ رہے تھے + وے ہی ضرورت کے وقت تلاش کرکے نکالے جاتے تھے *

محمد شاہ

روشن اختر نے تخت پر بیٹھکر اپنا لقب محمد شاہ رکھا † لیکن اِن سیدون سے وہ بھی بیزار تھا + کٹھ پتلی کی طرح کب کوئی آدمی کسی دوسرے کے ہاتھہ مین رہنا پسند کرتا ہی پر اُن سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہین دیکھتا تھا * سیدون کے دشمنون نے جو بادشاہ کی مرضی معلوم کی آپس مین اُنکے مار ڈالنے کا ایکا کیا چین قلیچ خان آصف جاہ جسکا باپ غازی الدین اورنگ زیب کے نامی تورانی سردارون مین تھا + اور جسکی اولاد مین اب تک حیدرآباد کی نوابی چلی آتی ہی دکھن مین بادشاہ تو نام کا تھا اِن سیدون سے بگڑ گیا تھا * اِسی لیے حسین علی بادشاہ کو لے کر فوج سمیت دکھن کو

† تاریخ جلوس محمد شاہ سریر آرائے جاہ و دولت ۱۱۳۱ ہجری

پہاڑون مین بھاگ جاتے + جب قابو پاتے پھر لوٹ مار مچاتے * اِنکا دستوان گرو گوبند سنگھ جو ۱۷۰۸ء مین گدی پر بیٹھا + بڑا نامی اور حوصلے والا ہوا * پر تب تک جماعت کی کمی کے سبب اِنکا ستارہ چمکنے نہ پایا + آخر وہ کسی اپنے دشمن کے ہاتھ سے ناندیڑ مین مارا گیا *

نداں اب اِن سکھون نے سرہند کے حاکمون کو شکست دیکر وہ شہر لوٹا اور پھونکا اور قتل کیا + اور سہارنپور تک ہر طرف غدر مچا دیا۔

بہادر شاہ کو اِنکے مقابلہ کے لیے آپ جانا بڑا ایے پھر پہاڑون مین بھاگ گئے بہادر شاہ لاہور پہونچ کر اکہتر برس کی عمر مین دنیا سے سدھارا + یہ پورے پانچ برس بھی بادشاہی نہین کرنے پایا * ۱۷۱۲ء

جہاندار شاہ

لیکن اِسکا بڑا بیٹا جہاندار شاہ تخت پر بیٹھنے سے سال ہی بھر کے اندر مارا گیا اِسنے ایک کسبی رکھہ لی تھی + اُسکے رشتہ دارون کا درجہ سب سے اوپر کر دیا یہ بات دربار والون کو بہت بُری لگی * جب اِسکا بھتیجا فرخ سیر بنگالے سے چڑھکر آیا اور یہ آگرے کے پاس ایک بھاری لڑائی مین شکست کھاکر دلی کو بھاگا + اسی کے وزیر ذوالفقار خان نے اِسے پکڑکر فرخ سیر کے حوالے کر دیا فرخ سیر نے دونون کی جان لی اور آپ تخت پر بیٹھا * ۱۷۱۳ء

فرخ سیر

فرخ سیر نے راجا اجیت سنگھ جودھپور والے کی لڑکی کے ساتھہ شادی + بڑی دھوم دھام سے کی *

سکھون نے پھر سر اُٹھایا + لیکن بادشاہی فوج نے اُنھین پھر جا دبایا * بہتون کو کاٹا مارا + اور اُنکے سردار بندے گرو کو ۷۰۰ - آدمیون کے ساتھہ پکڑکر دلی بھیجدیا * اور تو سب بھیڑ کی کھال پہناکر اُونٹون پر سارے شہر مین گھمائے گئے اور پھر سات دن تک قتل ہوتے رہے لیکن بندے کو تاش کا جامہ پہناکر لوہے کے پنجرے مین بند کیا + اُسکے گرد بھالون پر اُسکے ساتھیون کے سر تھے + ایک بلی اُسنے پالی تھی اُسے بھی مار کر ایک بھالے سے لٹکا دیا * جلّاد ننگی تلوار لیے سامنے کھڑا تھا + اُسکے

کچھ گناہ نہ سمجھا * اور مرتے دم لکھہ گیا کہ ٹوپیان سی کر جو مین بیچتا تھا اُسمین کا ساڑھے چار روپیہ باقی ہی وہی میرے کفن مین خرچ کرنا + اور قرآن لکھکر جو مین نے ۱۰۵ روپیہ جمع کیا ہی اُسے فقیرون کو بانٹ دینا * گویا اِسی بات سے وہ نیکی کا جھنڈا بن گیا + جو ہو مرتے وقت اُسکے جی مین بڑا پچھتاوا تھا * اپنے لڑکے کام بخش کو لکھتا ہی مین نے بڑے گناہ کیے ہین دیکھا چاہیے کیا سزا ملتی ہی + موت دن پر دن نزدیک آتی جاتی ہی *

جمیلی کریری نے اورنگ زیب کو ۸۰ برس کی عمر مین دیکھا تھا + لکھتا ہی کہ قد ناٹا تھا بدن دُبلا پیٹھہ جھکی ہوئی ناک لنبی داڑھی گول بالکل سفید سادا کپڑا پہنے پگڑی مین ایک بڑا سا پنّا لگائے جھڑکی کے سہارے سے اپنے امیرون کے درمیان کھڑے لوگون سے عرضیان لیکر بے چشمے آپ پڑھتا اور اُن پر حکم لکھتا جاتا تھا اور چہرہ اُسکا اِس کام مین بہت خوش معلوم ہوتا تھا *

بہادر شاہ

اورنگ زیب کے تین لڑکے تھے اعظم معظم اور کام بخش یہان لشکر مین تو اعظم تخت پر بیٹھا + اور وہان کابل مین معظم نے تاج بادشاہی کا سر پر رکھا * آخر آگرے کے پاس دونون مین بڑی سخت لڑائی ہوئی اعظم مارا گیا + معظم بہادر شاہ کے نام سے ہندوستان کا بادشاہ ہوا * کام بخش بھی دکھن مین اِس سے لڑکر ایسا گھائل ہوا + کہ اُسی دن دنیا سے سدھارا * اعظم نے دکھن سے معظم کے مقابلے کو آتے وقت ساہو کو صلح کے وعدے پر قید سے چھوڑ دیا تھا + اور پھر وہان کے صوبہ دار نے اُسے چوتھہ دینے مین کچھہ حجت تکرار نہ کی اِسلیے بہادر شاہ کو دکھن کی طرف سے خاطر جمعی رہی لیکن اُتر مین تردد کا ایک نیا سامان پیدا ہوا *

پندرھوین صدی مین کبیر کی طرح نانک شاہ نے سکھون کا ایک نیا مذہب نکالا + غرض اُسکی شاید یہ تھی کہ ہندو مسلمان ایک ہو جاوین مسلمانون کو یہ بہت بُرا لگا اکبر کے بعد سال ہی کے اندر اُنکے گرو کو مار ڈالا * تب تو سکھ بگڑے + مسلمانون کو ملانے کے بدل اُنکے ناش کرنے پر مستعد ہو گئے * چاہے جتنے کاٹے مارے گئے + پر بادشاہی علاقون مین بکھیڑا اُٹھانے سے باز نہ رہے * جب فوج جاتی

پہاڑون

ٹھکانا لگا کر سنبھاجی کو بیخبر سنگمیشور کے باغ مین جا گھیرا + وہان وہ تھوڑے ہی سے آدمیون کے ساتھ جی بہلا رہا تھا نشے مین ہونے کے سبب بھاگ نہ سکا * یہ اُسے اورنگ زیب کے پاس قید کرلایا + اورنگ زیب نے اُس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا لیکن اُسنے ایسا کڑا جواب دیا کہ اورنگ زیب نے گرم لوہے سے اُسکی آنکھہ نکلوا کر اور جیبھہ کٹوا کر اُسی دم مروا ڈالا *

سنبھاجی کا لڑکا ساہو بھی کچھہ دنون بعد قید مین آگیا + لیکن اُسکا بھائی راجہ رام اُسی طرح لڑتا بھڑتا رہا * جون جون اورنگ زیب اُن مرہٹون کے دبانے کی فکر کرتا تھا دون دون پے اور بھی زور پکڑتے جاتے تھے اورنگ زیب کی فوج گھٹتی تھی اِنکا شمار بڑھتا تھا + اورنگ زیب کوئی تدبیر باقی نہین چھوڑتا تھا لیکن اِن سے دِن پر دن تنگ ہوتا جاتا تھا *

۱۷۰۷ء یہان تک کہ ۲۱- فروری ۱۷۰۷ع کو احمد نگر مین ۵۰ برس بادشاہی کر کے نوے ۹۰ برس کی عمر مین دنیا سے سدھارا † + اور ہندوستان کا آخری مسلمان بڑا بادشاہ ہو گیا *

یہ اتنا بوڑھا تھا پر تو بھی سلطنت کے کامون سے کبھی جی نہین چُراتا + ذرہ ذرہ کام آپ دیکھتا آنے جانے والون سے سب طرف کی خبر لیتا رہتا * بے اُسکے حکم کچھ بھی نہوتا + دکھن کی لڑائیون مین وہ جوان سپاہیون سے بھی زیادہ سختیان سہتا * اس بادشاہ کے عقلمند اور ہمت والے ہونے مین کسی طرح کا شک نہین لیکن دل اُسکا بہت چھوٹا تھا + مذہب کی ضد سے ہندؤن کو یکبارگی ناراض کر دیا بنارس مین بشویشور اور بندرا دھو کا اور متھرا مین گوبند دیو کا مشہور مندر توڑا * جو رجپوت جی سے اکبر کی چاکری کرتے تھے اُنھین نے اِسکا مقابلہ کیا + مرہٹون کا جی بڑھگیا وقت پاکر یہی مسلمانون کی سلطنت کے زوال کا بہت بڑا سبب ہُوا * آدمی کا دل بھی خدا نے کیسا بنایا ہے باپ کو قید کر کے اور بھائیون کو مار کے تخت پر بیٹھا + اِسمین

† تاریخ تولد عالمگیر آفتاب عالمتاب ۱۰۲۸ھ

تاریخ جلوس عالمگیر آفتاب عالمتاب ۱۰۶۸ھ

تاریخ وفات عالمگیر آفتاب عالمتاب من ۱۱۱۸ھ *

ساز سر سے پیر تک لدے ہوئے کلغیان بہت لنبی لنبی پیرون مین جھانجھین بجتی ہوئین * موٹے اِتنے کہ جتنے لنبے شاید اُسی کے قریب قریب چوڑے + اور پھر چار جامے اُنپر مخملی زردوزی بڑے بھاری پڑے ہوئے اور اُن مین سُراگاے کے دُم کے چور دونون طرف لٹکتے ہوئے * سوار گھوڑون سے بھی زیادہ دیکھنے کے لائق ہین کوئی اپنے سے زیادہ بھاری دگلا اور زرہ بکتر پہنے ہوئے + کوئی گھیردار جامہ اور شال دوشالے لپیٹے ہوئے * لیکن چہرے زرد رات کے جاگے نشے مین چور یا دوا کھانے پیتے + دس قدم گھوڑا چلا گھوڑے کو پسینا آیا سوار بیہوش ہوگیا اگر دور چلنا پڑا دونون بے دم ہوکر گر پڑے * جیسے سردار ویسے ہی اُنکے پیادے اور سوار لشکر مین جہان دس سپاہی تو ستو بنیے دو کاندار بھانڈ بھگتیے رنڈی چھوکرے نوکر خدمتگار خانساماں رسد کا ہیکو ملسکتی + ڈیرے ڈنڈے عیش عشرت کے ساز سامان اِتنے کہ کبھی اچھی طرح باربرداری کی تدبیر نہ ہوسکتی * تلوار پیچھے رہجاے مضائقہ نہین پر تنبور اساتھہ رہنا چاہیے + دشمن وار کیے جاے پروا نہین پر چلم نہ جلنے پاوے * اُس وقت کا ایک فراسیسی اِس فوج کی خوب تعریف لکھتا ہی وہ لکھتا ہی کہ تنخواہین بہت بڑی بڑی اور چاکری کچھہ بھی نہین نہ کوئی پہرا چوکی دیتا ہی + نہ کوئی دشمن سے مقابلہ کرتا ہی * اور بڑی سے بڑی سزا ہوئی + تو ایک دن کی تنخواہ کٹ گئی * + جیلی کریری نے مارچ ۱۶۹۵ء مین اورنگ زیب کی چھاونی گلگلے مین دیکھی تھی وہ لکھتا ہی کہ دس لاکھہ سے اوپر آدمی تھے + اور ڈیڑھہ کوس مین تو زرے بادشاہ اور شاہزادون کے ڈیرے کھڑے تھے ‡ * اِنکو کام پڑا اُن مرہٹون سے جو انگر کھا جانگھیا ایک پیچی پگڑی پہنے کمر کسے ہاتھہ مین بھالا دکھنی گھوڑون پر سوار تیس کوس تو ہوا کھانے کو گھوم آتے تھے + نہ تھکتے نہ ماندے ہوتے تھے * جو باجرے کی روٹی پیاز کے ساتھہ اُنکا کھانا تھا + اور گھوڑے کا زین تکیہ زمین بچھونا اور آسمان شامیانہ تھا *

۱۶۹۵ء

ندان اورنگ زیب اِنکی فکر ہی مین تھا کہ اِسکے ایک سردار نے کہین سے پتا

† Gemelli carreri

‡ برنیر لکھتا ہی کہ اِن سب کو شکست دینے کے لیے ۲۵۰۰۰ فراسیس کافی ہین *

اسمین کسی طرح کا شک نہین کہ تیموری خاندان کے زوال کا بیج اسی وقت مین بویا گیا
ٹہنیان اور پتے اسمین چاہے جب نکلے بیجاپور اور گولکنڈے کی بادشاہیون سے
دکھن مین ایک طرح کا انتظام بندھا ہوا تھا اور مرہٹون پر بڑا دباؤ تھا * ان کے
ٹوٹتے ہی وہان ہر طرف غدر مچگیا + جو سوار سپاہی اُنکے نوکر تھے وہ بھی اکثر
مرہٹون سے جاملے مرہٹون نے جی کھول کے لوٹ مار کرنا شروع کیا * اورنگ زیب
کی بھی بڑی تعریف ہی کہ اُسنے اپنے جیتے جی سلطنت مین خلل نہین پڑنے دیا پر آثار
زوال کے اُسے معلوم ہوگئے تھے اکبر کے وقت تک بھی بوسپاہ گری کی باقی تھی + اُسکے
سردارون مین سر دملک کی چالاکی دیکھنے مین آتی تھی * لشکر بادشاہ کا سب سے
بڑا زبور تھا + اور اُسی کی درستی کا سدا اُسے خیال تھا * لیکن جہانگیر اور شاہجہان
کے زمانے مین خوف خطر کم اور امن چین بہت رہنے کے سبب عیش عشرت تو بڑھگئی +
پر جسکو سپاہگری کہتے ہین بالکل جاتی رہی * سدا سے یہی دستور چلا آتا ہی کہ کنگلون
کو جب حوصلہ ہوتا ہی بڑے بہادر بنجاتے ہین + اور جو کچھ چاہتے ہین پاتے ہین *
اور جب بہت ملجاتا ہی عیش مین پڑکر ایسے بودے ہوجاتے ہین + کہ پھر اُسی طرح
جیسا اُنھون نے اَورون کو دبایا تھا نئے حوصلے والے اُنھین دبا لیتے ہین * سیتھ
ڈانیوب پار والون نے رومیون کو دبایا + اِسی طرح عرب والون نے ایرانیون کو
دبایا * اِسی طرح تاتار والون نے چینیون کو دبایا + اور اب آخری زمانے مین اسیطرح
فرنگستان والون نے ساری دنیا کو دبایا * کارخانہ اِنکا بھی اب بہت بڑھگیا ہی پر
علم کا اِنمین ایسا رواج ہی اور دن پر دن اور بھی ایسا ہوتا چلا جاتا ہی کہ عیاشی مین
نہ پڑکر یے سپاہگری کے درمیان اور بھی زیادہ درست ہوتے جاتے ہین + اگر دولت
حشمت بڑھجانے کے سبب آرام طلبی سے کچھ بدنی طاقت گھٹ بھی جاتی ہی تو علم کے
وسیلے سے ایسی ایسی توپ بندوق جہاز اور نئے نئے طرح کے اوزار اور ہتھیار بناتے
چلے جاتی ہین کہ جنسے ایک ایک آدمی مین سو سو ہزار ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کا زور
حاصل کرلیتے ہین *

مدان اب ذرہ اورنگ زیب کی فوج پر نگاہ کرنی چاہیے + ذرہ اِسکے سردارون
کے گھوڑون کو دیکھنا چاہیے * دُم اور یالین بالکل رنگی ہوئین + سونے چاندی کے

جودھپور کی گدی پر بیٹھا + اور جب تک اورنگ زیب جیتا رہا وہ اجیت سنگھ چاکری بجا لانے کے بدلے لڑ بھڑ کر سدا اُسے تنگ کرتا رہا * رانا راج سنگھ اودے پور والا† بھی اُس سے ملگیا + اور جزیہ دینے سے انکار کیا * فوجین جودھپور اور اودے پور پر بھیجی گئین بادشاہ کا اُنکو حکم تھا کہ ملک ویران کر ڈالین + گانوٗن سب پھونک دین * درخت پھلدار کاٹنے سے باقی نہ چھوڑین + بال بچے اور عورتین سب کی پکڑ لاوین *

سنہ ۱۶۷۹ع

سنہ ۱۶۸۰ع مین سواجی ۵۳ برس کا ہوکر پرلوک کو سدھارا + بیٹا اوسکا سنبھاجی ‡ بدچلن تھا *

سنہ ۱۶۸۰

تھوڑے ہی دنون بعد اورنگ زیب نے دکھن پر بڑی بھاری فوج لیکر چڑھائی کی گولکنڈے کے بادشاہ ابوالحسن نے جو تانا شاہ کے نام سے مشہور ہی سنبھاجی سے آپس کی مدد کا قول قرار کیا تھا اِسی لیے اورنگ زیب نے پہلے کچھ فوج گولکنڈے پر بھیجی * بادشاہ تو قلعے مین جا چھپا + اور حیدرآباد تین دن تک برابر لٹا کیا * آخر بادشاہ نے بہت سا روپیہ دیکر کسی طرح اُس دم یہ بلا اپنے سر سے ٹالی + اور اورنگ زیب کے ساتھ صلح کر لی * اورنگ زیب کو اِدھر سے جو فرصت ملی ساری فوج لیکر بیجاپور پر گرا + اور اُس شہر کو جا گھیرا * تھوڑے ہی دنون مین دیوارین ٹوٹ گئین اورنگ زیب تخت روان پر اندر گیا بالک بادشاہ کو قید کر دیا + اور اُسکا سارا علاقہ اپنی عملداری مین ملا لیا * جب بیجاپور قبضے مین آگیا اِس بہانے سے کہ گولکنڈے کا بادشاہ کافرون کو پناہ دیتا ہی پھر یکایک اُسے جا دبایا + سات مہینے کے محاصرے مین گولکنڈا بھی ٹوٹ گیا اور بیجاپور کی طرح یہ علاقہ بھی اورنگ زیب کے ہاتھ لگا *

سنہ ۱۶۸۶ع

سنہ ۱۶۸۷ع

سنہ ۱۶۸۷ع

اِن دونون علاقون کا ہاتھ لگنا گویا اورنگ زیب کی ساری آرزوٗن کا پورا ہونا تھا + پر سچ پوچھو تو ہم اِسی تاریخ سے دلّی کی سلطنت کا گھٹنا قرار دیتے ہین

† کہتے ہین کہ اُدے پور والون نے کبھی اپنی لڑکی بادشاہ کو نہین دی لیکن اورنگ زیب رقعات عالمگیری مین اپنے لڑکے کام بخش کو لکھتا ہی - اُدے پوری والدۂ شما در بیماری با من بود و ارادۂ رفاقت دارد *

‡ سواجی اور سنبھاجی کا ٹھیک نام شیواجی اور شنبھرجی معلوم ہوتا ہی *

چھوٹا تبت فتح کرلیا تھا + اور ادھر بنگالے کے صوبہ دار نے چٹگانون کا علاقہ بادشاہی عملداری مین ملا دیا تھا * اور پھر اِس لنبے چوڑے ملک کے درمیان جھگڑا فساد کہین کچھ نہ تھا عرب اور حبش سے لیکر ایران توران تک کے ایلچی + اُسکے دربار مین حاضر تھے لیکن ایسی سلطنتون مین کیا یہ امن چین کچھ عرصہ تک ٹھہر سکتا تھا؟ *

اورنگ زیب نے جزیہ پھر جاری کیا + اِس کام کے لیے ایک محکمہ مقرر ہوا کہ ہندو لوگ اپنے دھرم کے کامون مین کچھ دھوم دھام نہ کرنے پاوین تیوہار اور پربون پر جو میلے ہوتے تھے وہ بھی بند کردیے اُسنے تو یہان تک حکم دیدیا تھا کہ سوائے مسلمانون کے کہین کوئی ہندو بادشاہی نوکری نہ پاوے لیکن تعمیل نہ ہوسکی تعمیل تو کسی حکم کی پوری نہوئی لیکن دل ہندوؤن کا مسلمانون کی سلطنت سے پورا ہٹ گیا * جو کچھ کہ اُسوقت انکی سلطنت کا حال تھا اُسی ایک خط سے ظاہر ہوجاتا ہی جو کسی راجہ نے اورنگ زیب کو لکھا تھا اور خفی خان نے اپنی تواریخ مین درج کردیا ہی + خلاصہ اُسکا یہ ہی * کہ دیکھیے اکبر جہانگیر اور شاہجہان کے وقت مین اِس ملک کا کیا حال تھا اور اب کیا ہوگیا ہی + جب سب فرقے اور سب مذہب کے آدمی ناراض ہین اور آمدنی دن بدن گھٹتی جاتی ہی جب رعیت پر ظلم ہوتا ہی اور خزانہ خالی پڑتا جاتا ہی پولس کی کوئی خبر نہین لیتا اور خود شہرون مین خطرہ رہتا ہی تو یہ بڑا کون چل سکتا ہی؟ *

راجہ جسونت سنگھ جودھپور والا کابل کی مہم پر مرگیا تھا اُسکی رانی اور دو بالک لڑکے بادشاہ کی پروانگی کا انتظار نکرکے دِلّی چلے آئے بادشاہ نے اُنھین قید کرنے کا اچھا بہانا پاکر گھیر لینے کا حکم دیا + اگرچہ رانی اور لڑکون کو تو اُنکے ساتھی رجپوت بھیس بدلا کر نکال لے گئے پر ہندوؤن کا دل رہا سہا اور بھی ٹوٹ گیا * بڑا لڑکا اجیت سنگھ

+ ایک سال پانچ بادشاہون کے ایلچی آئے بڑا بھاری دربار ہوا ایران کے ایلچی کی بڑی خاطر ہوئی شہر کی آئین بندی کی گئی سڑک پر کوسون تک سوار کھڑے کیے گئے اُمرا استقبال کو گئے توپون کی سلامی ہوئی شاہ کا خریطہ اورنگ زیب نے اپنے ہاتھ سے لیا پچیس ۲۵ گھوڑے بیس ۲۰ شتر ایرانی کمخاب پارچے قالین بید مشک کے گھڑے تحفہ مین گذرے مکے کے شریف نے عربی گھوڑے اور ایک جھاڑ جس سے کعبہ جھاڑا جاتا تھا بھیجی یمن کے بادشاہ اور بصرے کے حاکم نے بھی گھوڑے بھیجے تھے انگلستان کے بادشاہ جیمس کے ایلچی نے ایک بیل کا سینگ کچھ ہاتھی دانت ایک گورخر اور پچیس ۲۵ غلام کہ ضرور حبشی رہے ہونگے نذر کیے *

اِس تیزی کے ساتھہ گری کہ وہ اُسی دم مین تیرہ ہوگئی *

سیواجی کو تو لوٹ مار سے کام تھا + کون کسکا علاقہ ہی یہ اُسے کہان خیال تھا *

جب اورنگ زیب کے قلعون پر بھی اُسنے ہاتھہ ڈالا + اورنگ زیب کا ماموں شایستہ خان جو اُسوقت دکھن کا صوبہ دار تھا فوج لیکر مقابلہ کو بڑھا * سیواجی سنگارہ سنگھہ گڈھہ کے پہاڑی قلعہ پر چڑھہ گیا + شایستہ خان چھہ کوس پر پونا مین اُسی مکان کے درمیان ٹھہرا جسمین سیواجی کچھہ دنون رہہ چکا تھا * ندان ایک دن وہ رات کو پچیس آدمی ساتھہ لے کے بھیس بدلے ہوئے کسی بارات کے ساتھہ شہر مین گھس آیا + اور ایک چور دروازے کی راہ پہرے والون سے بچکر بھیک اُس جگہہ جا پہونچا جہان شایستہ خان پلنگ پر سوتا تھا * سیواجی کی تلوار سے شایستہ خان کی صرف دو انگلیان کٹنے پائین کھڑکی کی راہ کود کر جان بچا گیا + لیکن لڑکا اُسکا کام آیا * سیواجی اُسی دم پھرتی کے ساتھہ وہان سے نکل کر ساتھیون سمیت مشعلین جلائے اپنے پہاڑی قلعہ پر چڑھگیا + اور شایستہ خان کا لشکر سارا دیکھتا ہی رہہ گیا * ۱۶۶۵ء مین اورنگ زیب نے راجہ جے سنگھہ اور دلیر خان کو دکھن کی مہم پر بھیجا + سیواجی نے پیام صلح کا دیا اور راجہ جے سنگھہ کے پاس چلا آیا * راجہ جے سنگھہ نے اُسکی ایسی خاطرداری کی اور اورنگ زیب سے اُسکے نام ایسا ایک فرمان منگوایا کہ وہ بالکل تابع ہوگیا + اور اپنے لڑکے سنبھا کو لیکر بادشاہ کی قدمبوسی کے لیے دلّی مین چلا آیا * لیکن وہان اُسکی خاطرداری کچھہ اچھی نہوئی اور اِس بات سے جب اُسنے اپنی دلگیری ظاہر کی اورنگ زیب نے اُسپر پہرے بٹھلا دیے سیواجی بڑے بڑے کھانچون مین † فقیرون کو کھانے کے لیے بھیجا کرتا تھا ایک روز بیٹے سمیت دو کھانچون مین بیٹھکر پہرون کے بیچ سے نکل گیا + اور کچھہ دنون بعد فقیری بھیس مین پونا جا پہونچا اور پھر دھیرے دھیرے اُسنے اپنا علاقہ بہت بڑھایا اور بڑا نام پایا *

۱۶۶۵ء

۱۶۶۶ء

اِسی سال مین شاہجہان کا انتقال ہوا + اگرچہ وہ قلعے سے باہر نہین نکلنے پاتا تھا لیکن وہان اورنگ زیب اُسے بہت عزت اور ادب کے ساتھہ رکھتا تھا *

یہ زمانہ اورنگ زیب کی پوری ترقی کا تھا اُدھر کشمیر کے صوبہ دار نے ہمالے پار

† یعنی دورا یعنی ٹوکرا *

کہلاتے تھے * تو اگر لوک جی یادو راؤ کا نکاس انھین دیوگڈھ والے راجاؤن کے گھرانے سے ہوا ہو کچھ اچرج نہین ندان مالوجی بھوسلا کی قسمت زور پر تھی دیکھتے ہی دیکھتے احمدنگر کے بادشاہ کی نوکری مین پانچ ہزار سوارون کا جاگیردار ہوگیا + اور پونا اُسے جاگیر مین ملا * مالوجی بھوسلا کا پوتا یعنی لوک جی یادو راؤ کا نواسی سیواجی بڑا نامی اور اقبال مند ہوا + وہ ۱۶۲۷ع مین جنما تھا اور اُسی سے مرہٹون کا راج قائم ہوا *

سیواجی ابھی پورا سنولہ برس کا بھی نہین ہونے پایا تھا کہ بدن مین اُسکے جوانمردی کا خون جوش مین آیا + رات دن شکار کھیلنے اور ڈاکا مارنے سے کام تھا اور وہی وہان کے جنگل پہاڑون مین جنگلی اور پہاڑی آدمیون کے ساتھہ اُسے آرام تھا * وہ اُن بکٹ جنگلون کی راہ اور ٹیڑھے پہاڑون کے گھاٹون سے خوب واقف ہوگیا تھا اور ایک ایک جنگلی آدمی کا نام تک جان لیا تھا + بیجاپور کی سلطنت کمزور پڑگئی تھی سیواجی ڈاکا مارتے مارتے بیجاپور کی عملداری کے قلعے لینے لگا + پہلا قلعہ جو اوسنے اپنے دخل مین کیا پونا سے دس کوس پر تورنا نام تھا * بیجاپور کے بادشاہ نے دغا کر سیواجی کے باپ ساہ جی کو قید کر لیا + تب سیواجی نے شاہجہان کو عرضی لکھی شاہجہان نے اُسکے باپ کو بھی چھڑوا دیا اور اُسے پنج ہزاری یعنی پانچ ہزار سوارون کے افسر کا خطاب دیا * جب باپ چھوٹ گیا + سیواجی پھر اپنا علاقہ بڑھانے لگا * بیجاپور کے بادشاہ نے افضل خان کے تحت مین ایک بڑا بھاری لشکر اُسکے زیر کرنے کو بھیجا سیواجی نے کہلا بھیجا کہ آپ اتنا لشکر کیون لائے ہین مین تو آپ کا چاکر ہون + لشکر سے خون کھاتا ہون اگر آپ اکیلے چلے آوین جو فرماوین مین بجا لانے کو موجود ہون * افضل خان ململ کا جامہ پہنے ایک تیغہ ہاتھہ مین لیے اکیلا اپنے لشکر سے باہر نکلا + سیواجی بھی پرتاپگڈھ کے پہاڑی قلعہ سے باہر آیا * لیکن انگرکھے کے نیچے فولادی زرہ پہنے ہوئے + اور ہاتھون مین شیر پنجہ † چڑھائے ہوئے * سوائے اِسکے اُسنے ایک چھرا بھی کمر مین چھپا لیا + جب افضل خان نے سیواجی کو گلے سے لگایا سیواجی نے اُسے شیر پنجہ سے بھینچ لیا اور فوراً چھرے سے اُسکا کام تمام کیا * سیواجی کا اشارہ پاتے ہی اُسکی تمام فوج جو پہاڑون مین چھپی تھی نکل آئی + اور افضل خان کی فوج پر جو بالکل غافل تھی

† ایک طرح کا ہتھیار ہے شیر کے پنجے کی طرح *

پیچھا کیا * لیکن جب سُنا کہ داراشکوہ ملتان سے سندھ کی طرف بھاگ گیا اور شجاع بنگالے سے آتا ہی فوراً الہ آباد کی طرف مُڑا + کھجوے مین شجاع کے ساتھ لڑائی ہوئی شجاع شکست کھاکر پھر بنگالے کی طرف بھاگا اور جب وہان بھی پیر نہ جم سکا تو اراکان مین جاکر وہان والون کے ہاتھہ سے اپنے کنبے سمیت مارا گیا *

سنہ ۱۶۵۹ع

داراشکوہ ملتان سے بھاگ کر سندھ اور کچھہ ہوتا ہوا گجرات مین پہونچا + اور وہان کے صوبہ دار سے مِل کر بیس ہزار آدمی اجمیر مین جمع کرلایا * لیکن وہان اورنگ زیب سے شکست کھاکر قندھار کی طرف بھاگا + راستے مین سختیان بہت اُوٹھائین جب سندھ کی سرحد پر پہونچا اجودھن کے حاکم ملک جیون نے دغا کی اور اِسکو اِسکے لڑکے سمیت قید کرکے اورنگ زیب کے پاس لے آیا * اورنگ زیب نے بڑی خوشیان منائین داراشکوہ کو پہلے تو ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر بے جھول کے ہاتھی پر بازار مین گھمایا + اور پھر قید خانے مین بھیجکر اِس بہانے سے کہ اُسنے مسلمانون کا دین چھوڑدیا مولویون سے فتوی لیکر جلادون کے ہاتھہ سے قتل کرواڈالا اور اُسکے لڑکے سپہر شکوہ کو قید رہنے کے لیے گوالیر کے قلعہ مین بھیجدیا *

سنہ ۱۶۵۹ع کے شروع تک مرہٹون کا نام کچھہ ایسا مشہور نہ تھا دکھن کے بادشاہون کی فوج مین سوارون کی نوکری البتہ کرنے لگے تھے + لیکن حکومت کے درجے کو نہین پہونچے تھے * مالوجی بھوسلا دکھن کے حاکمون مین سے ایک کے یہان کچھہ سوارون کے ساتھہ نوکر تھا + اور لوک جی یادو راؤ اُسی حاکم کے تحت مین دس ہزار آدمیون کا افسر تھا * ایک دن مالوجی بھوسلا کے لڑکے ساہ جی کو اپنی لڑکی کے ساتھ گود مین بٹھاکر ہنسی کی راہ سے کہنے لگا کہ یہ تو اچھا جوڑا بیاہنے لائق ہی مالوجی بھوسلا نے اُسی دم برادری والون کو جو وہان موجود تھے گواہ ٹھہرادیا اور کہا کہ دیکھو بھائیو لوک جی یادو راؤ نے میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دی + ناچار لوک جی یادو راؤ کو اپنی بیٹی ساہ جی کے ساتھہ بیاہنی پڑی * کہتے ہین کہ یادو راؤ کے گوت والے یہ نشی رجپوتون سے نکلے تھے + اور مسلمانون کی چڑھائی سے پہلے دیوگڈھ کے راجہ بھی یہ نشی

† یہ وہی ملک جیون ہی جسکو شاہجہان نے کسی جرم مین قتل کا حکم دیا تھا اور داراشکوہ نے سفارش کرکے بچالیا تھا *

لڑائی ہوئی مراد کا ہودہ تیرون سے ساہی کی پیٹھہ بن گیا * وہ آپ بھی کئی جگہہ گھایل ہوا + ہاتھی نے میدان سے بھاگنا چاہا تو پیرون مین کٹھہ بندھن ڈلوا دیا * راجا رام سنگھہ کیسریا باگا پہنے موتیون کا ہار گلے مین لپیٹے مراد کے ہاتھی سے جا بھڑا + اور بھالا چلایا * مراد نے اُسکا بھالا توڈھال پر روکا + اور راجا کو ایک ہی تیر سے مار ڈالا * اُسکے مرتے ہی رجپوت بڑے جوش مین آئے + اور ڈھیر کے ڈھیر وہان اُنکی لاش کے لگ گئے * اورنگ زیب چلا چلا کر اپنے سپاہیون کو یہی سناتا تھا اللہ معکم یعنی اللہ تُمھارے ساتھہ ہے راجا روپ سنگھہ گھوڑے پر سے اوتر پڑا اور دوڑ کر اپنی تلوار سے اورنگ زیب کے ہودے کا رسّا کاٹنے لگا + اورنگ زیب اُسکی بہادری دیکھکر ایسا خوش ہُوا کہ پکارا یہ مارا نجاوے لیکن اُس ہجوم مین کون سُنتا تھا * بات کی بات مین اُسکی دھجیان اُڑا دین دارا کی فوج کو غلبہ تھا + لیکن اُسکے ہاتھی کو ایک بان آنکا اِس سبب سے اُسنے بھاگنا چاہا دارا شکوہ نیچے کود پڑا * فوج نے جانا کہ وہ مارا گیا فوراً سب کی سب بھاگ گئی دارا کو بھی بھاگنا پڑا + مارے شرم کے باپ کے سامنے تو نہ گیا اپنی بیگم اور لڑکون کو لیکر سیدھا لاہور کو روانہ ہُوا * اورنگ زیب نے اگرے پہونچکر بہت منت سماجت کے ساتھہ شاہجہان کے پاس پیام بھیجا کہ یہ مقام ناچاری کا تھا مین آپ کا وہی فرمان بردار لڑکا ہون لیکن ساتھہ ہی قلعہ مین جابجا چوکی پہرا بھی بٹھا دیا + کہ جسمین شاہجہان کسی کے ساتھہ بات چیت یا خط کتابت نہ کر سکے شاہجہان سات برس تک اِسکے بعد جیا * اورنگ زیب اُسکی بڑی عزت اور خاطر کرتا رہا * لیکن سلطنت اُسکی اِسی تاریخ تک گنی جاتی ہے آگے سکّہ خطبہ اورنگ زیب کا چلا * شاہجہان نے تینتیس برس بادشاہی کی + ۶۷ برس کی عمر مین بادشاہی اُس سے چھینی گئی اور ۷۴ برس کی عمر مین اُسنے وفات پائی *

جب مراد کا کچھہ کام باقی نرہا اورنگ زیب نے ایک روز اُسکی ضیافت کی اور اتنی شراب پلائی کہ وہ بیہوش ہوگیا + تب اُسکے ہتھیار اُتروا کر اور پیرون مین بیڑیان ڈلوا کر گوالیر کے قلعہ مین بھیجدیا *

محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر

اورنگ زیب نے تخت پر بیٹھکر اپنا لقب عالمگیر رکھا + ملتان کے پاس تک دارا شکوہ کا

ظاہر مین بڑا کڑا مسلمان تھا شجاع شرابی اور عیاش اور مراد کچھ بیوقوف سا گنا جاتا تھا
اورنگ زیب کو شاہجہان کے منصوبون کا حال اپنی بہن روشن آرا † سے ملا کرتا تھا *
داراشکوہ ولیعہد تھا + جون جون شاہجہان اُسکا اختیار بڑھاتا جاتا تھا اورنگ زیب
چھٹ پٹاتا تھا * اِسکے دل مین تخت کی پوری آرزو تھی + امید نری مذہب کے
بہانے سے تھی * سدا مولویون کی طرح رہا کرتا + جو کچھ ہاتھ کی محنت سے ملتا
اُسی سے اپنی گذران کرتا * ساتھیون سے سدا کہا کرتا کہ مین تو فقیر ہوکر مکے چلا جاؤن
لیکن کیا کرون داراشکوہ کافر ہی اگر اِسکا اختیار ہوگا + دین کو بہت خراب کریگا *
زندان یہی سبب تھا کہ مسلمان اُسکو جی سے چاہتے تھے اور اِسمین شک نہین کہ اُنھین
کی مدد سے اُسے سلطنت ہاتھ لگی + لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ ہندؤن کے
بیدل ہوجانے سے وہ سلطنت بالکل بے زور ہوگئی * اُسوقت تو نہ معلوم ہوا + لیکن
اورنگ زیب کے بعد اُسکا نتیجہ بخوبی دکھلائی دیا *

شاہجہان اِس عرصے مین سخت بیمار ہوگیا تھا امید بچنے کی نہ تھی داراشکوہ نے
بہتیرا چاہا کہ خبر نہ پھیلے + ڈاک بند کردی مسافرون کو چلنے سے روکا لیکن یہ نہ سوچا
کہ بھلا ہندوستان مین بھی کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ بھید نہ کھلنے پاوے * شجاع بنگالے کا
صوبہ دار اور مراد گجرات کا صوبہ دار دونون اپنی اپنی فوجین لیکر دلی کو روانہ ہوئے
اورنگ زیب دکھن کا صوبہ دار تھا مراد کو لکھ بھیجا + کہ تخت آپکو مبارک ہو مین مکے
جانے کی بالکل تیاری کرچکا ہون لیکن دین کا کام سمجھکر جب تک کہ اِس کافر دارا
کا کچھ بندوبست نہ ہوجاوے مین بھی تمھارا مددگار ہون اور پھر مالوے مین اگر مراد
سے مِل گیا *

شجاع تو بنارس کے پاس داراشکوہ کے لڑکے سلیمان شکوہ سے شکست کھاکر
بنگالے کو لوٹ گیا + مراد اورنگ زیب کے ساتھ اُجین کے پاس راجہ جسونت سنگھ کو
جسے داراشکوہ نے اُنکے مقابلے کو بھیجا تھا شکست دیکر آگرے سے ایک منزل کے
تفاوت پر آن پہونچا * داراشکوہ تخمیناً ایک لاکھ سوار لیکر اُنکے سامنے آیا + بڑی بھاری

† شاہزادیان بھی تعلیم پاتی تھین اکبر کی چار جہانگیر کی دو شاہجہان کی پانچ اور اورنگ زیب
کی بھی پانچ تھین لیکن اِن ۱۶ مین بیاہی خالی تین گئی تھین *

قندھار اکبر کی سلطنت کے شروع مین ایرانیون نے لے لیا تھا + لیکن کچھہ دن بعد
پھر اکبر کے قبضے مین آگیا اب جہانگیر کے زمانے سے پھر ایرانیون کے ہاتھہ مین تھا *
لیکن اُنکا صوبہ دار علی مردان خان شاہجہان سے آملا + اسلیے قندھار پھر ہندوستان
کے شامل ہوگیا * یہ علی مردان خان بڑا نامی ہوا دلّی کی نہر اسی نے بنوائی + سنہ ۱۶۳۷ء
اور دولت اُسکے پاس اتنی تھی کہ لوگون کی سمجھہ مین اُسنے کہین سے گڑی ہوئی پائی *
سنہ ۱۶۴۷ء مین ایرانیون نے پھر زور مارا + اور قندھار اُنکے دخل مین چلا گیا * سنہ ۱۶۴۷ء
میر جملہ پہلے تو دکھن مین ہیرے کی تجارت کرتا تھا + لیکن اب بہت دنون سے
عبداللہ قطب شاہ گول کنڈے کے بادشاہ کا وزیر ہوگیا تھا * عبداللہ نے کئی باتون
سے ناراض ہوکر اسکے بیٹے محمد امین کو قید کیا تب اسنے شاہجہان سے مدد مانگی +
شاہجہان کی فوج نے عبداللہ کو بہت زیر کیا شاہزادے اورنگ زیب کے اشارے
مطابق دھوکھا دیکر اُسکے علاقہ مین گھس گئی * عبداللہ نے تو اورنگ زیب کے آدمیون
کو سابق صلح نامے کے موافق دوست سمجھا اُنکے کھانے پینے کا بندوبست کرنے لگا
لیکن انھون نے اچانک اُسکی دارالسلطنت حیدرآباد کو لوٹنا اور پھونکنا شروع کیا +
ناچار عبداللہ نے محمد امین کو بھی قید سے چھوڑ دیا اور اورنگ زیب کے لڑکے سلطان محمد
کو اپنی بیٹی بیاہ مین اور ایک کرور روپیہ نذر پادشاہ کے لیے دیکر اپنا پنڈ چھڑایا *
میر جملہ نے شاہجہان کو وہ مشہور ۳۱۹ رتی کا کوہ نور ہیرا † نذر دیا جو اُسکے کسی کسان کو
گوداوری کنارے کولور کی کھان مین خربوزے کا کھیت جوتتے ہوئے ملا تھا اور اب
پنجاب سے ملکہ معظمہ انگلستان یعنی ہند کی قیصر امپرس وکٹوریا کی خدمت مین پہونچا +
وہ برابر اورنگ زیب کا معتمد مصاحب بنا رہا *
شاہجہان کے چار لڑکے تھے داراشکوہ ۴۲ برس کا شجاع ۴۰ برس کا اورنگ زیب سنہ ۱۶۵۷ء
۳۸ برس کا اور چوتھا مراد بھی جوان ہوچکا تھا داراشکوہ بہت نیک تھا ہر مذہب کے
اچھے فقیرون سے صحبت رکھتا مذہب اُسکا بیدانت تھا + اُپنشدون کا فارسی مین
ترجمہ اُسی کے حکم سے ہوا تھا * اورنگ زیب بڑا دوراندیش حکمتی مطلب کا یار اور

† شاہجہان کے جوہریون نے اُسے ۷۸۱۵۵۲۵ کا آنکا تھا اور کولور کی کھان مین ملا کون جانے
شاید اسی سبب اُسکا نام کوہ نور رکھا گیا *

سلطنت نے رونق پائی + کبھی کسی کے سننے مین نہین آئی * جو جو عمارتین اُسنے
۱۶۲۸ء بنائین کبھی کسی کے دیکھنے مین نہین آئین * شاہجہان آباد کی عمارتون کو دیکھو قلعہ
کیسا عمدہ اور جامع مسجد کس شان کی بنی ہی اگرے مین تاج گنج کا روضہ دیکھو کہ
ویسی دوسری عمارت آج تک کسی کو دنیا مین نہین ملی + ایک تخت طاؤس *
اُسنے سات کروڑ دس لاکھ روپے کا بنوایا تھا کہ جسکے دیکھنے سے چکا چوند آجاتی تھی *
شاہجہان کی سالگرہ مین سوائے معمولی تُلادانون کے جواہرات سے بھر بھر کر پیالے
صدقے اُتارے جاتے تھے + خفی خان لکھتا ہی کہ انعام اکرام خلعت تُلادان صدقے
وغیرہ سب ملاکر اس سالگرہ مین ایک کرور ساٹھ لاکھ روپے سے کم خرچ نہین
پڑتے تھے * ٹیورنیر فرانسیسی سوداگر جو اُسوقت یہان آیا تھا اپنی کتاب مین لکھتا ہی
کہ شاہجہان لوگون پر بادشاہی نہین کرتا ہی + بلکہ اپنے لڑکون کی طرح اُنھین
پالتا ہی * اُسکے انتظام کی خوبی اِسی بات سے جان لینی چاہیے کہ اِس شاہ خرچی پر
بھی وہ سوائے سونے چاندی اور جواہرات کے چوبیس کرور روپیہ نقد چھوڑ مرا + اور کبھی رعیت سے ایک پیسا معمول سے زیادہ نہین مانگا * خفی خان شاہجہان
کی آمدنی تیئیس ۲۳ کرور روپیہ سال لکھتا ہی + لیکن ٹیورنیر تینتیس ۳۳ کرور بتلاتا ہی *

۱۶۳۱ء اِسی بادشاہ کے زمانے مین یعنی ۱۶۳۱ء مین پرتگال والون نے کلکتے کے پاس
ہگلی مین جو قلعہ بنایا تھا + بنگالے کے صوبہ دار نے گھیر کر لے لیا *

† طول اِس تخت کا چھ گز فٹ اور عرض چار فٹ ۱۰۸ لعل اُسمین سوا سو رتی سے لیکر
اڑھائی سو رتی تک کے لگے تھے اور ۱۶۰ پنّے چھتیس ۳۶ رتی سے لیکر بہتر رتی تک کے جڑے تھے
اُسکے سائبان مین تمام ہیرے اور موتی ٹکے ہوئے تھے اور جھالرزی موتیون کی لٹکتی تھی
اُس تخت کی محراب پر ایک مور دُم پھیلائے سونے کا جواہر سے جڑا ہوا رکھا تھا دُم مین بالکل
نیلم اور چھاتی پر ایک بڑا سا لعل تھا گردن مین ترسٹھ رتی کا موتی لٹکتا تھا ایک ہیرے کا آویزہ
بھی اُسمین ۱۱۷ رتی کا تھا بارہ چوبین جو پر اُس تخت کا سائبان کھڑا ہوتا تھا تمام آبدار گول
نو رتی سے بارہ رتی تک کے موتیون سے جڑی تھین اور اُسکے دونون طرف جو دو چتر
رہتے تھے اُنکی ڈنڈیان آٹھ آٹھ فٹ لمبی ساری نیچے سے اوپر تک ہیرون مین
ڈوبی تھین *

درمیان سے پُل پار اپنی فوج مین چلی گئی دوسرے روز دریا پایاب اوتر کر ساری فوج مہابت خان پر چڑھا لائی * آپ تیر کمان لیکر ہاتھی کے ہودے پر سوار تھی + لیکن مہابت خان کے سامنے کچھ پیش نہ گئی * آدمی بہت مارے گئے + بادشاہ کو نہ چھوڑا سکے * نورجہان کا ہاتھی فیلبان کے مرنے اور سونڈ کے کٹنے پر دریا مین بھاگ گیا + اور پھر بہت دور بہ کر کنارے پر لگا * نورجہان کے ساتھ ہودے پر اُسکی نواسی بھی تھی نرمی بالک اور تیر سے گھائل نورجہان ہاتھی سے اُتری اور اُس لڑکی کے گھاؤ مین پٹی باندھی + آخر تھک کر وہ بھی اپنی قسمت کے بھروسے پر جہانگیر کے پاس مہابت خان کی قید مین چلی آئی *

مہابت خان جہانگیر کو لیکر کابل کی طرف چلا + جہانگیر ظاہر مین اوس سے ایسا ہل مل گیا کہ مہابت خان کو اُوسکی طرف سے کچھ بھی کھٹکا باقی نرہا * جہانگیر نے نورجہان کی صلاح بموجب مہابت خان سے کہکر حکم دلوا دیا کہ سب جاگیردار اپنے اپنے سوارون کو موجودات دیوین نورجہان بھی جاگیردار تھی + اپنے سوارون کو درست کرنے لگی اور نئے سوار اِس حکمت سے بھرتی کیے کہ موجودات کے دن تک کسی کو اُنکی تعداد سے خبر نہوئی * مہابت خان کو نورجہان کی طرف سے کھٹکا ہوا لیکن جہانگیر نے یہ کہکے مٹا دیا کہ نورجہان کے سوار ہم جاکر دیکھ آوینگے تم اُنکے نزدیک مت جانا + لیکن جب جہانگیر نورجہان کے ساتھ اُسکے سوارون کو دیکھنے گیا وہ اِتنے تھے کہ فوراً اُنھون نے اُنکے ہاتھیون کو گھیر لیا اور مہابت خان کے آدمیون کو جو بادشاہ کے ساتھ تھے کاٹ ڈالا * جب مہابت خان نے دیکھا کہ بادشاہ اور بیگم دونون ہاتھ سے نکل گئے وہان سے کوچ کیا + اور پھر دکھن مین شاہجہان سے جا ملا *

جہانگیر کابل سے کشمیر گیا وہان اُسکا دمے کا مرض ایسا بڑھگیا کہ لاہور آنا پڑا + لیکن موتے راستے ہی مین آلیا ساٹھوین برس مین دنیا سے کوچ کر گیا † * سنہ ۱۶۲۷ع

شہاب الدین محمد شاہجہان صاحب قران ثانی

جہانگیر کے بعد شاہجہان بڑی دھوم دھام سے تخت پر بیٹھا جیسی اُسکے وقت مین

† تاریخ وفات جہانگیر ۶ جہانگیر از جہان عزم سفر کرد سنہ ۱۰۳۶ ہجری *

تحت مین ہی اب شہریار کو ملا چاہتی ہی ڈنکا بغاوت کا بجایا + اور مانڈو سے اگرے
کی طرف روانہ ہوا * لیکن جب قریب پہونچا اور بادشاہی فوج اسکے مقابلے کو
آئی یہ ہٹ کر پھر مانڈو کی طرف روانہ ہُوا + بادشاہی فوج نے وہان بھی اُسکا
پیچھا کیا * شاہجہان تیلنگ دیس یعنی تلنگانے کی طرف بھاگا + اور پھر مچھلی بندر
ہوتا ہوا پورب مین اگر بنگالہ اور بہار اپنے قبضے مین کیا * لیکن جب زمینداروں
سے مدد نہ ملنے کے سبب اِسطرف بھی اُسنے بادشاہی فوج سے شکست کھائی
پھر دکھن کی طرف بھاگا + اور آخر تھک کر اپنے باپ کو عرضی لکھی کہ اب میرا قصور
معاف ہو بہت سزا پا چکا * وہان سے حکم آیا کہ داراشکوہ اور اورنگ زیب اپنے
دونون لڑکون کو حاضر رہنے کے لیے دربار مین بھیجدو + اور پھر کبھی ایسا کام
مت کرو * شاہجہان نے کچھ عذر نہ کیا اور فوراً اپنے دونون لڑکون کو بادشاہ
کے پاس بھیجدیا *

اِسی عرصے مین کیا جانیے نورجہان کو کیا سوجھا + مہابت خان کو بنگالہ کی
صوبہ داری کا حساب سمجھانے کے لیے بُلا بھیجا * مہابت خان آیا + لیکن پانچہزار
راجپوتون کو ساتھ لیتا آیا * بادشاہ کے پاس حاضر ہونے سے پہلے بنا بادشاہ کی
پروانگی اُسنے اپنی بیٹی ایک جوان سردار برخوردار کو بیاہ دی + جہانگیر کو یہ بات
بہت بُری لگی * برخوردار کو بُلا کر اُسکی ننگی پیٹھ پر کوڑے لگوائے اور گھر بار اُسکا
بالکل ضبط کر لیا + جب مہابت خان پاس پہونچا جہانگیر کابل کو جاتا تھا جہلم مین
پُل باندھکر فوج تو پار اُتر گئی تھی جہانگیر اپنے خیمے مین ابھی اِسی پار تھا * مہابت خان
نے سورج نکلنے سے پہلے دو ہزار راجپوت تو پُل پر بھیجدیے اور آپ دو سو راجپوت
لیکر جہانگیر کے ڈیرے مین چلا گیا + جہانگیر گھبرا کر اُٹھا اور اتنا ہی کہنے پایا نمک حرام
مہابت خان یہ کیا ہی مہابت خان نے زمین چومی اور عرض کیا کہ میرے دشمنون نے
مجکو حضور تک نہین پہونچنے دیا تب مین ناچار اِس گستاخی کے ساتھ حاضر ہوا *
ندان جب جہانگیر نے اپنے تئین مہابت خان کے اختیار اور اُسکی قید مین پایا +
نرمی اور ملائمت کے ساتھ باتین کرنے لگا مہابت خان جہانگیر کو اپنے ڈیرے مین
لے آیا * نورجہان بھیس بدل کر ٹوٹی سی ڈولی پر سوار مہابت خان کے سپاہیون کے

درمیان

جہانگیر کو آرام نہ تھا *

جہانگیر نے کچھ فوج شاہزادے خرم یعنی شاہجہان کے ساتھ اُدے پور کو بھیجی تھی + لیکن رانا شاہجہان کے پاس حاضر ہوگیا اسلیے شاہجہان نے اُسکی بہت خاطر کی * اکبر کی چڑھائی سے جو کچھ اُسکا ملک بادشاہی قبضے مین آگیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا + اور رانا کے لڑکے کو دلّی لاکر اپنے باپ جہانگیر سے بڑا درجہ دلایا * ۱۶۱۴ء

شاہجہان کو جہانگیر نے بہت سی فوج دیکر دکھن کی مہم پر روانہ کیا + اور آپ بھی اُسکی مدد کے ارادے پر مانڈو تک آیا * انگلستان کے بادشاہ پہلے جیمس کے ایلچی سر تامس رو صاحب بادشاہ کے ساتھ تھے + لکھتے ہین کہ بار برداری نہ ملنے کے سبب ہم اور ایران کے بادشاہ کا ایلچی دونون کچھ دن تک اجمیر مین پڑے رہے * اور بادشاہ کو بھی اپنی فوج کا بہت سا دیرہ ڈنڈا جلوا دینا پڑا + نہین تو اُنکا بھی کوچ ہونا مشکل تھا * وہی صاحب لکھتے ہین کہ جہانگیر فرنگیون کی بڑی خاطر کرتا ہی رعیت ہندی بولتی ہی + پر دربار مین فارسی بولی جاتی ہی * مین نے بادشاہ کو ایک عمدہ ولایتی گاڑی اور تصویر دی تھی بادشاہی کاریگرون نے تھوڑے ہی دنون مین اُس سے بہتر گاڑی بنالی + اور تصویر کی تو ایسی نقل اُتاری کہ مجکو اصل سے نقل جدا کرنی مشکل پڑگئی * ۱۶۱۶ء

شاہجہان جلدہی فتح فیروزی کے ساتھ دکھن کی مہم ختم کرکے اپنے باپ کے پاس حاضر ہوگیا + اور پھر تھوڑے ہی دنون پیچھے کانگڑے کا نامی قلعہ جہانگیر کے قبضے مین آیا * شاہجہان کو نورجہان کی بھتیجی بیاہی تھی + اسلیے وہ اب تک شاہجہان کی طرفدار تھی * لیکن اب اُسنے اپنی بیٹی جو شیر افگن کے گھر مین ہوئی تھی + جہانگیر کے چھوٹے لڑکے شہریار کو بیاہ دی * اور اس فکر مین پڑی کہ شاہجہان کو خراب کرکے جہانگیر کے بعد شہریار کو تخت پر بٹھاوے * نادان جب شاہجہان کو یہ بات معلوم ہوئی اور اُسنے دیکھا کہ نورجہان نے میرے باپ کا دل میری طرف سے پھیر دیا نہ مجکو باپ کے پاس آنے دیتی ہی + اور نہ یہان دکھن مین رہنے دیتی ہی * جاگیرین میری جو تھین ضبط ہوکر شہریار کو ملگئین اور فوج بھی جو میرے

لیکن اِن سب اچھے کامون سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جہانگیر کا دل بھی اکبر کا سا نرم تھا جب اسکا بڑا بیٹا خسرو اِس سے بگڑکر کابل کی طرف بھاگا + اور جہیلم مین ناؤ اٹک جانے کے سبب پکڑا آیا * جہانگیر نے اُسکے ساتھیون مین سے سات سو آدمیون کی کھال کھچوا کر اُنھین لاہور کے باہر کھڑا کروا دیا + اور خسرو کو ہاتھی پر بٹھلا کر اُنھین دیکھنے کے لیے بھجوایا اور نقیب کو حکم دے دیا کہ ایک ایک کا نام لیکر معمول مطابق "نگاہ دار و ہرو" پکارتا جاوے خسرو نے تین دن تک کچھ نہ کھایا اور رویا اور کراہا کیا *

۱۶۰۶ء

تخت پر بیٹھنے کے چھ برس بعد جہانگیر نے نورجہان کے ساتھ نکاح کیا + نورجہان کا دادا ایران مین بڑے درجے کا آدمی تھا لیکن اُسکا باپ مرزا غیاث ایسا غریب ہوگیا کہ اُسے روزگار کی تلاش مین ہندوستان کی طرف آنا پڑا اور قندھار مین جب نورجہان پیدا ہوئی اُسنے اُسے سڑک پر پھینک دیا * قافلے والون نے رحم کھاکر اُٹھا لیا + اور اُسی کی ماں کو اُسکی دائی مقرر کر دیا * اُسکے باپ سے بھی قافلے والے کام کاج لینے لگے اور پھر ہوتے ہوتے وہ بادشاہ کے یہان نوکر ہوگیا اپنی ماں کے ساتھ جب نورجہان اکبر کے محل مین جاتی + وہان جہانگیر کی بھی اُسپر آنکھ پڑتی * جب جہانگیر اُس سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا اور اِسکا چرچا اکبر تک پہونچا اکبر نے اُسکے باپ سے کہکر اُسکا نکاح شیر افگن خان سے کہ جسکے ساتھ منسوب ہو چکی تھی کروا دیا + جہانگیر جب تخت پر بیٹھا نورجہان کی یاد نے اُسے بیچین کیا * شیر افگن خان کو اکبر نے بنگالے مین جاگیر دی تھی جہانگیر نے بنگالے کے صوبہ دار کو لکھا کہ جس طرح سے بنے نورجہان کو شیر افگن سے لیکر بھیجدو صوبہ دار کا سمجھانا شیر افگن نے کچھ بھی نہ مانا + اور جب صوبہ دار نے دھمکانا شروع کیا شیر افگن نے اُسپر ہتھیار چلایا * صوبہ دار کے مرتے ہی اُسکے نوکرون نے شیر افگن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور نورجہان کو پکڑکر جہانگیر کے پاس بھیجدیا + پہلے تو جہانگیر نے اُسکے ساتھ بڑی دھوم دھام سے نکاح کیا اور پھر خالی نام کو آپ بادشاہ رہا حقیقت مین سارا کام بادشاہی کا اُسی کے حوالے کر دیا * بادشاہی کیا وہ تو جہانگیر کی بھی مالک تھی * اور عقلمند ایسی کہ اُس سے بھی اچھی سلطنت کرتی تھی اِسکے پر بھی جہانگیر کے ساتھ اُسکا نام رہتا تھا + اور بے اُسکے ایک دم

اصل مجرم کے بدلے کسی بیگناہ کے پھنس جانے کا ڈر ہو اور اُسکو اُسی دم قتل ہونے دیا *

ایک مرتبہ اکبر جب لڑائی مین جانے کے لیے پوشاک پہن رہا تھا دیکھا کہ کسی راجا کا لڑکا اپنے ڈیل ڈول سے زیادہ زرہ بکتر پہنے ساتھ چلنے کو تیار ہو + اور اُسکے بوجھ سے دبا جاتا ہو * بادشاہ نے اُسکی عمر موافق ایک ہلکا سا زرہ بکتر اپنے توشے خانے سے منگوا دیا + اور جب اُسنے وہ بھاری اپنے بدن سے اُتارا ایک دوسرے راجا کو جو بے زرہ بکتر تھا پہن لینے کا اشارہ کیا * لیکن یہ راجا اُس لڑکے کے باپ سے کچھ دشمنی رکھتا تھا اِس سبب لڑکے کو بہت بُرا لگا اکبر کا دیا ہوا زرہ بکتر تُرت اُتار کر پھینک دیا + اور کہا کہ مین لڑائی مین بے زرہ بکتر ہی جاؤنگا اکبر نے اِس بے ادبی پر ذرہ بھی خیال نکیا * اور خالی اتنا ہی بولا کہ تب آج ہم بھی زرہ بکتر نہ پہنین + کیونکہ ہمکو یہ مناسب نہین کہ اپنے سرداروں کو اپنے سے زیادہ خطرے مین پڑنے دین *

بابا تلسی داس † اِسی کے زمانے مین ہوئے + جو ایسی اچھی بھاکھا رامائن بنا گئے *

نورالدین محمد جہانگیر

اکبر کے بعد سلیم تخت پر بیٹھا + اور لقب اپنا جہانگیر رکھا * اکثر محصول جن سے رعیت کو تکلیف پہونچتی تھی اور اکبر کے وقت مین بھی جاری رہگئے تھے + بند کر دیے * حکم دیا کہ کوچ کے وقت کوئی سپاہی یا بادشاہی نوکر زبردستی کسی رعیت کے گھر مین نہ اُترے ناک کان کاٹنے کی سزا بھی جہانگیر نے موقوف کی + آپ جیسی شراب پیتا تھا وہ تو معلوم ہی پر اَورون کو سخت منا ہی تھی * اپنے رہنے کے محلون مین ایک زنجیر سونے کی گھنٹیان باندھکر لگا دی تھی اور اُس زنجیر کا دوسرا سرا قلعے کے باہر لٹکوا دیا تھا + کہ فریادی کو اگر کوئی چپراسی چوبدار بادشاہ تک نہ پہونچنے دے تو وہ اُس زنجیر کو ہلا دے جہانگیر گھنٹیان بجتے ہی باہر نکل آتا تھا *

† سمبت سولہ سو اسی اِسی گنگ کے تیر * ساون سکلا تیہین تلسی تجیو سریر * کوئی کوئی ساون سیا ماتیج کو ایسا بھی کہتے ہین اور اُسی دن اُنکی برسی مانتے ہین *

پہلے لڑکا لڑکی دونون کا بیاہ منع تھا * دوسرا بیاہ کرنے کی ہندو ہواؤن کو
بھی پروانگی تھی + بنا اپنی پوری رضامندی کے کسی کی زبردستی سے کبھی
کوئی ستی نہین ہونے پاتی تھی * جزیہ کا محصول اُسنے ایک قلم موقوف کر دیا
کیونکہ ہندو اور مسلمان اُسکے نزدیک دونون برابر تھے + جاتریون سے محصول
لینا بھی بالکل بند کیا کیونکہ سب لوگ اپنے اپنے مذہب کے مطابق اُسی ایک
پیچون وچرا خالق ارض وسما کی پوجا کرتے تھے * شہر کے باہر دو مکان بنوا دیے
جس مکان کا نام دھرم پور تھا اُسمین ہندو سادھ سنت اور جسکا نام خیر پور تھا اُسمین مسلمان
فقیر نت کھانے کو پاتے تھے * زمین کی پیداوار سے اکبر کُل ایک تہائی لیتا تھا + اور
لڑائی کے قیدیون کو لونڈی غلام بنانے کا بالکل دستور اُٹھا دیا تھا * اکبر کے دخل مین ہندوستان کے
اُٹھارہ صوبے تھے + اُسکے لشکر کے ڈیرے پانچ میل کے پھیلاؤ مین کھڑے ہوتے تھے * سالگرہ
کے روز بڑی دھوم دھام سے تیاری ہوتی تھی + انگلستان کی ملکہ الیزبتھ کی جیجی
لیکر فیچ صاحب جو اُسکے دربار مین آئے تھے لکھتے ہین کہ ایسی دولت ہمنے کبھی
آنکھ سے نہین دیکھی * سونے کے تُلا پر سونے اور پھر چاندی اور پھر اور چیزون
سے بادشاہ تُلتا تھا + اور وہ سب اُسی جگہہ لُٹا دیا جاتا تھا * بادشاہ لوگونکو
انعام بھی بہت دیتا تھا + اور سونے چاندی کے بادام درباریون پر پھینکتا تھا +
اُسکے درباری سب سر پر کلغیان باندھتے تھے + اور انھین فیچ صاحب کے لکھنے
موجب جیسا آسمان تارون سے چمکتا ہے ویسے ہیرون سے چمکتے تھے * پانچ ہزار
اُسکے فیلخانے مین ہاتھی تھے + اور بارہ ہزار اصطبل مین خاصے کے گھوڑے *
اُنکے ساز دیکھنے سے آنکھین چوندھیاتی تھین + اور سوارون کے بدن پر
کمخاب کی وردیان جگ مگاتی تھین * پر تو بھی اکبر نہایت سیدھا سادا تھا +
اکثر تخت کے نیچے بیٹھکر اور کبھی کھڑا بھی رہکر اپنی رعیت کا انصاف کرتا تھا *
اُسکی نیک مزاجی کی ہم کہان تک تعریف لکھین ایک دفعہ سواری مین کسی نے
اکبر پر ایک تیر چلا دیا + اور وہ اگر اُسکے کندھے مین لگا * مجرم پکڑا گیا لوگون نے
عرض کی کہ ابھی اِسکو قتل نہ ہونے دیجیے تو اِس سے اُس اصل مجرم کا نام معلوم
کرین جسکے کہنے سے اِسنے ایسے کام کا ہوا دیا + اکبر نے کہا کہ اِسکو دھمکانے سے

آگرے کو بیانے کے تحت سے نکال کر سکندر لودی نے اپنا پایۂ تخت بنایا تھا+ لیکن رونق اُسے اکبر نے دی اسی لیے وہ اکبر آباد کہلایا * قلعہ اُسمین لال پتھر کا اکبر ہی کا بنایا ہی الہ آباد بھی اکبر نے بسایا اور وہان گنگا جمنا کے سنگم پر قلعہ بنایا + انگریزون نے اب اُسے بہت مضبوط کر لیا *

اکبر سال مین چھہ مہینے سے اوپر گوشت نہین کھاتا تھا + اُسکے دربار مین سدا گنگا جل پیا جاتا تھا * گاؤکشی کی مناہی تھی + رات دن مین تین گھنٹے سے زیادہ کبھی نہین سوتا تھا اتنی لڑائیان لڑنے اور ایسے بڑے بڑے کام کرنے پر بھی وقت جیسا چاہیے بانٹ دینے سے اور کام کے نکاس کی ترکیب جاننے سے اُسے پڑھنے لکھنے اور کھیل تماشے دیکھنے کی بھی بہت فرصت ملا کرتی تھی * وہ پندرہ بیس کوس بخوبی پیدل چل سکتا تھا + ایکبار خالی اپنے شوق سے دو دن مین گھوڑے کی ڈاک پر دو سو بیس میل اجمیر سے آگرے چلا آیا * برسات کے موسم مین احمد آباد سے خبر پہونچی کہ دشمنون نے قلعے کو چالیس ہزار فوج سے گھیر لیا اور اب اُسکے بچنے کی کچھہ امید نہین ہی اکبر اُسوقت آگرے مین تھا + اتنی دور سے ایسے موسم مین فوج کا روانہ کرنا بڑا بے فائدہ تھا * فوراً ساڑنی پر سوار ہو بیٹھا + اور تین سو ساڑنیون پر جو اُسوقت شتر خانے مین موجود تھین سرداروں کو تیر کمان بندھوا کر ساتھہ سوار کر لیا ایک اٹھوارے مین ۲۲۵ کوس چلکر احمد آباد کے سامنے ڈنکا جا بجایا * بادشاہی نشان دیکھتے ہی دشمنون کا ہوش اُڑ گیا + بہتیرا ہاتھہ پیر پیٹا پر سوائے مرنے اور بھاگنے کے کچھہ بھی نہ بن پڑا * آپس مین سلام کا قاعدہ اکبر نے بالکل بدل دیا تھا سلام علیکم کے بدلے ایک کہتا تھا اللہ اکبر دوسرا جواب دیتا تھا جل جلالہٗ بات اسمین یہ تھی کہ اکبر اور جلال دونون اُس بادشاہ کا نام تھا بادشاہ کے سامنے سبکو زمین چومنے کا حکم تھا * مسلمانون کو اسطرح کی باتین بہت بُری لگتی تھین کیونکہ سلام علیکم اونکے مذہب کا حکم ہی + اور آدمی کے سامنے زمین پر گرنا بالکل اُنکے مذہب کے برخلاف ہی * اکبر نے بہت سے آئین رعیت کے نہایت فائدے کے جاری کیے تھے اُسنے گولہ اُٹھانا اور جلتے تیل مین ہاتھہ ڈالنا ایسی قسمون پر مقدمون کا فیصل ہونا بالکل بند کر دیا تھا + ہوش سنبھالنے سے

اور قدمبوسی حاصل کرنے کو آگرے روانہ ہوا * لیکن جب اٹاوے مین پہونچا
اکبر نے معلوم کیا کہ سلیم کے ساتھ سپاہ بہت ہی حکم بھیجا کہ اگر مجھے دیکھا چاہتے ہو
جریدہ چلے آؤ + نہین تو الہ آباد لوٹ جاؤ * سلیم الہ آباد لوٹ گیا + اور بچھہ
تھوڑے ہی دنون بعد اکبر نے صوبۂ بنگالہ اور اڑیسہ اسکے حوالہ کیا *

سلیم کو اکبر کے وزیر ابو الفضل سے بڑی دشمنی تھی جب وہ دکھن کے مہم سے
لوٹ کر آگرے کی طرف آتا تھا سلیم کی مرضی بموجب اُرچھا کے راجا نرسنگھہ دیو نے
اُسکا سر کاٹ کے سلیم کے پاس بھیجدیا + اکبر کو ابو الفضل کے مارے جانے کا بڑا رنج
ہوا دو دن رات نہ کچھہ کھایا نہ سویا پر اُسے یہ معلوم ہوا کہ ابو الفضل کا خون
اُسی کے بیٹے کی گردن پر تھا * سنہ ۱۰۱۰ھ ۱۶۰۱ع مین سلیم اکبر کے پاس حاضر بھی ہوا تھا
اکبر بہت مہربانی کے ساتھہ پیش آیا * سنہ ۱۰۱۳ھ ۱۶۰۴ع مین پھر حاضر ہوا *

اکبر کا دوسرا لڑکا مراد کئی برس ہوئے مر گیا تھا + اب تیسرے لڑکے دانیال ۱۶۰۵ع
کے مرنے کی خبر پہونچی یہ بھی شراب بہت پیتا تھا * جب بیمار پڑا اور اکبر نے اُسکے
پاس شراب جانا بند کیا وہ اپنے نوکرون سے بندوق کی نلیون مین بھر کر شراب
منگواتا تھا + مر گیا پر اِس سے پرہیز نہ کر سکا * یہ بُری بلا ہے + جب بڑھتی ہے +
جان ہی لیکر چھوڑتی ہے * نادان اکبر کو اپنے عزیزون کے مرنے کا اتنا رنج ہوا +
کہ آخر بیماری نے اُسکے بدن مین گھر کیا * بھوکھہ بالکل جاتی رہی + دس دن تک
سوائے پلنگ پر لیٹے رہنے کے اور کسی کام کی طاقت نرہی * آخر وقت مین سلیم
موجود تھا اکبر نے حکم دیا کہ میرے سب امیرون کو یہان حاضر کرو + مین نہین چاہتا
کہ جن لوگون نے جنم بھر میری خدمت کی اب کسی طرح پر تمھارے ساتھہ اُن کی
نا اتفاقی ہو * جب سب امیر حاضر ہوئے بہت سی پند اور نصیحت کرنے کے بعد
سب کی طرف دیکھکر کہا بھائیو اگر مین نے کچھہ قصور کیا ہو معاف کیجیو سلیم سے
نہ رہا گیا پیرون پر گر پڑا + اور ڈاڑھہ مار کر رونے لگا * اکبر نے اپنی تلوار کی طرف
اشارہ کیا + اور کہا کہ میرے سامنے اپنی کمر پہ باندھو اور پھر ایک بڑے مُلّا کو بُلا کر
اُسکے سامنے مسلمانون کا کلمہ پڑھتے پڑھتے اِس ناپائدار دُنیا سے کوچ کیا † *

† تاریخ وفات اکبر فوت اکبر شاہ سنہ ۱۰۱۴ھ ہجری *

فوج لیکر احمد نگر جانے کا حکم دیا + لیکن جب تک یہ لوگ پہونچے احمد نگر دو سرے عہدار بہادر نظام شاہ کے قبضے مین آگیا * یہ تو بچہ تھا لیکن اسکی چچی چاند سلطانا بڑی دانا اور دل کی دلیر تھی + اس قسم کی عورت اس ملک مین کم سُنی گئی ہین جسوقت اکبر کی فوج سُرنگ اوڑا کر قلعے پر چڑھنے لگی چاند سلطانا مُنہ پر نقاب ڈال کر اور ہاتھ مین ننگی تلوار لیکر جہان سُرنگ اڑائی گئی تھی آکر کھڑی ہوگئی * اور چلا کر اپنے آدمیون سے کہنے لگی کہ اب ایسے وقت مین عورت نہ ہو + ندان اُسدم احمد نگر مین ایسا کوئی نہ تھا جو اُسکی مدد کو نہ پہونچا ہو * اکبر کی فوج قلعے پر نہ چڑھ سکی + اور برار کا علاقہ لیکر جو احمد نگر والون نے کچھ دنون سے اپنے قبضہ مین کر لیا تھا چاند سلطانا سے صلح کر لی * لیکن چاند سلطانا نے محمد خان کو پیشوا کے خطاب سے اپنا وزیر مقرر کیا تھا وہ اُس سے پھر گیا + اور اُسنے پھر شاہزادے مرزا مراد کو احمد نگر مین بلایا * شاہزادے مرزا مراد سے تو کچھ نہ بن پڑا لیکن جب اکبر نے شاہزادے دانیال اور خانخانان کو بھیجا اور بُرہان پور تک آپ بھی آیا + تو اس دفعہ احمد نگر کے سپاہیون نے بلوہ کر کے چاند سلطانا کو مار ڈالا * اکبر کی فوج کو قلعے مین گھس جانا اور اسے اپنے دخل مین کر لینا پہلی بار کا سا مشکل نہ رہا + قلعے والے سب مارے گئے اور بہادر نظام شاہ قید رہنے کے لیے گوالیر کے قلعے مین بھیجا گیا * اکبر ابھی برہانپور ہی مین تھا کہ اُسے اپنے بڑے لڑکے ولی عہد شاہزادے سلیم کے باغی ہو جانے کی خبر پہونچی یہ اب تیس برس کا ہو گیا تھا اور سب طرح سے لائق تھا + لیکن شراب اور افیون نے اُسکا دماغ بگاڑ دیا تھا * وہ آپ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مین جوانی کی حالت مین ہر روز کم سے کم بیس پیالے شراب پیتا تھا اگر گھنٹے بھر بھی بے شراب گذرتا + تو میرا ہاتھ کانپنے لگتا * لیکن جب سے مین تخت پر بیٹھا کل پانچ پیالے پر کفایت کرتا ہون + اور سو بھی رات کے وقت پیتا ہون *

ندان اکبر تو دکھن کی لڑائیون کا بندوبست کر رہا تھا شاہزادے سلیم نے ڈنکا بغاوت کا بجایا + اور الہ آباد لیکر صوبۂ اودھ اور بہار مین بھی اپنا قبضہ کر لیا * اکبر نے لڑکے پر سختی کرنا مناسب نجانا + نرمی کے ساتھ فہمایش کا خط لکھا اور آپ بھی جلد آگرے کو چلا آیا * سلیم نے بہت منت سماجت کے ساتھ اپنے باپ کو جواب لکھا +

قلعے والون کے بال بچے پکڑے لیے آتے ہین اسلیے کچھ نہ بولے * رانا چتوڑ
چھوٹ جانے پر بھی جنگل پہاڑون مین گھسا رہا + نو برس پیچھے اُسکے بیٹے اور جانشین
رانا پرتاب کو وہ جنگل پہاڑ بھی چھوڑ کر سندھ کی طرف بھاگنا پڑا * پر جو اُسنے
ہمت کی + تو خدا کی طرف سے اُسے مدد پہونچی * اکبر کے مرنے سے پہلے ہی اُسنے
اپنا بہت سا ملک پھر اپنے قبضے مین کر لیا اور اپنے باپ کے نام پر اُدے پور کا
شہر بسایا *

۱۵۷۳ء گجرات جو مدت سے جدا بادشاہون کے قبضے مین چلا آتا تھا * اور ۱۵۷۳ء
۱۵۷۶ء مین اکبر کے ہاتھ آیا + اور ۱۵۷۶ء مین بنگالہ اور بہار بھی فتح ہو گیا * پٹھان بادشاہ
جو وہان ڈھائی چاول کی جُدا کھچڑی پکاتے تھے + اب نام و نشان کو بھی باقی
نہین ہے *

کشمیر چودھوین صدی کے شروع سے مسلمانون کے قبضے مین چلا آتا تھا + ہندؤن کا راج
۱۵۸۶ء بالکل ناس ہو گیا تھا * ۱۵۸۶ء مین اکبر نے اُسے ہندوستان کی سلطنت مین
ملایا + اِسی سال راجہ بیربل جو اکبر کا نامی مصاحب تھا سندھ پار یوسف زئیون
کی لڑائی مین مارا گیا *

۱۵۹۲ء ۱۵۹۲ء مین سندھ کے حاکم نے جواب تک خود مختار رہا تھا زیر ہو کر اکبر کی
اطاعت قبول کی + اور وہ بھی میراث اِس بادشاہ کے اختیار سے باہر نہین *
کہتے ہین کہ یہ سندھ کا حاکم لڑائی کے لیے پرتگیز سپاہی بھی ساتھ لایا تھا + اور
دوسو ہندوستانیون کو انگریزی جامہ پہنایا تھا * یعنی گورے اور تلنگے † اُسکی
فوج مین موجود تھے + اِنکے نام اِس ملک کی فوج مین اِسی جگہ سے سننے مین آئے *

۱۵۹۵ء دکھن مین جو مدت سے احمد نگر اور وجے پور یعنی بیجاپور اور گول کنڈے کے
جدا جدا بادشاہ ہوتے چلے آتے تھے + احمد نگر مین اتفاق سے چار دعویدار کھڑے
ہوئے * ایک نے جو اُسوقت احمد نگر مین تھا اکبر سے مدد مانگی اِسنے ایسے موقع کو
غنیمت سمجھکر شاہزادے مرزا مراد کو بیرم کے بیٹے مرزا عبدالرحیم خان خانخانان کے ساتھ

† پہلے مندراج مین تیلنگ دیس کے آدمی انگریزی فوج مین بھرتی ہوئے تھے اِسی لیے
یہان والے پلٹن کے سپاہیون کو تلنگا پکارتے ہین *

اپنے محلون مین داخل کرنا چاہا لیکن وہ بیچاری اِس خبر کے سنتے ہی زہر کھا کر سو رہی * مالوہ ۱۵۷۲ع مین بالکل فتح ہوگیا + اور باز بہادر اکبر کے امیرون مین داخل ہوا *

اکبر نے آمیر یعنی جے پور کے راجا کی بیٹی بیاہی تھی اِسلیے وہ اور اُسکا بیٹا بھگوانداس + اور بھگواندا اس کا بھتیجا اور راس نشین مان سنگھ سدا اکبر کے طرفدار رہے جودھپور کے راجا کی لڑکی سے بھی اکبر نے بیاہ کیا تھا + جب تک مالدیو گدی پر رہا کچھ سرکشی سی کرتا رہا لیکن اُسکے پیچھے اُسکا بیٹا اکبر کی خدمت مین حاضر ہوگیا * چتوڑ یعنی اُدے پور کے رانا پر اکبر نے چڑھائی کی رانا اُدے سنگھ جی کا بوا تھا + قلعہ چھوڑ کر جنگل پہاڑون مین جا گھسا * لیکن جیمل قلعدار نے اکبر کا خوب مقابلہ کیا + آخر ایک دن رات کو جیمل مشعل کے اُجالے مین بُرجون کی مرمت کرا رہا تھا اکبر نے جو قلعہ گھیرے ہوئے پڑا تھا پہچان لیا * تاک کر ایسا نشانا مارا + کہ جیمل اُسی جگہہ لوٹ گیا * ایسے بہادر قلعدار کے مارے جانے سے رانا کی فوج بالکل بیدل ہوگئی عورتون کو جو قلعے مین تھین جیمل کی لاش کے ساتھہ چتا پر بٹھلا کر جلا دیا اور آپ تلوارین سونت کر اور کیسریے باگے پہن کر قلعے سے باہر نکل آئے + کہتے ہین کہ اُسوقت کم سے کم آٹھہ ہزار آدمی مسلمانون کے ہاتھہ سے قتل ہوئے * جیتا ایک بھی نہ بچا * ہان کچھہ تھوڑے سے آدمی اپنے لڑکے اور اپنی عورتون کو قیدیون کی طرح باندھہ باندھہ کر بادشاہی فوج کے بیچ سے ہوتے ہوئے البتہ نکل گئے + بادشاہی فوج والون نے یہہ جانا کہ ہمارے ہی آدمی

+ بھگواندا اس کی بیٹی سلیم کو بیاہی تھی اکبر اپسے بارات کے ساتھہ بھگواندا اس کے مکان پر گیا تھا اور وہان ہندؤن کے دستور مطابق آگ کے گرد پھیری پھر کر بیاہ ہوا تھا بہو کے ڈولے پر روپئے اور اشرفیان لٹاتا آیا بھگواندا اس نے ۱۰۰ ہاتھی کئی طویلے گھوڑے بہتیرے لونڈی غلام سونے چاندی جواہر کے اسباب ہتھیار برتن جہیز مین دیے امیرون کو جو براتی تھے عراقی ترکی تازی سونے چاندی کے ساز سمیت گھوڑے دیے *

+ ٹاڈ صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ مردون کا جنیو ساڑھے چھ ہتھر من تولے گئے تھے چھیمون پر اب تک وہی طلاق لکھا جاتا ہے لیکن من چار سیر کا تھا *

من مانگی پنشن لیکر مکے کو جاؤ * بیرم کی غیرت نے ہندوستان کا رہنا قبول نہ کیا +
مکے جانے کی اجازت مانگی لیکن گجرات پہونچکر ایک پٹھان کے ہاتھ سے جس کے
باپ کو اُسنے کسی لڑائی مین مارا تھا مارا گیا *

اکبر نے جو اِس اٹھارہ برس کی نوجوانی مین ساری سلطنت کا بوجھ اپنے سیر
اُٹھایا + لوگون کو اُسکی طاقت سے بالکل باہر معلوم ہوگا * لیکن یاد رکھنا چاہیے
کہ کیسی آفت مین تو اُسکا جنم ہُوا + اور کیسی قید مین وہ پالا گیا * اپنے باپ کے
ساتھ لڑائیون مین رہکر وہ دلیر کیونکر نہوتا + اور بیرم سے سخت مزاج آدمی کے
تحت مین رہکر وہ ہر دم ہوشیار رہنا کیونکر نہ سیکھتا * بدن اُسکا بہت سُڈول اور
زور آور پھرتی سے بھرا ہُوا تھا + رنگ گورا تھا * باتین اُسکی دل کو لبھاتی تھین +
دل لگیان بھی اُسکی ہاتھی گھوڑون کے پھیرنے اور شیرون کے شکار کرنے مین تھیر *
لیکن اُسنے اپنی نیکنامی کی امید ایسی لڑائیون کے جیتنے پر نہین باندھی + جیسی اپنی
رعیت کے سُکھ چین دینے سے رکھی *

غزنین اور غور والے بادشاہ تو پاس ہونے کے سبب اپنے ملک والون سے بھی
مدد لے سکتے تھے + لیکن تیمور کے خاندان والے تب تک یہان نرے پردیسی تھے *
اکبر اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تھا + کہ یہان والون نے کیسا جھٹ پٹ اُسکے باپ کو
نکال دیا * مگر ان اکبر نے اپنی نیک مزاجی سے یہ پکا منصوبہ باندھا کہ نہ تو مذہب
کا کچھ خیال کرے + اور نہ رنگ اور قوم کا جو لوگ اِس دیس مین بستے ہین سبکو
دل جان سے اپنا کرلے * اُسکے وقت مین مسلمان اور ہندو دونون کو اپنی اپنی
لیاقت بموجب بڑے سے بڑے عہدے ملتے رہے + اور یہی سبب تھا کہ تمام آدمی
باپ سے بھی زیادہ اُسے چاہنے لگے *

بیرم کے رہتے ہی اکبر کا عمل پورب مین جونپور تک پہونچ گیا تھا + اور گوالیر اور
اجمیر کا قلعہ بھی ہاتھ آگیا تھا *

مالوہ اب تک پٹھان بادشاہون کے صوبہ دار بازبہادر کے قبضے مین تھا + ۱۵۶۱ء
اکبر نے آدم خان کو کچھ فوج کے ساتھ اُدھر روانہ کیا * بازبہادر جب شکست کھاکے
بھاگا اُسکی عورت جسے لوگ پدمنی کہتے ہین آدم خان کے ہاتھ پڑگئی + اُسنے اُسے

جوانمردی مین بڑے بڑے جوانون کے کان کاٹتا تھا * بیرم خان † خانخانان جو ہمایون کا بڑا معتبر سردار تھا + سلطنت کا کام انجام دینے لگا اکبر نے اُسے خان بابا کا خطاب دیا *

بیرم اکبر کے ساتھہ پنجاب مین سکندر سور کو قابو مین لانے کی فکر کر رہا تھا + لیکن جب خبر سُنی کہ ہیمون ‡ بنیا محمد شاہ عدلی کا وزیر محمد سور کو مار کر اور آگرے دلی کو اپنے قبضے مین لاکر تیس ہزار فوج کے ساتھہ لاہور کی طرف بڑھا آتا ہی ترت پانی پت کے میدان مین لڑائی کے درمیان اُسے جیت کر قید کر لیا * بیرم نے چاہا کہ اکبر اپنی تلوار اُسکے خون سے لال کرے اور غازی کہلاوے لیکن اکبر دعوی مردمی کا رکھتا تھا + بولا کہ گھائل قیدی پر تو مین ہرگز ہاتھہ نہین اُٹھاؤنگا * تب بیرم نے غصے مین آکر ناچار اپنے ہاتھہ سے اُسکا سر کاٹ ڈالا + دلی آگرہ پھر اکبر کے قبضے مین آیا *

بیرم بڑے دبدے کا آدمی تھا یہ خالی اسکی ہمت اور مستعدی تھی + کہ سلطنت تیمور کے گھرانے مین رہی * لیکن اپنے آگے کسی دوسرے کو کچھہ چیز نہین سمجھتا تھا دشمن دربار مین بڑھگئے + جب باہر کے لڑائی جھگڑون کا ایسا خوف باقی نرہا بادشاہ کے کان بھرنے لگے * بادشاہ بھی اب جوان ہوتا چلا تھا + بالکل بیرم کے ہاتھہ مین رہنا پسند نہین کرتا تھا * اور بیرم نے شیخی مین آکر دو چار کام بھی ایسے کیے + کہ وہ بادشاہ کو بہت بُرے معلوم ہوئے * ندان اکبر شکار کے بہانے بیرم کے قابو سے نکل کر دلی چلا گیا اور ایک اشتہار جاری کیا + کہ اب سلطنت کا کام مین نے اپنے ہاتھہ مین لیا * سوائے میرے حکم کے کوئی کسی دوسرے کا حکم نہ مانے تب تو بیرم کی آنکھین کھلین نکلے چلے جانے کا ارادہ کیا لیکن گجرات کے پاس پہونچکر دل بدل گیا + کچھہ سپاہی جمع کر کے پنجاب پر چڑھہ دوڑا اور جب بادشاہی فوج نے اُسے شکست دی + تو اکبر سے اپنے قصور کی معافی چاہی * اکبر پیرون پر گر پڑا + اور رونے لگا * اکبر نے اُسے اپنے ہاتھہ سے اُٹھایا + اور داہنی طرف بٹھایا * اور کہا کہ چاہو کوئی صوبہ لو چاہو پہلے درجے کے سردار ہو کر دربار مین رہو + چاہو

سنہ ۱۵۶۰ء

† اصلی نام بیرام خان ہی ترکی مین بیرام عید کو کہتے ہین *

‡ ریواڑی کا رہنے والا ڈھوسر بنیا تھا *

سلیم شاہ سور *

شیر شاہ کے بعد نو برس تک اُسکے بیٹے سلیم شاہ نے جسکا اصلی نام جلال خان تھا بادشاہی کی اِسے بھی اِسکے باپ کی طرح نیک نام بتلاتے ہین + دلّی مین سلیم گڈھ اِسی کا بنایا اب تک موجود ہی ہمایون خاندان والے اُسے نورگڈھ کہتے ہین *

محمد شاہ عدلی

سنہ ۱۵۵۳ء سلیم شاہ کے مرنے پر اُسکا چھیرا بھائی مبارز خان اُسکے بیٹے کو جو کل بارہ برس کا تھا مار کر محمد شاہ عادل کے لقب سے تخت پر بیٹھا + یہ بڑا نادان اور بدکار تھا * سلطنت کا بالکل کام ہیمون نام ایک بنیے کو سپرد کر دیا تھا + خزانہ جلد ہی خالی ہوگیا سرداروں کی جاگیرین ضبط کرنے لگا * لوگ نہایت ناخوش اور بے دل ہوگئے + عدلی یعنی عادل کے بدلے اُسے اندھلی یعنی اندھا پکارنے لگے * ملک مین ہر طرف بلوہ ہوگیا + جہان جو تھا مالک بن بیٹھا * اُسی کے خاندان کے ایک آدمی ابراہیم سور نے دلّی آگرہ لے لیا + دوسرے آدمی سکندر سور نے پنجاب مین اپنے نام کا ڈنکا بجایا * محمد شاہ پورب کو چلا + لیکن پورب مین بھی تیسرے آدمی محمد سور نے بنگالا اپنے قبضے مین کر لیا *

ہمایون کی دوسری سلطنت

سنہ ۱۵۵۵ء ہمایون کو یہ موقع پھر ہندوستان مین آنے کا بہت اچھا ملا + پندرہ ہزار سوار لیکر سندھ ندی پار اُترا پہلے لاہور لیا اور پھر سرہند مین سکندر سور کو شکست دیکر دلی اگرے مین قبضہ کیا * لیکن موت نے اُسے زیادہ دن اِس دوبارہ ہندوستان کی سلطنت ملنے کا سُکھ نہ بھوگنے دیا + دلی لینے سے چھ ہی مہینے کے اندر پیر پھسلنے کے سبب سیڑھی سے گر کر اُنچاس ۴۹ برس کی عمر مین اِس دنیا سے کوچ کر گیا + *

ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر شاہ *

بادشاہ اکبر اُسوقت کُل تیرہ برس چار مہینے کا لڑکا تھا + لیکن ہوشیاری اور

* اصلی لقب اِس کا اِسلام شاہ تھا *

+ تاریخ وفات ہمایون ع ہمایون بادشاہ از بام اُفتاد ۹۶۳ھ *

* تاریخ جلوس اکبر ع جلوس خداوند عالم پناہ ۹۶۳ھ *

اُسکی آنکھہ مین نشتر لگائے گئے وہ کچھہ نہین بولا لیکن جب نمک ڈال کر نیبو نچوڑا گیا چلا اُٹھا اے خداوند کریم جو کچھہ مین نے گناہ کیے تھے پوری سزا پا چکا اب عاقبت مین مجھپر رحم کر کامران اندھا ہو کر مکے کو چلا گیا + اور ہمایون کابل قندھار کی بے کھٹکے حکومت کرنے لگا *

شیر شاہ سور

سنہ ۱۵۴۰ع ہمایون کے بھاگنے پر اِس ملک کا بادشاہ شیر شاہ ہوا + کامران کے کابل چلے جانے پر پنجاب بھی جا دبایا * اور جہیلم پار ایک پہاڑی پر رہتاس اُسی نام کا اور ویسا ہی مضبوط ایک قلعہ بنایا + کہ جیسا اُسکے جنم بھوم بہار مین تھا *

مالوہ فتح ہونے پر اِسنے راے سین کے قلعے والون کے ساتھہ بڑی بے ایمانی سنہ ۱۵۴۲ع کی اُنھین جان کی امان دیکر قلعے سے باہر نکالا + لیکن پھر مولویون سے فتوی لیکر سب کو کٹوا ڈالا * پھل اِس بے ایمانی کا شیر شاہ کو اِسی دنیا مین ملگیا + یعنی جب اِسنے کالنجر کا قلعہ گھیرا اور قلعہ والون کو جان کی امان کے وعدے پر قلعہ خالی کر دینے کا پیام بھیجا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ تو نے راے سین والون سے بھی تو ایسا ہی وعدہ کیا تھا اب تیری بات کا اعتبار نہین رہا * اور پھر بجھہ کر ایسا گولا مارنا شروع کیا کہ شیر شاہ کا میگزین اُڑ گیا + اور اُسکی آگ سے ایسا جھلسا سنہ ۱۵۴۵ع کہ اُسی دِن نہایت تکلیف کے ساتھہ دنیا سے سدھارا † *

شیر شاہ یہان کے اچھے اور عقلمند بادشاہون مین گِنا جاتا ہی زمانے مطابق ملک کا اِنتظام بھی خوب کیا تھا + اور بنگالے سے پنجاب تک اونچی سڑک بنوا کر منزل منزل پر سراے اور کوس کوس پر کُوا کھدوا دیا تھا * کہتے ہین کہ سراےون مین غریبون کو کھانا ملنے کا بھی بندوبست کیا گیا تھا ہندو کے لیے ہندو اور مسلمان کے لیے مسلمان نوکر مقرر تھے + اور سڑک پر دوطرفہ درخت بھی لگائے گئے تھے ‡ *

† تاریخ وفات شیر شاہ زآتش مرد ۹۵۲ھ ہجری *

‡ تاریخ شیر شاہی مین لکھا ہی کہ اُسکے باورچی خانے کا خرچ پانچ سو اشرفی روز تھا ہزارون سوار سپاہی کسان کنگالون کو سدا اُسکے باورچی خانے سے کھانے کو ملا کرتا تھا *

اسمین خزانہ تھا سب ایرانیون کے حوالے کیا * لیکن جب بہت سے ایرانی اپنے
ملک کو لوٹ گئے اور مراد مرزا بھی مرگیا ہمایون دھوکھا دیکر قلعے مین گھسا + اور
بہتیرے ایرانیون کو قتل کرکے باقی کو باہر نکال دیا وے بیچارے ایران چلے گئے
قندھار ہمایون کے قبضہ مین رہا * ابو الفضل† ہمایون کو اس دغابازی کی
بدنامی سے بچانے کے لیے لکھتا ہی کہ ایرانی قندھار مین ظلم کرتے تھے لیکن اُسکو
شرم نہین آتی کہ جب مدد کی قیمت مین قندھار ایرانیون کو دیدیا تھا + تو پھر اُنکے
ظلم اور انصاف سے ہمایون کو کیا مطلب تھا *

قندھار لینے کے بعد ہمایون نے کابل پر چڑھائی کی راستے مین ہندال بھی آملا +
کامران سندھ کی طرف بھاگا * ہمایون نے اکبر کو کہ اب دو ڈھائی برس کا ہوگیا
تھا چھاتی سے لگایا + لیکن جب ہمایون بدخشان سر کرنے کو گیا کامران نے پھر
کابل لے لیا کابل کے ساتھ اکبر بھی اُسکے ہاتھ آیا * جب ہمایون نے لوٹ کر کابل
۱۵۴۷ء گھیرا اور گولا چلانا شروع کیا + تو کہتے ہین کہ کامران نے اکبر کو بھالے سے باندھکر
قلعے کی دیوار پر کھڑا کردیا * لیکن کہاوت مشہور ہی کہ مارنے والے سے بچانے والا
زبردست ہی اکبر کو کچھ بھی آنچ نہ پہونچی کامران کو پھر بھاگنا پڑا + دوسرے سال
تھک کر ہمایون کے پاس چلا آیا * ہمایون نے اُسوقت بڑی ہمت دکھلائی +
۱۵۴۹ء مرزا عسکری کو بھی قید سے چھوڑ دیا چارون بھائیون نے ساتھ بیٹھکر نمک کھایا
اور اِس میل ملاپ کی بڑی خوشی منائی *

لیکن جب ہمایون بدخشان کی طرف گیا + کامران نے بگڑکر پھر کابل پر
قبضہ کیا اور اکبر تیسری دفعہ اُسکے ہاتھ پڑا * جب ہمایون لوٹا + کامران لڑائی
۱۵۵۳ء مین شکست کھاکر ہندوستان کی طرف بھاگا * پرگلدون‡ کے سردار نے
اُسکے ساتھ دغا کی پکڑکر ہمایون کے حوالے کردیا + دو دن تو ہمایون نے کامران
کی بڑی خاطرداری کی لیکن تیسرے دن اُسے اندھا کرنے کا حکم دیا * جہان تک

اوسکی

+ اکبر کا وزیر تھا *

‡ گکر وہی ہین جنھین سنسکرت مین کیکے کہتے ہین اور اب کشمیر کی عملداری مین
گکھا کے نام سے شامل ہین *

سب طرف پھیلے *

اُس وقت ہمایون پر جو آفت اور مصیبت تھی اسی ایک بات سے سمجھ لینی چاہیے کہ ہمایون نے اپنی بیگم حمیدہ کی سواری کے واسطے کسی عہدہ دار سے ایک گھوڑا جو اُسکے پاس خالی تھا منگنی لے لیا تھا لیکن جب اُس عہدہ دار کا گھوڑا تھکا تو اُسنے اُسی دم حمیدہ کو اُتروا دیا + اور اپنا گھوڑا لے لیا * ہمایون نے اپنا حمیدہ کو دیا + اور آپ پیدل ہوا * کچھ دور چل کر بونجھے کا اونٹ ملا + ناچار اُسی کے اوپر بیٹھ گیا *

۱۵۴۳ء ندان جب سندھ مین کسی بات کی کچھ امید نہ پائی اور دشمن وہان بھی ستانے لگے تین برس خراب خستہ ہوکر ہمایون نے ارادہ قندھار کا کیا + قندھار مین اُس وقت عسکری کامران کی طرف سے تھا * لیکن جب قندھار ۳۰ میل رہگیا ایک سوار نے دوڑکر خبر دی + کہ عسکری فوج لیکر گرفتار کرنے کے لیے آتا ہی ہمایون کو اکبر کے اُٹھانے کی بھی فرصت نہ ملی * حمیدہ کو لیکر گرم سیر اور سیستان ہوتا ہوا ایران کی علداری مین چلا گیا + تھوڑی ہی دیر بعد عسکری پہونچا لیکن ہمایون کو نہ پایا * تب دوستی کی باتین ظاہر کرنے لگا + اور اکبر کو بڑی محبت سے قندھار لے گیا * ایران کے تخت پر اُسوقت طہماسپ شاہ صفوی تھا ہمایون کی بڑی خاطر داری کی + اور ملاقات کے وقت سب باتمین برابر کی عزت دی * لیکن اپنا شیعہ مذہب قبول کرانے کو فائدہ نقصان اور بھلا بُرا سب کچھ دکھلایا + ہمایون کو یہ بہت بُرا لگا * پر علاج کچھ نہ تھا + منتخب التواریخ والا تو لکھتا ہی کہ ہمایون نے ظاہرا اُس مذہب کو قبول کر لیا تھا اور نماز بھی اُسی طور پر پڑھتا تھا * لیکن ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہین کہ وہ شیخ شفیع الدین کی جسے شاہ صفی بھی کہتے ہین درگاہ کی زیارت کو اردبیل بیشک گیا تھا + اور یہ کام پکے سنیون کے طریق سے البتہ برخلاف تھا *

۱۵۴۵ء ندان طہماسپ شاہ نے قندھار ملنے کے وعدے پر ۱۴ ہزار سوار اپنے لڑکے مراد مرزا کے ساتھہ ہمایون کی مدد کو دیے قندھار مین اُس وقت کامران کی طرف سے مرزا عسکری حاکم تھا + پانچ مہینے گھیرے رہنے کے بعد بے قابو ہوکر ہمایون کے پاس حاضر ہوگیا * ہمایون نے پہلے تو بڑی خاطر داری کی لیکن پھر کسی پرانے قصور کے بہانے سے اُسکے پاؤن مین بیڑی ڈال کر قید کر دیا + قلعہ قندھار کا اور جو کچھ

سکہ چلا دیا کہ اُسکا چرچا آج تک چلا جاتا ہی *

آگرے پہونچکر ہمایون نے پھر لڑائی کی تیاری کی + اس عرصے مین شیر شاہ بھی کنوج کے سامنے پہونچ گیا تھا ہمایون نے پار اُتر کر مقابلہ کیا لیکن پھر شکست کھائی * اِس بار ہاتھی گنگا مین ڈالا + کرارا اِس پار بہت اونچا تھا ہاتھی سمیت ہمایون کے ڈوبنے مین کچھ باقی نرہا تھا * پر دو سپاہیون نے اپنی پگڑی جوڑکر اُسکا ایک سرا کرارے پر سے ہمایون کی طرف پھینک دیا + اُسے تھام کر وہ کسی طرح اوپر چڑھ آیا * تھوڑی دور چلکر ہندال اور عسکری اُسکے دونون بھائی بھی کچھ بچی ہوئی فوج لیکر شامل ہوگئے + ڈر زمینداروں کے ہاتھ سے لُٹجانے کا تھا بڑی مشکل سے آگرے پہونچے آگرے مین بھی اب ٹھہرنا مصلحت نہ جانا جھٹ پٹ گھر بار کے لوگون کو لے کے لاہور مین کامران کے پاس چلدیے * کامران نے بھائیون کے لیے شیر شاہ سے بیر بسانا مناسب نہ سمجھا + ہمایون نے جب کامران کا رُخ اپنی طرف نہ پایا مُنہ سندھ کی طرف کیا * سندھ مین بھی ہمایون سے کچھ نہ بن پڑا + خالی حیران پریشان اِدھر اُدھر گھومتا رہا * جو اُپاؤ ملک لینے کا کیا + بے فائدہ ہُوا * سندھ مین ہمایون نے بڑی بڑی مصیبت اور سختیان اُٹھائین + ریگستان مین پانی بنا پیاس کے مارے اُسکے ساتھیون مین سے بہتیرون نے جان دی * کیا قدرت برحق ہی

۱۵۴۲ء اُس قادر مطلق کی کہ اسی آفت اور تکلیف مین ۱۴- اکتوبر کو اکبر سے بادشاہ کا جنم ہوا + کہ جس سے بڑھکر اور نیک تو آج تک کوئی مسلمان ہندوستان کے تخت پر نہین بیٹھا *

کہتے ہین کہ ہمایون ہندوستان مین آنے سے پہلے ایک دن اپنی سوتیلی ماں یعنی ہندال کی ماں کے محل مین کھانے کو گیا تھا + وہان ہندال کے اُستاد ایک سید کی کنواری لڑکی حمیدہ ایسی خوبصورت دیکھی کہ رہا نہ جا سکا اُسی دم اُسکے ساتھہ نکاح کر لیا * اب جس دن امرکوٹ سے کوچ ہوا اُسی کے دوسرے دن وہ اکبر جنمے ہمایون کے پاس اُسوقت سوائے ایک مُشک نافہ کے اور کچھہ بھی دینے کو موجود نہ تھا + اُسی کو کاٹ کر چکی چکی مُشک بیٹا ہونے کی خوشی مین یہ کہکر سب کے بانٹا * کہ جیسا یہ مُشک خوشبو دے + اُسی طرح اکبر کی تعریف اور نیکنامی بھی

اور اُسکے ملک مین دخل کرتا کھنبھات تک چلا گیا تھا لیکن جب خبر شیر خان کی سُنی گجرات چھوڑ کر مُنہ پورب کیطرف پھیرا * کہتے ہین کہ گجرات مین چنپانیر کا قلعہ بڑا طرح ایک کھڑے پہاڑ پر بنا ہی ہمایون تین سو چنے ہوے سپاہیون کو لیکر رات کیوقت لوہے کی میخون پر جو پہاڑ مین گاڑ دی تھین پیر رکھتا ہوا اوپر پہونچ گیا + اور دشمنون سے اُسے خالی کروالیا * خزانہ بہادر شاہ کا صرف ایک ہی آدمی کو معلوم تھا + اُسنے بتلا نہین انکار کیا * لوگون نے چاہا کہ اوسپر سختی کرین - اور تکلیف دین * لیکن ہمایون نے یہ بات پسند نکی + اور صلاح دی * کہ اسی راضی کرو + اور خوب شراب پلاؤ * جب وہ نشہ مین آیا + تو اُسید م جہان خزانہ گڑا تھا بتلا دیا *

سنہ ۱۵۳۵ع

ندان چنار تک تو ہمایون اپنی عملداری مین چلا آیا + لیکن چنار کا قلعہ لینے مین کئی مہینے کا عرصہ لگا * شیر خان نے اس وقت مقابلہ مناسب نسمجھا + اپنی بال بچون کو خزانے سمیت رہتاس † + کے قلعے مین بھیجکر قابو کا منتظر رہا * ہمایون کو بنگالیکا دارالسلطنت گوڑ تک چلا جانا سہل ہوا + لیکن جب برسات آئی ندی نالے سب بھر گئے ہمایون کے لشکر مین بیماری پھیلی بہتیرے آدمی بے اطلاع اور بے پروانگی نوکری چھوڑ چھوڑ کر آگرے کو جانے لگے شیر خان شیر کی طرح ماندون سے نکلا اور بہار بنارس چنار لیتا ہوا جونپور جا گھیرا * ہمایون کو فکر آگرے پہونچنے کی پڑی کسر سے اِدھر آکر شیر خان سے جو آپ شیر شاہ بن گیا تھا شکست کھائی * ہمایون نے گھوڑا گنگا مین ڈالا + گھوڑا پار پہونچنے سے پہلے تھک کر ڈوب گیا * ہمایون بھی ڈوبنے ہی پر تھا + لیکن نظام نام ایک سقہ یعنی بہشتی مشک پر سوار اُسکے پاس پہونچ گیا * اسیلیے جان بچ گئی + فوج بالکل غارت ہوئی * عماد السعادت مین یون لکھا ہے + کہ اس سقے نے اپنی خدمت کے انعام مین آدھے دن کی سلطنت مانگی اور جب ہمایون نے اُسکی خواہش پوری کی اُسنے آدھے ہی دن مین چمڑا لیکا

سنہ ۱۵۳۹ع

† شیر خان نے یہ قلعہ بڑی حکمت سے لیا دھانکر راجا ہر کرشن سے کہلا بھیجا کہ مین مہم پر جاتا ہون اپنے بال بچے اور خزانہ تمہارے پاس بھیج دیتا ہون راجا نہایت خوش ہوا شیر خان نے پانچسو چنے ہوی جوان تو ڈولیون عورتون کی جگہ بٹھلا کر اور پانچسو جوانون کو سر پر روپے اشرفی کے نام سے پیسون کی توڑی رکھکر روانہ کیا اور آپ اپنی فوج سمیت گھاتین رہا جب اُنھون نے قلعے مین پہنچکر دروازون پر قبضہ کیا شیر خان نے جا کر قلعہ لے لیا راجا گڑھ کی راہ بھاگا *

تھا + اچھا کیا یہ تو کوئی عجیب بزرگ ہوگذرا * سزا کڑی دیتا تھا + پر بے سبب کبھی کسیکو نہین ستاتا تھا * اپنا سارا حال اپنے ہاتھ سے ایک ترکی کتاب مین لکھ گیا ہی + لائق دیکھنے کے ہی * وہ لکھتا ہے کہ ایسا سکھ جینے عمر بھر نہین پایا + جیسا کچھ دن سمرقند چھوڑنے پر ملا * کہ جب مجھکو فکر اور تردد مین ڈالنے کے لیے کوئی بھی سلطنت میرے پاس نتھی پیٹ بھر کر جینے انھین دنو نمین کھایا + اور گہری نیند کا بھی مزا جینے انھین دنو نمین پایا * دکھ اور سکھ طبیعت پر موقوف ہی یہ اُسکی طبیعت تھی کہ جن حالتو نمین آدمی کو جان کی فکر پڑتی ہی وہ اپنی کتا بمین جنگل اور پہاڑ کے پھل پھولو نکا حال اور جو خوشیان اُسے اُنکے دیکھنے سے حاصل ہوتی تھین لکھتا ہے یہ اُسی کا کام تھا کہ بادشاہ ہونے پر بھی لڑکپن کے یار دوست اور سنگی ساتھیون کی یاد مین گھڑیون رویا کرتا + بیماری سے تھوڑے ہی دن پہلے کالپی سے اگرے ۱۶۰ میل دو دن مین گھوڑے پر چلا گیا اور گنگا جمنا تو تیر کر کئی بار پار اُترا *

ہمایون

ہمایون تخت پر بیٹھا + اُسکا ایک بھائی کامران پہلے سے کابل ۔ قندھار کا ناظم تھا باقی ہندال اور مرزا عسکری ان دو بھائیونکو ہمایون نے سنبھل اور میوات کا ناظم بنایا * ہمایون مین کوئی ایسا عیب نتھا کہ ہم اُسکو کسی بات کا الزام دین آخر بابر کا بیٹا تھا + لیکن وہ ایسے تھوڑے دنکے حاصل کیے ہوے ملک کو دشمنون سے بچانے اور جھٹ پٹ جوڑ توڑ لگاکر اور قابو نکال کر انتظام کرنیکے واسطے نہ تھا * آرام اور اطمینان کے ساتھہ سلطنت بخوبی کر سکتا + اسی لیے جب دشمنون نے سر اُٹھایا اُنکے دبانمین اِسنے ایسی بموقع دیر کی اور اُنھین فرصت دی کہ وہی زور پکڑ گئے سب سے زبردست اِسکا دشمن شیر خان تھا * اُسکا باپ حسن خان پٹھان سہسرام مین ۵۰۰ گھوڑون کا جاگیردار تھا + لیکن سلطنتون کے پھیہ پھیار مین یہ شیر خان ایسا بڑھا کہ بہار اور بنگالہ دبا کر اُسنے ہمایون کے مقابلہ کا سامان کیا * جب ہمایون تخت پر بیٹھا چنار کا قلعہ شیر خان کے قبضہ مین تھا + ہمایون پہلے تو کالنجر اور جونپور مین دشمنون سے لڑتا بھڑتا گجرات کے بادشاہ بہادر شاہ کو شکست دیتا

بڑھا اور فتح پور سیکری کے برابر بادشاہی ہراول کو شکست دیکر پیچھے ہٹایا بابر کے ساتھیون کا دل سُست پڑ گیا * اور اسی عرصے مین کابل سے ایک نامی نجومی نے آکر یہ مشہور کر دیا کہ منگل سامنے ہی بابر کے فوج کی بربادی یقینی ہے * بابر منگل سے تو نڈرا + لیکن اپنی فوج کے بیدل ہونے سے بہت ہراسان ہوا * منّت مانی کہ اگر سانگا پر فتح پاؤن + پھر کبھی شراب نہ پیون اور داڑھی بڑھنے دون * بلکہ شراب پینے کے سونے چاندی کے پیالے اُسیوقت محتاجونکو بانٹ دیے اور اپنے سپاہیونسے کہا کہ یا رو بیعزتی کے ساتھ بیٹھہ دکھلانیسے تو رنمین سامنے ہوکر مرنا بہتر ہی یہسنتے قرآنکی قسم کھائی کہ مرجائینگے پر بیٹھہ نہ دکھلائینگے ندان بابر نے فتح پائی سانگا مشکل سے اپنی جان لیکر بھاگا + جب وہ نجومی بابر کو فتح کی مبارکباد دینے آیا دوسرا کوئی ہوتا ضرور قتل کرتا ہم بھی اُسکا مُنہ کالا کیے بغیر ہرگز نہ چھوڑتے لیکن بابر نے اُسے لعنت ملامت کے ساتھ بہت سا دھن دیکر خالی اتنا کہدیا کہ جا ابتو میرے ملک سے نکل جا *

سنہ ۱۵۲۸ع دوسرے سال بابر میدنی راے چندیری والے پر چڑھا + جب بابر کے سپاہی قلعے مین پہونچے قلعے والون نے جوہر کیا * پہلے اپنی عورتونکو مار ڈالا + پھر آپ سبکے سب کوئی بابر کے آدمیون سے جوجھکے اور کوئی آپسمین ایک دوسریکے ہاتھ سے کٹ مرے اپنی عزت اور دھرم کو بچایا * اسی سال بابر نے افغانون سے اودھ اور بہار لیا + اور رنتھنبھو کا قلعہ بھی اُسکے ہاتھ آگیا *

سنہ ۱۵۳۰ع بابر پچاس برس کی عمر مین آگرے کے درمیان دنیا سے سدھارا + + اُسکے مرنیکا سبب یون بتلاتے ہین کہ جب ہمایون بہت بیمار ہوا اور حکیمون نے جواب دیا بابر نے ہمایون کے پلنگ کے تین پھیرے دیکر یہ دعا مانگی کہ یا خدا تو اُسکی جان بخش اور اسکے بدلے مجھے لے اور اس دعا کا دونون کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ہمایون تو اُسیدم ہی اچھا ہونے لگا اور بابر بیمار پڑا * اُسکی قبر اُسکے کہنے کے مطابق کابل مین ایک بہت سندر سوہاونی جگہہ مین بنی ہی + وہان بھی اُس سے بڑھکر بہتر کوئی دوسری لائق سیر کے نہین ہی * بابر بیشک ایشیا کے اچھے بادشاہون

+ تاریخ وفات بابر بہشت روزی باد سنہ ۹۳۷ ہجری

ملی + لیکن ہم جانتے ہین کہ ابراہیم کے پاس ایک لاکھ سوار پیادے اور ایک ہزار ہاتھی کے بدلے اگر آدھی کمپنی بھی انفلڈر فل والے گورونکی ہوتی بابر کے بارہ ہزار تیر اندازون کے بھگانیکو کافی تھی *

ظہیر الدین محمد بابر

بابر تیمور سے چھٹی پشت مین ہوا مان اس کی چنگیز خانکی بیٹی چغتائی خان کے خاندانمین محمود خان مغل کی بہن تھی + بابر کی نوجوانی بڑی لڑائی جھگڑون مین کٹی * اور اُسنے زمانے کے بڑے ہی اونچ نیچ اور پھیر پھار دیکھے کبھی تو سمرقند اور بخارے کا بادشاہ ہوتا تھا + کبھی پانی پینے کو ایک لوٹا بھی پاس نرہتا * باپ اسے بارہ ۱۲ ہی برس کا چھوڑ کر مر گیا تھا ایک دفعہ مصیبت کی حالتمین اسنے ارادہ کیا کہ فقیر ہو کر چین کو چلا جاوے + لیکن خدا کو تو یہ منظور تھا کہ اُسی کا پوتا ہندوستان کا بڑے سے بڑا اور اچھے سے اچھا بادشاہ ہوئے اور انگریزون کے پہونچنے تک اُسی کے گھرانیمین یہانکی سلطنت رہے * ندان بائیس برس کی عمر مین سمرقند کی بادشاہی سے نا اُمید ہو کر بابر ہمالے اس پار کابل مین چلا آیا + کابل اُسکے بھائی بھتیجون کے پاس تھا لیکن اُندنون بیدخل سا ہو رہا تھا بابر کو وہان کی سلطنت حاصل کرنیمین کچھ ایسی دقت نہ پڑی بائیس برس کابل کی بادشاہی کر کے تب ہندوستانکی طرف قدم بڑھایا * دلّی آگرہ ہاتھ آنے پر بابر نے خوب دل کھول کر دھن دولت بانٹا + اپنے بیٹے ہمایون کو دو اُوپر ایک سورتی کا ایک ایسا ہیرا دیا کہ ویسا اُسوقت ساری دنیا مین دوسرا نتھا اور کابل کی ملک بھر مین مرد عورت بچے غلام لونڈی سمیت سبکو ایک ایک شاہرخی روپیہ جو قریب اٹھنی کے برابر ہوتا ہے بھیجا *

تھوڑے ہی دن بعد شاہزادہ ہمایون کچھ فوج لیکر نکلا + اور بیانا دھولپور گوالیر وغیرہ سب ملک جونپور سمیت بابر کے تابع کر لیا * چتوڑ یعنی میواڑ کا راج اُسوقت اپنی پوری اوج پر تھا + سانگا رانا گدی پر تھا * اجمیر سے لیکر بھلسہ چندیری تک اُسیکا ڈنکا بجتا تھا + جیپور جودھپور وغیرہ سب جگہ کے راجاؤنکا وہ سرتاج اور پیشوا گنا جاتا تھا * بڑی بھیڑ بھاڑ لیکر بابر کے مقابلے کو آیا + جب بیانے سے آگے

ابراہیم لودی

سکندر کے پیچھے اُسکا بیٹا ابراہیم لودی تخت پر بیٹھا + لیکن اسمین اپنے باپ کی سی گُن نتھے جلد ہی اپنے شکّی مزاج اور گھمنڈ سے سارے بھائی برادر اور سردارون کو ناراض کر دیا ملک مین ہر طرف بکھیڑا اُٹھنے لگا * صوبہ دار سرکش ہو گئے + بادشاہ سے مقابلہ کرنے لگے * پنجاب کے صوبہ دار دولتخان † لودی نے اپنی مدد کے لیے کابل سی بابر کو بلایا + بابر نے آتے ہی پہلے تو لاہور پھونکا اور پھر دیبال پور والون کو قتل کرتا ہوا سرہند کے سامنے آن پہونچا * اس عرصے مین دولتخان بگڑ کر پہاڑون کیطرف بھاگ گیا + اسی خیال سے بابر بھی کابل کو لوٹ گیا * لیکن جلد ہی بابر نے پھر اپنے گھوڑیکی باگ ہندوستان کی طرف موڑی لاہور سے پہاڑون مین دولتخان کو سر کرتا ہوا روپڑ کی راہ جب پانی پت مین پہونچا + تو وہان ابراہیم لودی کو ایک لاکھ سوار پیادے اور ہزار ہاتھی کی ساتھ مقابلے پر مستعد پایا * بابر کے ساتھ کل بارہ ہزار آدمیون کی جمعیت تھی لیکن فتح شکست تو خدا کے ہاتھ ہی ابراہیم ۲۱ - اپریل کو پندرہ سولہ ہزار آدمیون کے ساتھ لڑائی مین مارا گیا + ‡ اور دلّی آگرہ بابر کے ہاتھ لگا *

سنہ ۱۵۲۴ع

سنہ ۱۵۲۶ع

بابر لکھتا ہے کہ اُس روز صبح سے تیسرے پہر تک لڑائی ہوتی رہی + اس عرصے مین کئی بار اُسکے توپخانے سے باڑھ دغی * واہ ابتو انگریزی گولنداز ایک منٹ مین پانچ فیر کرتے ہین + گولے کیا اُولے برساتے ہین * بابر کو فتح اُسکے تیر اندازون کی سبب سے

جاتا تھا تمام رات دیوان خاص مین بیٹھکر سلطنت کا کام کرتا تھا سترہ اہلکار ہمیشہ حاضر رہتے تھے آدھی رات ڈھلنے پر کھانا مانگتا تھا اہل کار ہاتھ دھو کر سامنے بیٹھ جاتی تھے وہ دنگل پر رہتا تھا اور کھانا ایک بڑی سی کرسی پر چنا جاتا تھا اون سترہ اہلکارون کے آگے بھی رکھا جاتا تھا لیکن وہ کھاتی نتھے اُٹھا کر گھر لیجاتی تھے سالار مسعود غازی کے جھنڈے کا میلہ اور مقبرون مین عورتونکا جانا موقوف کر دیا تھا جو لوگ باقیداری کی علت مین قید ہوتی تھے عید پر سب کو چھوڑ دیتا تھا جب کسی کی لیے کچھ مقرر ہو جاتا تھا پھر کبھی اُسمین کچھ فرق نہین پڑنے پاتا تھا شیخ عبد الغنی جونپور سے گرمیون مین آیا تھا اسلیے کھانیکے ساتھ چھ گھڑی شربت اُسکے پاس بھیجا گیا پھر جب وہ جاڑون مین آیا تب بھی چھ گھڑی شربت اُسے پہونچتا رہا امیرونکے سب لڑکون کو حکم تھا کہ کچھ کسب سیکھین اور کارخانے جاری کرین *

† کہتے ہین کہ یہ دولتخان لودی اُسی دولتخان لودی کی اولاد مین تھا جو محمود تغلق کے مرنے پر کچھ دنون دلّی کا بادشاہ بن بیٹھا تھا *

‡ نو سے اُوپر تھا بتّیسا - پانی پت مین بھارت دیسا - اٹھوان رجب بارسک وارا - بابر جیت براہیم ہارا -

پندرہ مہینے تک دولتخان لودی نے ڈنکا سلطنت کا اپنے نام سے بجایا لیکن خضر خان سید پنجاب کے حاکم نے اِسے نکال باہر کیا + اور کام سلطنت کا تیمور کے نام سے اپنے ہاتھ مین لیا * سلطنت کا ہیکو تھی + خالی نام کو دلّی رہ گئی تھی * چار پشت تک سیدون نے حکومت کی + چوتھی پشت مین یعنی سید علاء الدین کیوقت مین دلّی کی عملداری کل چھہ کوس کہ گھیر ہمین آرہی *

بہلول خان لودی اُسوقت پنجاب کا مالک بن بیٹھا تھا سیّد علاء الدین نے
سنہ ۸۵۰ھ دلّی اُسکے حوالے کردی + اور آپ بدایون کی راہ لی *

بہلول لودی

بہلول کے تخت پر بیٹھنے سے پنجاب پھر دلّی کے شامل ہوگیا + اور چھبیس برس کی لڑائی مین بہلول نے جونپور بھی فتح کیا * جب بہلول مرا + تو دلّی کی حد
سنہ ۸۹۴ھ ہمارے سے لیکر بنارس تک پہونچ گئی تھی بلکہ جمنا پار بُندیلکھنڈ بھی اِسیکے تابع تھا *

سکندر لودی

اصلی نام اسکا نظام خان تھا + ایک سُنارن سے پیدا ہوا تھا * اِسنے اپنے باپ بہلول کی سلطنت اور بھی بڑھائی بہار فتح کیا ملک کا کسیقدر بندوبست باندھا + عالم فاضلونکی قدر کی لیکن ہندوون پر بڑا ظلم روا رکھا * اِنکی تیرتھ جاترا سب اپنی عملداری بھر مین بند کردین + جو شہر قلعہ ہاتھ لگا مندر مورت اُسمین کی بالکل توڑ ڈالین * ایک برہمن نے اتنا ہی کہا تھا کہ ہندو مسلمان دونون کا مت یعنی مذہب سچا ہی اسی پر اُسکی جان لی + متھرا مین ہندوونکی حجامت تک بند کردی * تو بھی یہ بادشاہ دلّی کے اچھے بادشاہون مین گنا جاتا ہے کبیر اسیکے وقت مین ہوا اور فرنگیون کا پہلا جہاز یہان اسیکے زمانہ مین آیا + اٹھائیس برس سلطنت کرکے دنیا سے سدھارا *†

† تاریخ وفات سکندر لودی تاری شد سنہ ۹۱۰ ہجری *

تاریخ داؤدی مین لکھا ہے کہ سکندر لودی عصر کی نماز کے بعد مُلّا لوگون کے جلسے مین جاتا تھا اور پھر قرآن پڑھتا تھا اور تب مغرب کی نماز مسجد مین پڑھکر وظیفے کے بعد گھنٹے بھر کے لیے حرم سرا مین

ناصر الدین محمود تغلق

بادشاہ لڑکا تھا + گجرات مالوہ کھاندیس بالکل دلّی کے تحت سے نکل گیا تھا* جونپور وزیر دبا کر جداہی بادشاہ بن بیٹھا تھا + ملک مین ہر طرف بکھیڑا پڑ گیا تھا* آپسمین ایک دوسرے سے لڑتا تھا + دربار مین بھی ایکا نہتھا* کہ اسی عرصی مین سمرقند کے بادشاہ امیر تیمور نے جسے تمرلنگ اور صاحب قران اور گورکان † بھی کہتے ہین اور جو اُسی خاندان مین تھا جسمین چنگیز خان ہوا تاتاریونکی فوج لیکر ہندوستان پر چڑھائی کی کابل سے بنّو ہوتا ہوا بیڑون کے پل پر سندھ پار اُترا + اور پھر تلمبا بھٹنیر اور سمانے کو لُوٹتا پھونکتا قتل کرتا دلّی کے سامنے آن پہونچا* راستے سے جن بیچارون کو پکڑتا لاتا تھا یہان اس بیرحم سنگدل نے پندرہ برس تک کے لڑکون کو غلامی کے لیے بچاکر ایک لاکھ آدمیونکا گلا کٹوایا* محمود گجرات کی طرف بھاگا + دلّی مین تیمور کے نام کا خطبہ پڑھا گیا* سنہ ۱۳۹۸ع

تیمور تو اس فتح کی خوشیان مناتا تھا اور بڑا بھاری جشن کر رہا تھا + اور اُسکی فوج کو لوٹ مار سے کام تھا* شہرمین آگ لگادی تھی شہر والے قتل ہوتے تھے + مردون کے ڈھیر سے اکثر گلیون کے راستے بند ہو گئے تھے* جب لوٹنے کو کچھ باقی نرہا اور اُسکی فوج بھی گھاس کیطرح آدمیون کی گردن کاٹتے کاٹتے تھک گئی اور لونڈی غلام بنانیکو لوگونکی بہو بیٹیان اور لڑکے بھی خواہش سے زیادہ ہاتھ آگئے تیمور لنگ پندرہ دن دلّی مین رہ کر میرٹھ قتل کرتا ہوا اور ہردوار اور جمنوتا ہو جدھر سے آیا تھا اُسیطرف کو چلا گیا + ہندوستانمین اپنے پیچھے کال اور مری اور ہر ایک بات کی بے بندوبستی چھوڑ گیا* ہماری سمجھ مین تو چنگیز خان اور تیمور لنگ اِن دونون جلّادکا نام دنیا کا دشمن رکھنا چاہیے + بلکہ انکو ہو بہو قہر خدا کہنا چاہیے تیمور کے جانیکے پیچھے تھوڑے دنون تو دلّی اُجاڑسی پڑی رہی آخر محمود گجرات آیا + اور پھر کچھ دن نام کی بادشاہی کرکے اِس جہان سے سدھارا* محمود کی مرنی پر سنہ ۱۴۱۲ع

† گورگان شخصے کہ بنسبش بسلاطین رسد ونسبت دامادی ہم داشتہ باشد تاریخ ولادت تیمور — مولد تیمور سنہ ۷۳۶ ہجری تاریخ وفات تیمور — تیمور خان ششصد ہجری المعروف تواریخون مین تیمور کو ترک لکھا ہے اُسکے دادا کا پردادا چنگیز خان کے بیٹے چغتائی خان کا امیر الامرا تھا*

وزیر نے چاہا تھا کہ اُسکا جی بڑے بیٹے ناصر الدین محمد کی طرف سے کھٹّا کردے لیکن
سنہ ۱۳۸۵ع بیٹے نے چالاکی کی کسی ڈھب سے محلون مین جاکر اپنے باپ کے پیرون پر سر رکھدیا
باپ نے وزیر کو اُسکے حوالے کیا اور سلطنت کا کام بھی سب اوسیکو سونپ دیا * لیکن
ناصر الدین کو سلطنت کی عقل نتھی دو برس بھی نہین گذرنے پائے کہ اوسکے دو بھائیون نے
مل کر بکھیڑا کیا + ناصر الدین سرمور کے پہاڑون کی طرف بھاگا * اس عرصے مین فیروز
سنہ ۱۳۸۸ع تغلق نوّے برس کا ہوکر دنیا سے سدھارا + † جن لوگون نے بکھیڑا کیا تھا اُنھین
لوگون نے اُسکے پوتے غیاث الدین تغلق کو تخت پر بٹھایا *

فیروز شاہ تغلق دلّی کے بہت نیک نام بادشاہون مین تھا کہتے ہین کہ اُسنے
۵۰ بند ھ بندھائے ایک سو پچاس پُل طیار کرائے + چالیس مسجد اور سو سرائے
بنوائین اور تیس مدرسے اور سو شفاخانے یعنے اسپتال مقرر کیے * سوائے اسکے
اُسنے یہ بھی ایک بڑا کام کیا + کہ جمنا کی نہر کرنال ہوکر ہانسی حصار کو لایا * اوسکے پانی
سے لاکھون بیگھے زمین سیچتی ہے + اور ہزارون آدمی کی روٹی چلتی ہے *

غیاث الدین تغلق دوسرا

سنہ ۱۳۸۹ع غیاث الدین کی اُنھین لوگون سے تکرار ہوئی جنھون نے اُسے تخت پر بٹھایا
تھا + اور آخر پانچ ہی مہینے بعد اُن کے ہاتھ سے مارا گیا *

ابو بکر تغلق

سنہ ۱۳۹۰ع یہ بھی فیروز شاہ کا پوتا تھا + سال بھر بھی بادشاہی نہ کرنے پایا کہ ناصر الدین نے
پہاڑون سے نکل کر اسے قید کرلیا اور تخت پر آپ بیٹھا * لیکن انتظام ملک کا
کچھ نہ بن پڑا + اِسکے مرنے پر اسکا بڑا بیٹا ہمایون تغلق سکندر شاہ کے لقب سے
سنہ ۱۳۹۴ع بادشاہ ہوا * پر پینتالیس دن کے بعد جب وہ بھی مرگیا + تو اوسکے چھوٹے بیٹے
محمود تغلق نے تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھا *

---

† تاریخ وفات فیروز تغلق وفات فیروز سنہ ۷۹۰ ہجری *

ناصر الدین

ہزار ستونکا محل بنایا * علم اسے اچھا تھا اور حوصلے والا بھی بڑا تھا شراب نہین پیتا + اور شرع یعنے اپنے دھرم شاستر کو بہت مانتا * شروع سلطنت مین انتظام بھی ملک کا اچھا ہوگیا تھا + دکھن وغیرہ دور دور کے صوبون کو بھی اسنے زیر کر لیا تھا * لیکن پھر ایسے پاگل پنکے کام کیے + کہ لوگ اسے جھکّی اور باولا سمجھنے لگے * پہلے تو اسنے ایران پر چڑھائی کرنیکا منصوبہ باندھا اور تین لاکھ ستر ہزار سوارونکا لشکر اکٹھا کیا + لیکن جب خرچ بڑھنے سے خزانہ خالی ہوگیا تو ایک لاکھ سوارونکو نیپال کے پہاڑونکی راہ چین لینے کے لیے روانہ کیا * تانبے کا روپیہ چلایا + اور رعیت پر محصول بے ٹھکانے بڑھایا * نتیجہ یہ نکلا + کہ لاکھ سوارونمین سے ایک بھی اُن ہمالیکے جنگل پہاڑون مین جیتا نہ بچا * بیوپار بیوہار بالکل بند ہوگیا رعیت پھر گئی صوبے اکثر ہاتھ سے نکل گئے + کھیت بنجر پڑے لوگ مرے اور کال سے مرنے لگے * محمد نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ رعیت کا شکار کرین + شیر کے لیے جسطرح ہنکوا ہوتا ہی چاروں طرف سے گھیر گھیر کر مارین اور سرونکی کاٹ کاٹ کر قلعے کے کنگرون سے لٹکانے کے لیے بھیج دین * آپ بھی رعیت کے شکارمین شریک تھا اور ہزارون ہی آدمیونکا سر کٹوایا + لیکن سب سے بڑھکر پاگل پنکا کام جو اوسنے کیا وہ یہ تھا کہ دلی اُجاڑ کر دیوگڈھ کو دولت آباد کے نام سے اپنا دارالسلطنت بنانا چاہا * کیا آفت گذری ہوگی دلّی والون کے دل پر جب اس پاگل بادشاہ نے حکم دیا کہ جو آدمی حکم سنتے ہی دلی چھوڑ کر دولت آباد نچلا جائیگا + بال بچون سمیت قتل کیا جائیگا * ندان دولت آباد تو نہ بسا + لیکن دلّی کا شہر البتہ ویران ہوگیا * ۲۷ - برس کی بادشاہی کے بعد ٹھٹھے کے پاس بیمار پڑکر مرا † اور یہان والون کا اُسکے ظلم سے گلا چھوٹا * سنہ ۱۳۵۱ع

فیروز تغلق

محمد تغلق کے بعد فیروز تغلق اُسکا چچیرا بھائی تخت پر بیٹھا + سندھ گجرات اور بنگالے پر چڑھائیان کین پر اُن سے ایسا کچھ فائدہ ہاتھ نہ لگا * بڑھاپے مین

† مرتے وقت اُسنے یہ شعر کہے تھے — بسیار دیں جہان چمیدیم * بسیار نعیم و ناز دیدیم * سپہان بلند برنشستیم * ترکان گران بہا خریدیم * کردیم بسے نشاط آخر * چون قامتِ ماہ نو خمیدیم *

ندان وہ ایسا بدنام ہوا + کہ آخر ہندو کی ایک چھوکری خسرو خان † کے ہاتھ سے
جسے اُسنے غلام سے وزیر بنایا تھا مارا ہی گیا * خسرو نے علاءالدین کی اولاد مین سے
سنہ ۱۳۲۱ کسیکو بھی باقی نچھوڑا + علاءالدین کی بیگم کو حرم بنایا اور تاج سلطنت کا اپنے
سر پر رکھا * چار مہینے تک دلّی مین سکّہ خطبہ اس ہندو کے نام کا جاری رہا +
اور زبدۃ التواریخ کے مطابق ہندؤن نے مسلمانیان رکھکر اور قرآن کی چوکی
اور بیڑھی بناکر مسجدون مین اپنی مورتونکا پوجن کیا * لیکن پنجاب کے صوبہ دار
غازی خان تغلق نے جلد ہی آکر اُسکا کام تمام کیا + اور خلجیون کے خاندان مین
کوئی لائق آدمی نرہنے کے سبب خلعت کی خواہش بموجب وہ آپ ہی
تخت پر بیٹھا *

غیاث الدین تغلق

غازی خان نے اپنا نام غیاث الدین رکھا + یہ غیاث الدین بلبن کے غلام کا
بیٹا تھا * ملک کا اچھا بندوبست کیا + دکھن مین بدر فتح ہوا * ورنگول کا راجا قید
ہوکر دلّی آیا + دلّی مین تغلق آباد کا قلعہ اسی غیاث الدین نے بنایا * بنگالے
کی طرف بادشاہ خود گیا + وہان اپنے کیقباد کا باپ قدرخان صوبہ دار تھا پھر موقع
پر بہت لیکر وہان کے راجا کو پکڑ لایا * بادشاہ کے بڑے بیٹے فخرالدین جونانے
جسکا خطاب الغ خان تھا دلّی سے نکل کر باپ سے ملنے اور جشن کرنیکے لیے
تین روز مین ایک کاٹھ کا مکان بنایا + لیکن عین جشن مین وہ مکان گر پڑا اور
سنہ ۱۳۲۵ع بادشاہ پانچ آدمیونکے ساتھ دبکر مرگیا * ‡ الغ خان اُسوقت موجود نہ تھا +
اسلیے لوگ اُس پر یہہ بھی شبہہ کرتے ہین کہ باپ کے مارنے ہی کے واسطے
یہ مکان بنایا تھا *

محمد تغلق

الغ خان محمد تغلق کے نام سے تخت پر بیٹھا انعام اکرام مین خوب روپیہ لٹایا +

† اصل نام اس ہندو بچیکا کسی تواریخ مین نہین ملتا ہی لیکن کام قوی پر واری لکھا ہی
اسکے مامون کا نام رنڈھول تھا *

‡ تاریخ وفات غیاث الدین تغلق خلیفہ سنہ ۷۲۵ ہجری *

جب مغلون نے اگر دلی کا شہر گھیر لیا تھا + تین لاکھ سوار اور ستائیس سو ہاتھی لیکر اُنکے مقابلے کو نکلا تھا * ستر ہزار اسکے یہان شاگرد پیشے تھے + اُنمین سات ہزار معمار بیلدار اور گل کار نوکر تھے * بڑی سے بڑی عمارت دو ہفتے مین تیار کرا سکتا تھا + اُسکی طرح ٹھیکے مین کم مضبوط کام نہین بنواتا تھا * وہ اپنے تئین دوسرا سکندر بتلاتا تھا بلکہ یہ لقب سکے مین بھی کھدوا دیا تھا * بیشک یہ بادشاہ بڑا زبردست ہوگذرا نظام الدین احمد اپنی کتاب طبقات اکبری مین لکھتا ہی کہ اسنے تمام وقف اور انعام اور ملک کی گانون ضبط کر لیے تھے + اور لوگ یہانتک محتاج ہوگئے تھے کہ پیٹ بھر روٹی نہین پاتے تھے * تو بھی مقدور کیا تھا کہ کسیطرح کی شکایت زبان پر لا سکتے + اتنے جاسوس مقرر تھے کہ شکایت کرنیکی تہمت مین پکڑے جانیکی دہشت سے لوگ آپسمین بات چیت بھی بہت کم کرتے تھے *

سنہ ۱۶ ۶۱۳ ندان اس نے بیس برس سے اوپر بادشاہی کی + آخری وقت مین ملک کے درمیان کچھ کچھ ہل چل پڑ گئی * رام دیو کے داماد ہرپال نے دکھن سے بادشاہی عمل اُٹھا دیا + اور گجرات مین بھی بلوہ ہوگیا *

قطب الدین مبارکشاہ

ملک کافور کو جسے علاء الدین نے خوجے اور غلام سے پہلے درجہ کا امیر بنا دیا تھا اُسکے مرنے پر اب حوصلہ تخت و تاج لینے کا ہوا + علاء الدین کے دو بڑے لڑکونکی تو آنکھین نکلوا لین لیکن تیسرے مبارک خان کی جب جان لینی چاہی بادشاہی سپاہیون نے کافور ہی کو مار ڈالا *

سنہ ۱۷ ۶۱۲ مبارک نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کو جو نرا بچہ تھا اور نام کے لیے ملک کافور کے کہنے سے تخت پر آ بیٹھا تھا اندھا کر دیا + گجرات مین فوج بھیجی دکھن جاکر ہرپال کو قید کر لایا اور جیتے ہوئے کی کھال کھچوا کر بھس بھروا دیا * جب ملک مین دبدبہ جما + بادشاہ بالکل عیش مین ڈوب گیا * رات دن نشے مین چور رہتا + زنانی پوشاک پہن کر امیرونکے گھر ناچنے کو جاتا * جن عیبون کو آدمی چھپاتا ہی وہ اُنکو خوب ظاہر کرنیکی کوشش کرتا + کسبیونکو ابلوا کر دربار مین اپنے بڑے بڑے امیرونکے برابر بٹھلاتا کبھی کبھی ننگا مادرزاد باہر نکل آتا *

سنہ ۱۳۱۰ء لکھا ہے † وہ اس بادشاہ کے وقت مین ہزار روپیہ سال تنخواہ پاتا تھا + سنہ ۱۳۱۰ء مین پھر دکھن کو فوج بھیجی گئی کرناٹک کے راجا بلالدیو کو قید کر لیا * اُسکا دارالسلطنت دوار سمدر شری رنگ پٹن سے سو میل گوشۂ شمال و مغرب مین ابتک اُجاڑ پڑا ہے
سنہ ۱۳۱۱ء بادشاہی فوج پہونچی + اور وہان بھی مسجد بنادی * سنہ ۱۳۱۱ء مین بادشاہ نے مسلمان مغلونکو جو نوکر ہوگئے تھے یک قلم موقوف کر دیا + اور جب اُنھون نے دنگا کیا تو بالکل پندرہ ہزار کو قتل کر کے اُنکے بال بچون کو لونڈی غلام بنا کے بیچ ڈالا *

علاء الدین کو پڑھنا لکھنا کچھ نہین آتا تھا + بادشاہ ہونیکے بعد پڑھنا سیکھنا شروع کیا پر تو بھی گھمنڈی اتنا کہ اپنے تئین ساری دنیا سے بڑھکر پڑھا لکھا اور عقلمند سمجھتا تھا * مقدور کیا کہ کوئی اُسکی بات اُدھر اسکے کبھی نیا مذہب چلانا چاہتا کبھی ساری دنیا کو اپنے تحت مین لانیکا منصوبہ باندھتا + بنا اُسکی پروا نگی نہ کوئی سردار اپنے بیٹا بیٹی کا بیاہ کر سکتا نہ دس پانچ بھائی بند یا دوست آشنا و نکوا اپنے گھر بلا سکتا * مالگذاری بڑھائی گئی + زمین کی پیداوار مین آدھون آدھ بٹائی ہونے لگی کوتے اور بلاہر کے لیے بھی ایک کوڑی نچھوڑی * مقرر تعداد سے زیادہ زمین گامی بیل بکری رکھنے کی مناہی تھی + جب بادشاہ نے فوج کی تنخواہ گھٹانی چاہی سپاہیون کے خاطر خبس سستی کر دی * سب چیز کا نرخ سرکار سے مقرر ہوگیا + جو مال ایک روپیہ کو بکتا تھا وہ اب آٹھ ہی آنیکا باقی رہا * اس بادشاہ کی فوج مین پونے پانچ لاکھ سوار گنے جاتے تھے + گھوڑے داغے ہوتے سرکار سے اور تنخواہ مین دو سو چونتیس ۲۳۴ روپے سال پاتے تھے *

† امیر خسرو لکھتے ہین کہ علاء الدین کے بعد ملک کافور نے خضر خان کو اندھا کر کے گوالیر کے قلعے مین قید کیا تھا دیو لدیبی اُسکے ساتھ تھی مبارک شاہ نے جب خضر خان کو قتل کے لیے جلاد بھیجے لپٹ گئی ہاتھ کٹا چہرہ گھائل ہوا پر اپنے خاوند کو نہ چھوڑا اُسکے ساتھ قتل ہوئی *

‡ تواریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اُسوقت دلی مین اُنکے حساب سے ایک روپے کا دو من گیہون بکتا تھا اور پونے چار من جو ساڑھے سات سیر کی مصری تھی اور تیس سیر کا گھی روپے کی چالیس گھٹیا گزی ملتی تھی اور دو سو روپے سے پانچ روپے تک غلام اور لونڈی *

جواب دیا کہ تجھے مار کر یہ میر محمد ہمیر کے بیٹے کو بادشاہ بناویگا بادشاہ نے غصے مین آکر
اُسے ہاتھی کے پیرون سے لپسوا ڈالا *

سنہ ۱۳۰۳ء تین برس بعد چیتور کا مشہور قلعہ فتح ہوا + راجا رتن سین † مارا گیا * اُسکی پدمنی
رانی جسکا نام پدماوتی تھا اپنی سب سکھی سہیلیون کے ساتھ چتا پر بیٹھکر جل گئی ‡
اسی رانی کی روپ کی بڑائی سننے پر بادشاہ نے دھوکھا دیکر راجا کو قید کرلیا تھا اور
حکم دیدیا کہ جبتک رانی نہ منگا دی رہائی نہ پاوے رانی نے چالاکی کی کہلا بھیجا
کہ مین آتی ہون میری سکھی سہیلی اور باندیون کے لیے ڈولیان بھیجو اور پھر سات سو
ڈولیون مین اس ڈھب ہتھیار بند سپاہی چھپالائی کہ آپ بھی سلامت نکل گئی اور
اپنے راجا کو بھی بندی خانے سے نکال لیگئی * اوسوقت تو بادشاہ سے کچھ نہ بن پڑا
لاگ کی آگ سے اپنی ہی چھاتی جلاتا رہا * لیکن فتح پانے پر جب قلعے کے اندر گیا + اور چاہا کہ اُس سے
اپنا جی ٹھنڈا کرے اُسکے بدلے وہان اوسکا مکان اُسکی چتا کے دھوئین سے بھرا ہوا پایا † *

سنہ ۱۳۰۶ء دیوگڈھ کے راجا رام دیو نے معمولی نذرانہ بھیجنے مین کچھ عذر کیا تھا اسلیئے
دکھن کو فوج بھیجی گئی راجا نے مقابلے کی طاقت نہ دیکھی دلّی مین آکر حاضر ہوا +
اور بہت سا نذرانہ دیکر بادشاہ کو راضی کرلیا * لیکن فوج جب دیوگڈھ کو جاتی تھی
اوسکے افسر نے گجرات کے بھاگے ہوئے راجا کی رانی کملادیبی کو پکڑ کے بادشاہ کے
حضور مین بھیجدیا + یہ رانی ایسی خوبصورت تھی کہ بادشاہ نے اُسی دم اُسے اپنی
بیگم بنالیا * ان نے یہ عرض کی کہ جہان پناہ میری لڑکی مجھسے بھی بڑھکر خوبصورت
ہی وہ بھی راجا سے منگالی جاوے لڑکی اُسکی دیولدیبی اُنھین دنون مین دیوگڈھ کے
راجا کے لڑکے سے بیاہی گئی تھی + وداع ہوکر باپ کے یہان سے دیوگڈھ جاتی تھی *
بادشاہ کا حکم ہوتے ہی راستے سے پکڑی آئی + بادشاہ نے اپنی لڑکی خضر خان کو
دیدی امیر خسرو نے اپنی ایک کتاب مین اسی دیولدیبی اور خضر خان کا حال

---

† ٹاڈ صاحب اس راجا کا نام بھیم لکھتے ہین *

‡ اسکا حال ملک محمد جایسی نے شیر شاہ کے زمانیمین اپنی کتاب پدماوت مین کہانی کے طور پر دوہرے
چوپائیون مین بہت اچھا لکھا ہے جہان ستی ہوئی لکھتا ہے

* لاگے کنٹھ آگ دے ہوری	چھار بھئی جرانگ نہ موری *

اُسکے بھتیجے علاء الدین نے آٹھ ہزار سوارون کے ساتھ دکھن مین دیوگڈھ† کے راجا رام دیو کو جا گھیرا + اور بہت سا ‡ سونا چاندی اور جواہرات لیکر تب اُسکا پنڈ چھوڑا* یہ مسلمانون کی دکھن مین پہلی چڑھائی تھی علاء الدین نے یہ بڑا بھاری گناہ کا کام کیا + کہ سلطنت کے لالچ سے اپنی آنکھونکے سامنے اپنے بوڑھے چچا کو دھوکھا دیکر مروا ڈالا*

سنہ ۱۲۹۵ء

علاء الدین خلجی

سنہ ۱۲۹۶ء

اسنے تخت پر بیٹھتے ہی پہلے تو جلال الدین کے دو لڑکونکو قتل کیا + پھر جب گجرات فتح کرکے اپنی سلطنت مین ملایا تو فوج سے لوٹ کا مال مانگا فوج نے بلوہ کیا* بہت آدمی مارے گئے + جو بھاگے بادشاہ نے اُنکے بال بچے اور گھر کے لوگ کٹوا ڈالے* اُنکی عورتونکو خراب کرنیکے لیے نوکرون کے حوالے کیا + اُنکے دودھ پیتے بچون کو اُنکی ماؤن اور بہنون کے سر پر ٹپکوا ٹپکوا کر بھُرتا کر ڈالا* علاء الدین کیوقت مین مغلون نے اس ملک پر کئی بار چڑھائی کی + اور بڑی مار سے ہوی مچائی* لیکن شکست ہمیشہ کھاتے رہے + جو گرفتار ہوے ہاتھیون کے پیرون سے پسوائے گئے یا اُنکے گلون پر چھری چلوا دیے* ایک دفع نو ہزار مغل اسیطرح مارے گئے + اُنکے بچے اور عورتونکی بھی جان نہین بخشتے تھے* سال بھر کے محاصرہ مین رنتھنبھور کا قلعہ فتح ہوا ہمیر وہانکار اجا بڑی بہادری سے لڑا + اُسکے مارے جانے پر سارا رنواس بیعزتی کے ڈر سے آگ مین جل مرا* باقی جتنے آدمی اوس قلعے مین رہے + کیا مرد کیا عورت اور کیا بچے سب کے سب قتل کیے گئے* کہتے ہین کوئی باغی میر محمد شاہ ہمیر کی پناہ مین چلا گیا تھا جب بادشاہ نے طلب کیا ہمیر نے کہلا بھیجا کہ چاہے سورج پچھم مین کیون نہ نکلے اور چاہے سُمیر دھرتی سے کیون نہ ملجائے مین اپنے پناہ گیر کو ہرگز تمھارے حوالے نکرونگا + جبتک دم ہی اُسے بچاؤنگا* اسی پر بادشاہ نے خفا ہوکر چڑھائی کی قلعہ فتح ہونے پر بادشاہ نے دیکھا کہ میر محمد سیلابی گھائل پڑا ہی پوچھا کہ اگر علاج کرا کے چنگا کرین ہمارے ساتھ کیا سلوک کریگا +

† جسے دولت آباد کہتے ہین*

‡ تواریخ فرشتہ مین لکھا ہی کہ ہزار من چاندی چھ سو من سونا سات سو من موتی اور دو من ہیرا پنا اور مانک لیا*

شاہزادہ مارا گیا امیر خسرو دشمنون کی قید مین پڑ گیا لیکن پھر چھوٹ آیا * ندان غیاث الدین بلبن
آسی برس کی عمر مین اس دار ناپائدار سے کوچ کر گیا + اور جب اُسکے بیٹے † قراخان نے سنہ ۶۸۶ ۶۱۲
سلطنت سے انکار کیا وزیرون نے اُسکے پوتے کیقباد کو تخت پر بٹھایا *

معز الدین کیقباد

اسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی یک بارگی عیش مین ڈوب گیا + پہلے اپنے چچیرے بھائی
کیخسرو کو قتل کیا اور پھر اور بھی بہت سے امیرون کا سر کٹوایا * مسجد اور مندرون مین
بھی واہیات اور تماشینی ہونے لگی + ساری دلّی بھانڈ بھگتے ڈھاری کتھک کسبی بھٹیارے
اسی قسم کے آدمیون سے بھر گئی * جب اسکا باپ قراخان بنگالے کا صوبہ دار سمجھانے
اور نیک نصیحت دینے کو آیا + یہ اوس سے لڑنیکے ارادے پر فوج لیکر نکلا * اور پھر جب وہ
اسکے دربار مین حاضر ہوا + یہ بیحد کیطرح تخت پر بیٹھا رہا اور اپنے باپ کو تین تین بار زمین چومنے
اور آداب بجالانے دیکھکر ذرا بھی نہ ہلا * آخر جب چوبدار پکارا دو قراخان نگاہ روبرو
جہان پناہ سلامت ،، قراخان سے نہ رہا گیا + ڈاڑھ مار کر رونے لگا * تب تو کیقباد کے
دلپر غیرت نے اثر کیا + تخت سے اُتر کر باپ کے قدمون پر گر پڑا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر
بٹھایا * قراخان نے سمجھانے اور نصیحت کرنے کا فائدہ نہ دیکھکر اُلٹے پاؤن اپنے
صوبے کا راستہ لیا + اور بیٹے کو اُسکی قسمت کے حوالے کیا * ‡ کیقباد تھوڑے ہی
دنون مین اپنے سردارونکے ہاتھ سے مارا گیا + بیمار تو تھا ہی ایک کمبل مین لپیٹ کر
لات اور لاٹھیون سے بھرتا کر ڈالا * جب دم نکلگیا کھڑکی راہ جمنا مین پھینک دیا +
اور اوسکی جگہ سمانے کا نائب ناظم جلال الدین فیروز خلجی تخت پر بیٹھا * ندان غوری بادشاہ کے
غلامونکی سلطنت کیقباد تک رہی + جلال الدین سے خلجیون کے گھر انیمین آئی *

جلال الدین فیروز خلجی

خلجی افغانستان کی سرحد پر پہاڑیون کی ایک قوم ہے جلال الدین فیروز جب
تخت پر بیٹھا ستر برس کا تھا + مزاج اوسکا سادہ اور رحم دل پرلے سری کا * سنہ ۱۲۹۰ء مین سنہ ۶۹۰ ۶۱۲

† اصلی نام اسکا بغراخان ہی بغرا ترکی مین شیر کو کہتے ہین (غ) (ق) سے بدل جاتا ہی بقراسہوا اختصار کے
لیے قراخان پکارنے لگے *

‡ امیر خسرو نے اسی ملاقات کے حال مین قران السعدین لکھی ہی *

غیاث الدین بلبن

کام تو بادشاہی کا یہ ناصر الدین محمود ہی کے وقت سے کرتا تھا + لیکن اب اسکے مرنے پر پورا بادشاہ ہوگیا * سنہ ۱۲۶۶ع مین میواتیون نے سر اُٹھایا + پر جیسا کیا ویسا ہی پھل پایا * کچھہ کم زیادہ ایک لاکھہ آدمی اُنکے مارے گئے سنہ ۱۲۷۹ع مین بنگالے کا صوبہ دار تغرل بگڑا اور دعوی بادشاہی کا کیا + لیکن جلد ہی اُسکا سر کاٹا گیا * دلّی اس زمانہ مین بڑی رونق پر تھی سوائے اُن بادشاہ اور بادشاہزادون کے جو مغلون کے ڈر سے اپنے ملک چھوڑ چھوڑ کر پہلے سے یہان آبسے تھے اور پچیس سے کم نہتے پندرہ اس بادشاہ کے وقت مین آئے + یہ سبکی خاطرداری اور پرورش کرتا اور وہ سب خوشی سے اِسکے تخت کے گرد ہاتھہ باندہ کر کھڑے ہوتے * شہر مین ہر ایک کے ملک کے نام سے محلے بس گئے تھے + اور سمرقندی - کاشغری ختائی - رومی - غوری - خوارزمی وغیرہ پکارے جاتے تھے * یہ بادشاہ اپنا دبدبہ جمانے اور شان شوکت دکھلانے مین جیسی کوشش کرتا + ویسی ہی عدل انصاف مین مستعدی رکھتا * اودہ کے صوبہ دار ہیبت خان نے شراب کے نشے مین کسی غریب کو مار ڈالا تھا اُسکی عورت نے نالش کی بادشاہ نے ہیبت خان کو پانچ سو کوڑے لگوا کر اُس عورت کے حوالے کیا اور کہہ دیا کہ آجتک ہمارا غلام تھا اب تیرا ہوا ہیبت خان جی نے بڑی سفارشون سے بیس ہزار روپے دیکر اُس عورت کی غلامی سے آزادی پائی * کہتے ہین کہ جیسے وہ بادشاہ ہوا شراب پینا بالکل چھوڑ دیا + نماز اور روزہ اختیار کیا * ماتم پرسی کے لیے اپنے امیرونکے گھر جاتا + جمعہ کے دن مسجد سے لوٹتے وقت عالم فاضلونکے مکان پر اُنسے ملاقات کرتا * اس دھوم سے سواری نکلتی تھی کہ پانچ سو آدمی ننگی تلوار لیکر اردلی مین چلتے تو بھی راستے مین جہان دیکھتا کہ وعظ کی مجلس ہے اُتر کر سُنتا اور اکثر رونے لگجاتا + بیوضو کبھی نہ رہتا ٹوپی موزے اور ٹوپی کبھی کسی خدمتگار نے بھی اُسے ندیکھا پر نماز بہت سخت دیتا اور سلطنت کی پائداری کے لیے ناحق بھی بہتونکی جان لیڈالتا * آخری وقت مین اس بادشاہ کو پنجاب کی طرف لڑائی مین مغلونکے ہاتھہ سے اپنے بڑے بیٹے محمد کے مارے جانیکا بڑا رنج ہوا + امیر خسرو مشہور شاعر اسی شاہزادے محمد کے پاس رہتا تھا جب

۱۲۷۹ع

شاہزادہ

معز الدین بہرام

لیکن دو برس دو مہینے سلطنت کر کے وہ بھی بلوائیونکی قید مین جان سے گیا + اُسنے بالکل اختیار اپنے مہتر فراش کو دے رکھا تھا اور اوسیکی صلاح پر چلتا تھا اسی سبب بلوا ہوا اور علاء الدین مسعود جو رکن الدین کے لڑکونمین سے تھا تخت پر بیٹھا * سنہ ۱۲۴۱ع

علاء الدین مسعود

کچھ اوپر چار ہی برس کا عرصہ گذرا ہوگا + علاء الدین مسعود بھی مارا گیا * اسکے وقت مین مغلون نے تبت کی راہ بنگالے پر چڑھائی کی + پر شکست کھائی *

ناصر الدین محمود

یہ شمس الدین التمش کا بیٹا تھا + جب بادشاہ ہوا سلطنت کا بالکل کام اپنے بھنوئی وزیر غیاث الدین بلبن کے بھروسے پر چھوڑ دیا اپنا شوق خالی کتاب سے رکھا * نام کو بادشاہ تھا + پر سچ پوچھو تو درویشی کرتا تھا * کتاب نقل کر کے اپنا پیٹ بھرتا + اپنی بیگم سے کھانا پکواتا لونڈی یا مزدورنی ایک بھی اُسکے پاس نہ رہنے دیتا * جو کچھ تنخواہ محتاجون کے کھانے مین آتا ہی وہی آپ بھی کھاتا + نکاح ایک ہی کیا تھا دوسری کا کبھی خیال بھی جیمین نہ لاتا * وزیر بہت ہوشیار تھا + شمس الدین التمش کا غلام اور داماد تھا * پہلے بادشاہون کی غفلت سے جو خرابیان اور بے انتظامیان ملکمین پڑ گئی تھین اُنکے دور کرنیکی کوشش کرتا + اُدھر غزنین فتح کی اِدھر کالنجر تک دبدبہ جمایا * نرور کا قلعہ لیا + چندیری کو بھی جا دبایا * سنہ ۱۲۵۸ع مین جب سنہ ۱۲۵۸ع چنگیز خان کے پوتے ہلاکو کا ایلچی آیا + تو دو ہزار ہاتھیون کے ساتھ پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادے لیکر دلّی کے باہر اُسکا استقبال کیا * سنہ ۱۲۶۶ع مین سنہ ۱۲۶۶ع اس نیک بادشاہ نے اس دنیا سے کوچ کیا + اسکی نیکی یہانتک بیان کرتے ہین کہ کسی دن ایک کتاب جو اپنے ہاتھ سے نقل کی تھی اپنے کسی امیر کو دکھلا رہا تھا اُس امیر نے کئی جگھہ غلطی بتلائی بادشاہ نے درست کر دیا * لیکن جب وہ امیر چلا گیا + تو پھر ویسا ہی بنا دیا جیسا پہلے تھا * لوگون نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ مجھکو پیشتر سے معلوم تھا کہ کتاب غلط نہین تھی + لیکن ایک خیر خواہ صلاح دینے والیکا دل دُکھانے سے یہ محنت اپنے اوپر لینی مین نے بہت مناسب سمجھی *

چنگیز خان اور اُسکے ساتھہ کے مغل مسلمان نہ تھے + بلکہ ایک طرح کی بودھ تھے وے مورتون کو پوجتے تھے اور بید اور قرآن دونون کو ایک سا سمجھتے تھے *

شمس الدین التمش نے اپنا دبدبہ سارے ہندوستان پر جمایا سندھ اور بنگالہ بھی بخوبی فتح کر لیا + رنتھنبھور جسے رنت بھنور بھی کہتے ہین اور مانڈو کے مشہور قلعون کو سر کیا * اُجین مین مہاکال کا سوگزا و نچا نامی مندر توڑا + اور گوالیار کو دوبارا اپنے قبضے مین لایا * بغداد کے خلیفہ نے اُسے بادشاہی کا خلعت بھیجا + اور وہ اونچا شہ قطب مینار بھی دلّی مین اسی بادشاہ نے بنوایا * غرض ۱۲۳۶ء مین شمس الدین التمش اس دنیا کو سدھارا + اور رکن الدین اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا *

رکن الدین فیروز شاہ

اسے راتدن بھانڈ اور کسبیون سے کام تھا + نشہ اور تماش بینی یہی شغل آٹھون جام تھا * سلطنت ماکے بھروسے چھوڑ دی تھی + خزانہ بالکل واہیات مین لٹاتا تھا ماں بھی اُسکی بڑی ظالم تھی * سات ہی مہینے مین تخت سے اوتارا گیا + اور اوسکی جگہ لوگون نے اُسکی بہن رضیہ کو بٹھایا *

رضیہ بیگم

سنہ ۱۲۳۶ء

یہ بیگم بڑی ہوشیار تھی + اگرچہ بہت پڑھی لکھی نہ تھی تو بھی قرآن اچھی طرح پڑھ لیتی تھی * نت بادشاہون کی طرح قبا اور تاج پہنکر تخت پر دربار کرتی تھی + نقاب منھہ پر کبھی نہین ڈالتی تھی اور بڑے عدل انصاف کے ساتھہ لوگون کی نالش فریاد سنتی تھی * پر ایک ہی چوک اُس سے ایسی بنی + کہ جس سے آخر اُس کی جان گئی * اُسکے اصطبل کا داروغہ ایک حبشی غلام تھا + وہی اُسکو اغلبین ہاتھہ دیکر گھوڑے پر سوار کراتا تھا * اُسپر ایسی مہربان ہوئی کہ اُسے امیر الامرا کا خطاب دیا + اس سبب سب کا دل اُس سے پھر گیا اور بڑا دنگا بکھیڑا ہوا * نتیجہ اسکا یہ نکلا + کہ حبشی اور بیگم دونون ماری گئے اور ملک اُسکے بھائی معز الدین بہرام کے ہاتھہ آیا * سنہ ۱۲۳۶ء

+ رضیہ مردانی پوشاک مین بھاگی تھی راستے مین سو گئی کسی کسان نے اوسکی پوشاک کے تلے زری اور موتی ٹکی انگیا دیکھہ لی جانا کہ عورت ہے مار کر کپڑے اوتار لیے لاش زمین مین گاڑ دی *

شمس الدین التمش †

قطب الدین ایبک نے اسے ایک ہزار روپے پر مول لیا تھا + جس دن اسنے آرام شاہ سے سخت چھینا یہ بہار کا صوبیدار تھا * اسی عرصے مین چنگیز خان مغلون کا سردار بے شمار فوجین لیکر تاتار سے باہر نکلا تھا + اور سندھ پار کے دیسونمین قیامت کا سا ہنگامہ مچا رکھا تھا * کہتے ہین کہ ملکون کی تباہی ایسی آجتک کبھی کسی نے نہین کی + جیسی اس مغل کے ہاتھ سے ملک کو منظور ہوئی * جہان جاتا تھا سوائے کاٹنے مارنے ڈھاہنے جلانے لوٹنے ڈبانے کے اور کچھ بھی اُسے کام نہ تھا * گویا اس ساری دنیا کو اُس نے بے آدمی کر ڈالنا بچارا تھا * جب خوارزم کا بادشاہ جلال الدین جان بچانیکے لیے گھوڑا تیرا کر سندھ اس پار بھاگ آیا تو مغلونکی کچھ فوج اسکا پیچھا کرتی ہوئی ملتان اور سندھ کے علاقے تک پہونچی تھی + پر شمس الدین التمش نہایت عقلمند تھا جو نہین جلال الدین نے اس ملک مین کچھ دن ٹھہرنے کا ارادہ ظاہر کیا ترت اُسے کہلا بھیجا کہ یہان کی آب وہوا آپکے مزاج مبارک کے موافق نہ آویگی * جلال الدین سمجھ گیا + سندھ سے ایران کی طرف چلتا ہوا * اس لیے مغلون کی فوج بھی لوٹ گئی * پر نمونہ اپنے ظلم کا اُتنے ہی مین دکھلاتی گئی * یعنے دس ہزار ہندو جو غلام بنانے کے واسطے پکڑ لیے تھے + جب لشکر مین رسد کی کمی ہوئی تلوارون سے کاٹ ڈالی * بیچارے ان بیگناہون مین سے چھوڑا ایک کو بھی نہین

† رسالہ ترکی والا التمش کو بمعنے فوج لکھا ہی جو میان ہراول و سردار ہوا اور تواریخون مین اسکا یہ نام پڑنیکا باعث یون لکھا ہی کہ وہ بروز خسوف متولد ہوا بہرکیف قاضی منہاج السراج جرجانی کے اشعار ذیل سے میم مکسور اور شد و معلوم ہوتا ہی گر تشدید جائز نہ رکھین (ت) کے کسرہ کو بڑھا کر خواہ (ت) کو (ی) کے ساتھ ملا کر پڑھنا پڑیگا + +

آن خداوندے کہ حاتم بذل و رستم کوشش است	ناصر دنیا و دین محمود بن التمش است
زفر ناصر الدین شاہ محمود ابن التمش	ملک نزدش دعا خواندہ فلک پیشش زمین گشتہ

اور اس تاریخ کے شعر سے ساکن

بجوشش صدی و سہ ار سال ہجری	گذشت و بست روز از ماہ شعبان
بشد سلطان شمس الدین التمش	بسوے جنت الماوا خرامان

* امیر خسرو اپنی تاریخ علائی مین چنگیز خان کو سب جگہ ملعون لکھتا ہی *

سنہ ۶۰۶ھ

سنہ ۶۰۶ھ مین ایک دن جب اُسکا ڈیرہ ہوا کے واسطے مین سندھ ندی کے کنارے پر پڑا تھا† آدھی رات کیوقت کئی ایک بدمعاش جنکے رشتہ دار اُسکی لڑائیون مین مارے گئے تھے دریا مین تیر کر ڈیرے کے اندر گھس آئے اور تلوارون سے اُسکا قیما کر ڈالا* † خزانہ اسکے پاس بہت تھا† تواریخ فرشتہ کے بموجب پانچ من تو اُسمین نزاہیرا تھا* غزنین مین تخت پر اسکا بھتیجا محمود غوری بیٹھا† لیکن ہندوستان پر قطب الدین ایبک کا قبضہ رہا* مالوہ اور اُسکے آس پاس کے ضلعون کے سوائے بالکل دخل مین آگیا تھا† سندھ اور بنگالہ بھی فتح ہوا جاتا تھا* گجرات کی دارالسلطنت انہل واڑی پر مسلمانون کا جھنڈا پھراتا تھا† اور جو راجا رہ گئے تھے اُنھون نے خراج دینا قبول کر لیا تھا* محمود غوری نے تخت پر بیٹھتے ہی قطب الدین ایبک کو بادشاہی کا خلعت اور خطاب بھجوا دیا† اور پھر تب سے یہی قطب الدین ایبک ہندوستان کا بادشاہ کہلایا*

قطب الدین ایبک‡

قطب الدین ایبک کو بچپن مین کسی دولتمند نے نیشاپور کے درمیان غلامی مین مول لیا تھا اور اوسی نے اُسے فارسی عربی پڑھایا† اوسکے مرنے پر وہ ایک سوداگر کے ہاتھ بکا اور اوس سوداگر نے اوسے شہاب الدین محمد غوری کو نذر کیا* شہاب الدین کی اُسپر ایسی مہربانی ہوئی کہ ہوتے ہوتے وہ ہندوستان کا بادشاہ ہوگیا† کیا قدرت ہے خالق برحق اور قادر مطلق کی کہ جسنے لڑکپن مین نیشاپور کے سوداگر دن کی غلامی کی وہ بڑھاپے مین ہندوستان کے تخت پر مرا۶۱ اور اس دیس مین مسلمانون کے راج کی جڑ جمانیوالا ہوا*

آرام شاہ

چوگان کھیلتے گھوڑے سے گر کر قطب الدین ایبک کے مرنے پر اُس کا بیٹا آرام شاہ برس بھر بھی تخت پر نہ بیٹھنے پایا تھا† کہ اُس کے بہنوئی شمس الدین التمش نے تاج بادشاہی کا اپنے سر پر رکھا*

† تاریخ وفات شہاب الدین محمد غوری صاحب السریر سنہ ۶۰۶ ہجری*

‡ ایبک ترکی ہین اُسے کہتے ہین جسکے ہاتھ کی چھوٹی انگلی ٹوٹی ہو*

۶۱ تاریخ وفات قطب الدین ایبک سلطنت پناہ سنہ ۶۰۷ ہجری*

کھٹکا تھا + تو بھی گھمنڈ کے نشے مین چور تھا اپنے زور کے آگے دشمن کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا تھا * تین ہزار ہاتھی اور تین لاکھ سوارون کا لشکر اکٹھا کر لیا تھا + پیدلونکا کچھ شمار نہ تھا * ڈیڑھ سو سے اوپر اسکے لشکر مین راجا گنے جاتے تھے شہاب الدین جیسے دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہی بڑی خبرداری سے لڑتا تھا + لڑائی کیوقت دھوکھا دینے کے لیے یک بارگی اپنے لشکر کی باگ پیچھے موڑ دی ہندؤن نے سمجھا کہ مسلمانون کے پانون اکھڑے بیٹھ دکھا کر بھاگے جاتے ہین آگا پیچھا کچھ نہ بچارا جدھر جس کا جی چاہا دشمن کا پیچھا کرنیکو قدم اٹھایا * شہاب الدین نے جب دیکھا کہ ہندو بکھر گئے بارہ ہزار چنے ہوے زرہ پوش سوارون کے ساتھ جھٹ آراجا کو دھر دبایا + بہتیرے سور اور ساونت اُس جگہ کام آئے جیتو کا راجا سری بڑی بہادری کے ساتھ مارا گیا * پرتھی راجکو شہاب الدین نے جیتا پکڑ لیا + اور پھر اُسکے گلے پر چھرا چلوایا * اسی ہی فتح اور شکست بالکل اُس مالک کے ہاتھ ہی اجمیر مین اسنے ہزارون کو قتل کیا + اور ہزارونکو لونڈی غلام بنایا * اور تب پرتھی راج کے کسی رشتے دار کو بھاری خراج دینے کے قرار پر وہانکا راج دیکر اور اپنے غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستان مین چھوڑ کر آپ غزنین کو لوٹ گیا + قطب الدین نے دلی اور کویل پر اپنا قبضہ کیا *

سنہ ۱۱۹۴ع پھوٹ کا یہی پھل ہی کہ دونون برباد ہون پس کنوج کا راجہ جی چندر اٹھور بھی کب بچنے پاتا تھا + دوسرے سال شہاب الدین نے اُسپر چڑھائی کی اور اُناویکے اثر اُسے شکست دیکر بنارس تک اپنے قبضے مین کر لیا گویا بنگالے کا دروازہ مسلمانون کے لیے کھول دیا جی چندر اِس لڑائیمین قطب الدین کے تیر سے مرا * اُسکے گھر بار کے لوگ انتربید چھوڑ کر مارواڑ کو چلے گئے + کہتے ہین کہ شہاب الدین نے بنارس مین کم سے کم ایک ہزار مندر توڑوائے *

سنہ ۱۱۹۵ع سنہ ۱۱۹۵ع مین شہاب الدین پھر ہندوستان مین آیا اور رنیانا لیکر گوالیر کا محاصرہ کیا + لیکن اسی عرصے مین کسی ضرورت کے سبب اُسے اپنے ملک کیطرف لوٹ جانا پڑا

† پرتھی راج کا سب حال اُسکے بھاٹ چند کبیشور نے پرتھی راج راسے مین بہت اچھی طرح لکھا ہی *

پر پھر آپسمین جو تکرار پڑگئی تو وہ یہانتک بڑھی + کہ بہرام نے اپنے داماد کی جان ہی لیلی
اور اوسکے بھائی سیف الدین کی بھی بُری نوبت کی * منھ کالا کرکے بیل پر شہر مین گھمایا
اور پھر سر کٹوا کے ایران کے بادشاہ کے پاس بھیج دیا * انھین اپنے دونون بھائیونکا
بدلا لینے کو علاء الدین غوری نے جسے تواریخ والون نے جہان سوز خطاب دیا ہی غزنین پر
چڑھائی کی سات دنکی لوٹ مار مین شہر کو تو پھونک پھانک کر بالکل نیست نابود
کر دیا اور شہر والونکو جو اسکے ساتھیون کی تلوار سے بچے بہتون کو پکڑ کر غور لے گیا +
اور وہان اپنے نکانون کے لیے اُنکے لوہو سے گارا سنوایا * ندان اسی علاء الدین کے بھتیجے
شہاب الدین محمد غوری کی قید مین جیسا کہ ابھی اُوپر لکھہ آئے ہین بہرام کا پوتا خسرو ملک
جو محمود کے گھرانے مین آخری بادشاہ ہوا جان سے گیا + اور غزنین کا سارا راج غوریون ملک
ہندوستانمین مسلمانونکی بادشاہی کی جڑ جمانیوالا اسی شہاب الدین کو سمجھنا چاہیے
سنہ ۱۱۷۶ع مین اُسنے اچ لیا تھا اور دو برس بعد گجرات پر چڑھائی کی + لیکن وان اُسنے
سنہ ۱۱۹۱ع شکست کھائی * پھر کچھہ دنون پیچھے سندھہ کو لوٹا + اور سنہ ۱۱۹۱ع مین دلی کی طرف
فوج لایا *

اس پہلی لڑائی مین جو تھانیسر اور کرنال کے بیچ تلاوری کے میدان مین ہوئی شہاب الدین
سنہ ۱۱۹۳ع نے پرتھی راج سے شکست کھائی * پر سنہ ۱۱۹۳ع مین وہ بڑی بھاری فوج لیکر آیا +
جو چند راٹھور کنوج والے کو اپنے موسیرے بھائی پرتھی راج کا انگ پال کی گود بیٹھنا
اور دلی اور اجمیر کا راج ایک ہوکر اُسکا بڑھنا بہت بُرا لگا تھا * راج سوجگ اور اپنے
بیٹے کے سویمبر † مین اُسے نہ بُلاکر اُسکی مورت سونیکی بناکر دربانون کی جگہہ رکھوا دی
پرتھی راج یہ حال سُنکر بڑے غصے مین آیا + اور چنے ہوئے سردارون کے ساتھہ دھاوا
مار کر جے چند کی بیٹی کو ہر لیعنی اُٹھا لیگیا اس مین پرتھی راج کے اچھے اچھے آدمی کام آئے +
یعنے اکیسو آٹھہ سردارون مین سے چونسٹھہ کھیت رہے * اور یہی آپسکا بیر بڑھا
اس دیس مین مسلمانون کے غالب ہوجانیکا اصلی سبب ہوا + پرتھی راج کو اس نازک
وقت مین جے چند کی مدد کا کچھہ بھی بھروسا نہ تھا * بلکہ دشمن سے سازش رکھنے کا

† یہ جگ اور سویمبر (यज्ञ और स्वयम्बर) اس دیس مین آخر ہوا پھر کبھی کسی نے اسکا
حوصلہ نکیا *

کہمین بڑھکر تھا + محمود نے اس مورتکے دو ٹکڑے تو مکے مدینے بھجوا دیے اور دو غزنین مین اپنی کچہری اور مسجد کی سیڑہیون مین جڑوا دیے کہتے ہین کہ اس حملہ مین کم سے کم دس کروڑ کا مال محمود کے ہاتھ لگا* † غزنین پہونچکر ترت ہی محمود کو ایکبار تلستان تک پھر آنا پڑا + وہان ان جاٹون کو جنھون نے سومناتھ سے لوٹتی دفعہ اُسکے سپاہیون کے ساتھ کچھ چھیڑ چھاڑ کی تھی سزا دینا بہت ضرور تھا* لیکن پھر ہندوستان پر کوئی چڑھائی نہین کی ایران توران ہی کی مہمون مین پھنسا رہا + یہانتک کہ سنہ ۱۰۳۰ع مین بیمار ہوکر اس دنیا سے اٹھ گیا* ‡ مرنے سے کچھ دیر پہلے اُسنے خزانے سے منگوا کر سونے چاندی اور جواہرات کا اپنے آنکھونکے سامنے ڈھیر لگوا دیا اور پھر دیر تک اُنھین دیکھ دیکھ کر رویا کیا + یہ نہین معلوم کہ وہ اُن ظلم اور زیادتیون کو سوچ کر روتا تھا کہ جنسے وہ ہاتھ لگے یا اس بات کو کہ اب انھین ساتھ نہ لیجا سکتا تھا* سنہ ۱۰۳۰ع

ندان سنہ ۱۱۸۶ع تک غزنین کی سلطنت اسی محمود کے گھرانے مین رہی پر ہندوستان پر ایسا کسی نے دل نہین چلایا + ہان پنجاب کو جسے محمود نے غزنین کی سلطنت مین ملا لیا تھا البتہ اپنے تحت مین رکھا* اُسکے پرپوتے دوسری مسعود کے وقت مین کچھ فوج گنگا کے پار تک آکر لوٹ مار کرتی ہوئی پھر لاہور کو مڑ گئی تھی سنہ ۱۱۸۶ع مین محمود کے پرپوتے کے پرپوتے خسرو ملک کو شہاب الدین محمد غوری لاہور سے قید کر لیگیا + اور اوسی کے ساتھ وہ غزنین کا گھرانا تمام ہوا* سنہ ۱۱۸۶ع

شہاب الدین محمد غوری

قندہار سے سات آٹھ منزل آگے غور ایک جگھہ ہے مدت سے وہان کے حاکم آزاد ہوتے آئے تھے محمود غزنوی نے اپنے تابع کر لیا تھا + اور اوسکے جانشینونمین سے بہرام نے اپنی لڑکی کا بیاہ بھی وہان کے حاکم قطب الدین محمد کے ساتھ کر دیا تھا

† وہ چندن کی کواڑ جو سرکاری فوج سنہ ۱۸۲۲ع مین غزنین سے اوکھاڑ لائی تھی اور اب آگرے کے قلعے مین رکھے ہین اسے سومناتھ کے بتلاتے ہین*

‡ تاریخ وفات محمود غزنوی شاہ بازجہان سنہ ۴۲۱ ہجری*

مے عشرت سے کوئی جام جو بھر لیتا ہی	آسمان اوسکا دہن کاسۂ سر لیتا ہی*

وہانکے راجا کی فوج مین پانچ لاکھ پیادے گنتا ہی کوئی اُس مین تیس ہزار سوار اور اتنی ہزار زرہ پوش اور بڑھاتا ہی پر اب تو نرا ایک قصبہ سا باقی رہ گیا ہی ٹوٹی پھوٹی عمارت البتہ دور دور تک اُسکے گرد نظر پڑتی ہی *

محمود رستے مین متھرا کو تباہ کرتا گیا بیس دن تک اُسے لوٹا + اور مورتونکو توڑوا کے مندرونمین برابر اکام کیا * سوا اونٹ نری توڑی ہوئی چاندی کی مورتون سے بھر کے لیگیا + پانچ خالی سونیکی تھین اُنمین ایک کا وزن ہمارے ایکے چار من سے اوپر تھا * مہابن کو قتل کیا راجا اپنے بال بچون کو مار کر آپ بھی مرا + اِس بار محمود یہانسے پانچ ہزار تین سو آدمیونکو غزنین پکڑ لیگیا *

دسوین بار محمود کو کنوج کے راجا کی مدد کیواسطے آنا پڑا + پر کالنجر کے راجا نے اُسے محمود کے پہونچنے سے پہلے ہی کاٹ ڈالا تھا * اور گیارہوین بار وہ کالنجر کے راجا سے لڑنیکو آیا + لاہور کے راجا انندپال کے بیٹے نے کنوج کے آنمین محمود کا مقابلہ کیا تھا اس لیے محمود نے اُسکا راج چھین کر غزنین مین ملا لیا *

بارہوان حملہ محمود کا پٹن سومناتھ پر ہوا + ابتو یہان والے اُسکا نام تک بھی بھول گئے پر اُسوقت وہ اِس دیس کے بڑے تیرتھون مین گنا جاتا تھا * گجرات کی جزیرہ نما کے دکھن سمندر کے کنارے سومناتھ مہادیو کا نامی مندر بنا تھا + چھپن کھنبے اُسمین جواہر جڑے ہوئے لگے تھے اور دو سو من بھاری سونیکی زنجیر سے گھنٹا لٹکتا تھا * دو ہزار گانون اُسکے خرچ کو واسطے معاف تھے + اور دو ہزار پنڈے وہان کے پجاری گنے جاتے تھے * تیرتھ کی جگہ سمجھکے اِس پاس کے بہتیرے راجہ اُسکے بچانیکو اکٹھا ہو گئے + پر محمود کب چھوڑتا تھا تین دن تک لڑائی ہوتی رہی پانچ ہزار سے اوپر رجپوت کھیت رہے باقی ناؤن پر سوار ہو کر نکل گئے * محمود جب مندر مین گیا برہمن بہت گڑگڑائے اور عرض کیا کہ آپ مورتکو نہ چھوئین اور جتنا روپیہ کہین ہم ڈنڈ بھرین بادشاہ نے کہا کہ مین بت شکن ہون بت فروش نہین بنا چاہتا + یعنی مورتونکا توڑنیوالا ہون بیچنے والا نہین بنونگا * اور یہ کہکے ایک گرز اُس پر گزی مورتمین ایسا مارا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی پر دیکھو اُس مالک کی قدرت کہ اُسکے بھیتر سے اتنے ہیرے موتی اور جواہر نکلے جنکا مول اوس ڈنڈ سے جو برہمن دینا قبول کرتے تھے

لڑائی ہوئی اتفاق سے انند پال کا ہاتھی بھڑک گیا اور پیچھے کو بھاگ چلا + لشکر نے اپنی سینابت یعنے سپہ سالار کو بھاگا سمجھکر رن سے منھ موڑا * محمود نے پنجاب تک اُنکا پیچھا کیا وے توجدھر تدھر تین تیرہ ہوگئے محمود نے میدان سونا پاکر نگرکوٹ یعنی کوٹ کانگڑا جالوٹا۔ سات لاکھ دینار سات سو من † سونے چاندی کا اسباب دو سو من نرا سونا دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہر وہان محمود کے ہاتھ لگا *

سنہ ۱۰۱۰ء سنہ ۱۰۱۰ء میں محمود ملتان سے ابوالفتح لودی کو قید کرکے گیا اور پھر دوسرے سال آکر تھانیسر لوٹا + اور جہان تک ہندواوسکے ہاتھ لگے لونڈی غلام بنانیکو غزنین لیگیا * کہتے ہین کہ وہان ایک مانک اوسے ساتھ تولیکا ملا + اسکے بعد اُسنے دو دفعہ کشمیر پر حملہ کیا *

سنہ ۱۰۱۷ء نوین چڑھائی اوسکی ہندوستان پر بڑی تیاری کے ساتھ ہوئی تواریخ فرشتہ مین اُسکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ سوار اور بیس ہزار پیدل لکھی ہے وہ اپنے لشکر کو اس ڈھب اچانک کنوج کے سامنے لے آیا کہ وہانکے راجا کنور رائے سے کچھ بھی نہ بن پڑا + گلے مین دوپٹہ ڈالکر بال بچون سمیت محمود کے پاس چلا آیا * محمود نے جو اپنی عمر مین تعریف کے لائق کوئی کام کیا + تو وہ یہی اسوقت اپنی بڑائی کا دکھلانا تھا * راجا کی بڑی خاطرداری کی + اور اُسے ہر طرح سے تسلی دی * تین دن تک راجا کا مہمان رہا + چوتھے دن کنوج سے غزنین کو لوٹا * † کتابون مین اُسوقت والون نے کنوج کی بڑی بڑائیان لکھی ہین + کوئی اُسکی شہر پناہ کا گھیرا پندرہ کوس کا لکھتا ہے کوئی اسمین بیس ہزار متبولیونکی دوکان بتاتا ہے کوئی

† من کئی طرحکا ہوتا ہے ہندوستان مین چالیس سیر کا گنا جاتا ہے لیکن اسمین بھی سیر کم زیادہ رہتا ہے تواریخ فرشتہ کے موجب علاءالدین خلجی کے زمانہ مین جو ۱۲۹۵ء مین تخت پر بیٹھا تھا یہان چوبیس تولے کا سیر تھا کہ اس حساب سے جب کا من الکابدہ بھی سیر کا ہوا تبریزی من ساڑھے پانچ سیر کا ہوتا ہے اور عرب کا من کل دو سیر پر محمود کے ساتھ والون نے اگر سیر کا بھی من مانا ہو تو بھی بہت ہلکا ہے

‡ لیکن تاریخ یمینی مین لکھا ہے کہ راجا گنگا پار بھاگ گیا بادشاہ نے ایک ہی روز مین ساتون قلعے جو الگ الگ گنگا کنارے بنے ہوئے تھے فتح کرلیے دس ہزار لوگ بھاگ وہان مندر تھے بادشاہ نے اپنے سپاہیون کو لوٹنے اور قیدی لینے کی اجازت دی "لوگ اپنے گونگی بہری موتون" کا کچھ حال دیکھکر ماری ڈر کے جدہر راہ پائی نکل گئے سب دو بیوہ اور یتیمونکی طرح" پریشان ہوئے جو نکل نہ جاسکے قتل کیے گئے *

کہ چھوٹتے ہی راج پاٹ اپنے لڑکے انند پال کو دے آپ اُشنا نل یعنی پھوس کی آگ مین جل مرا*

سنہ ۱۰۰۴ع انند پال اپنے باپ کے قول قرار پر چلا گیا + اور محمود کو جو کچھ کہ خراج ٹھہرا تھا برابر دیتا رہا* لیکن اُسکے ذیل دارون مین سے بھٹنیر کے راجا نے اپنے حصے کا خراج ادا کرنے سے انکار کیا + اسلیے محمود کو وہان آنا پڑا* راجا سندھ ندی کے کنارے جنگلو مین بھاگ گیا + اور پھر وہان نا امیدی کے سبب اُسنے اپنے تئین آپ ہی مار ڈالا*

تیسری بار محمود ملتان کے حاکم ابو الفتح لودی کو جو اُس سے پھر کر راجہ انند پال سے ملگیا تھا زیر کرنے کو اس طرف فوج لایا راجا نے اپنے میلی کی پچھہ کی + پر آخر

سنہ ۱۰۰۵ع ہار کر کشمیر بھاگنا پڑا ابو الفتح نے کچھ نذر نذرانہ دیکر محمود کو راضی کر لیا محمود کو بھی غزنین جلد لوٹنا منظور تھا کیونکہ اُدھر سے تاتار کے بادشاہ کی چڑھائی کی بہت گرم خبر آئی تھی*

محمود کے ساتھ پانچسو ہاتھی جنگی موجود تھے تو پنجانیکی تب تک کوئی قدر نجانتا تھا + اور نہ اُسکی حکمتون سے واقف تھا* ہاتھیون کے سامنے تاتاریون کے گھوڑے کاہیکو ٹھہر سکتے تھے بلخ کے پاس لڑائی ہوئی محمود نے فتح پائی + تاتاریون نے پیٹھہ دکھائی*

سنہ ۱۰۰۶ع محمود سندھ کنارے کے ضلعونکو سکھہ پال کے سپرد کر گیا تھا + یہ سکھہ پال ہندو سے مسلمان بنا تھا* لیکن جب محمود بلخ کی طرف گیا + تو اُسنے پھر ہندو ہو کر اُسکی اطاعت سے سر پھیرا* محمود نے بلخ سے لوٹ کر اسے تو جنم بھر کے لیے قلعے مین قید کر دیا + اور انند پال کو سزا دینے کے لیے لشکر اکٹھا کیا*

سنہ ۱۰۰۸ع انند پال بھی غافل نتھا دیس دیس کے راجاؤن سے دوت یعنی ایلچی بھیج بھیج کر کہلا بھیجا + کہ اس محمود کا ادھر بڑھنا ہم سبکے واسطے ایکسا مضر ہی اُسکے ہاتھہ سے کسی کا بھی دھرم اور دھرتی اور دھن نہین بچیگا اگر کچھہ حوصلہ اور ہمت رکھتے ہو تو آؤ رن مین میرا ساتھہ دو ابتک بھی کچھہ نہین بگڑا ہی نذران اوجین — گوالیر — کالنجر — کنوج — اجمیر — اور دلی کے راجا اپنی اپنی سینا سجے کے انند پال کا ساتھہ دینے کو پنجاب کیطرف سدھارے لہشور کے پاس ہی

چوہان اجمیر والے کو گود لیا * کنّوج کی راج پر رٹھورون کا قبضہ تھا + میواڑ گوہلوتونکے ہاتھ مین تھا * گجرات مین سولنکی راج کرتے تھے + سوای اُنکے اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے راجا تھے اپنی ڈیڑھ چاول کی کھچڑی جدا ہی پکاتے تھے * ایسی پھوٹ تھی مسلمانونکو یہان چلے آنا سہج ہوگیا + اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا ملک دبالیا *

سلطان محمود غزنوی

جب سبکتگین مرا + تو اُسکے بیٹے محمود کو تیسوان برس تھا * سات مہینے کے اندر اپنے بھائی اسمعیل کو جو تخت پر بیٹھہ گیا تھا قید کرکے آپ بادشاہ ہوا اور سلطان اپنا لقب رکھا + سلطان عربی زبان مین بادشاہ کو کہتے ہین اُس سے پہلے یہہ لقب کسی بادشاہ نے نہین اختیار کیا تھا * سنہ ۹۹۷ء

اُسوقت فارس وغیرہ پچھم دیس کی مسلمانی سلطنتین ایسی کمزور پڑگئین تھین + اور آپسمین لڑائی جھگڑا رکھتین تھین * کہ جو محمود اُدھر کو اپنی لشکر کی باگ اوٹھاتا + سمندر تک اُسے کوئی روکنے والا نہ تھا * پر ہندوستانکی دولت اور زرخیزی ایسی مشہور تھی + اور دوسرے مذہب والونکو زبردستی مسلمان بنالینیکا اُس مذہب والون کے نزدیک اُن دنون نام پیدا کرنیکے لیے ایسی ایک بڑی بات تھی * کہ محمود سا حوصلے والا اس عجیب بے نظیر ملک کو چھوڑکر کب کسی دوسرے پر دل چلاتا + بھلا امرت پھل چھوڑکر وہ کب اندرائن کھاتا *

ایران مین مسلمانونکا دخل ہونیسے کچھہ اُوپر ۳۵۰ برس بعد محمود نے دس ہزار چُنے ہوے سوار لیکر اپنی دارالسلطنت غزنین سے ہندوستان کی طرف کوچ کیا + پہلا مقابلہ پشاور کے پاس اوس کے باپ کے پرانے دشمن لاہور کے راجا جیپال سے ہوا بادشاہ نے فتح پائی راجا قید مین آگیا * پھر محمود نے ستلج پار ہوکر بٹنڈے کے قلعے پر ہلّا کیا + اور لے کر اُسے خوب لوٹا * تب تک بٹنڈا بہت آباد اور نامی مقام تھا + لاہور کا راجا وہان آکر اکثر رہا کرتا تھا * سنہ ۱۰۰۱ء — ۱۰۰۱ء — بٹنڈا

محمود نے غزنین پہنچنے پر جیپال سے خراج دینے کا پھر نیا قول قرار لیکر اُسے قید سے خلاص کیا اور اُسکے ساتھہ اور بھی بہت سے ہندؤنکو چھوڑدینے لیکر بند سے چھوڑدیا + لیکن جیپال کے جیمین اُس مسلمانکی قید کی کچھہ ایسی غیرت سی گئی

اوس ملک کو آپ ہی چھوڑ کر چلا گیا *

سنہ ۷۱۱ع سنہ ۷۱۱ع مین جب کہ ولید خلیفہ تھا مسلمانون کے لشکر نے بڑی آفت مچائی سارا سندھ اپنے قبضے مین کر لیا + اور بہت راجاؤن سے خراج وصول کیا * اُسی لشکر کے سپہ سالار قاسم کا بیٹا محمد تین برس بعد پھر ہندوستان پر چڑھا اور گجرات فتح کر کے چیتوڑ کی طرف جھکا + لیکن باپا سے شکست کھا کر بھاگنا پڑا * باپا نے کھنبھات کے حاکم سلیم کی لڑکی سے بیاہ کیا اور چیتوڑ کے پہلے راجا کو نکال کر آپ وہانکا راجا بنگیا + پھر تھوڑے ہی دن پیچھے اپنا ملک اور مت چھوڑ کر خراسان کیطرف چلا گیا * سنہ ۸۱۲ع مین خلیفہ ہارون الرشید کے بیٹے مامون رشید خراسان کا حاکم سنہ ۸۱۲ع ایک بڑے لشکر کے ساتھ ہندوستان مین آکر چیتور پر چڑھائی کی اُسوقت چیتور مین باپا کے پوتے کا بیٹا راج پر تھا نام اُسکا راجا کھمان تھا + اُس سے اور مامون سے چوبیس ۲۴ رحمان لڑائیان ہوئین لیکن آخر مامون شکست کھا کر ہندوستان سے بھاگ گیا * اسکے بعد سنہ ۹۷۰ع مین خراسان کے بادشاہ امیر ناصر الدین سبکتگین نے ہندوستان سنہ ۹۷۰ع پر چڑھائی کی اور پنجاب کی سرحد کے لیے کئی قلعے فتح کر لیے یہہ خبر سُنکر لاہور کا راجا جیپال ایسا بگڑا کہ اپنی فوج سندھ پار لیجا کر خراسان پر چڑھ دوڑا + وہان عجب ماجرا ہوا کہ سبکتگین سے راجا نے شکست کھا کر اُسے خراج دینا قبول کیا لیکن جب وہانسے چھوٹ کر لاہور مین آیا تو اُس نے بادشاہ کو وہ خراج نہین بھیجا * اسلیے سبکتگین نے پھر پنجاب پر چڑھائی کی + راجا جیپال بھی دلّی اجمیر کالنجر اور کنّوج کے راجاؤنکی کمک لیکر سندھ پار اُترا اور لمغان کے پاس جاکر سبکتگین سے لڑا مگر پھر بھی اُسکی فوج نے مسلمانون کے لشکر سے شکست کھائی *

اُسوقت اُجین اور پاٹلی پتر کے راج کو بگڑے بہت دن ہو چکے تھے اور نئے نئے راجا ہندوستان کے جدا جدا ملک مین راج کرتے تھے * جیسے مہاراج بکرم نے دلّی کے راجا کو دور کیا + تبسے وہ راج پانچسو برس سے اُوپر بنا راجا پڑا رہا * یہانتک کہ رہا نکے پھیر سے دلّی کو تومر راجاؤن نے اپنی دار السلطنت بنائی + انگ پال تک اس گھر کے اکیس ۲۱ راجا دلّی کی راج گدی پر بیٹھے تھے انگ پال نے اپنے ناتی † پرتھی راج

تومر
अनंगपाल १
पृथ्वीराज २

† بیٹی کا بیٹا یعنے دوہیتا *

سارے سپہ سالار اپنے اپنے صوبے دبا بیٹھے† اور جیسے ناو کی برا ہمن جنے جنے ٹھاکر
جدا جدا راجا ہو گئے * ان سینا پتیون کے یعنے سپہ سالارون کے راج کو اندھر
بھرتیون کا یعنے اندھر کے نوکرون کا راج کہتے ہین + اُس زمانمین چھتریون کے
راج بالکل جاتا رہا تھا برہمنون سے لیکر شودر اہیر بھاڑی اور جنگلیون تک
مگدھ پریاگ متھرا کاشی کنوج وغیرہ مین خود مختار ہو کر راج کرنے لگے تھے
نوشیروان کے لشکر نے اُدیپور کے راجاؤن کی پہلی دار السلطنت بلبھی پور
یا بلبھی † کو ناش کر ڈالا اور راجا کے بنس مین کسیکو جیتا نہ چھوڑا ایے راجہ اپنے
تئین رام چندر کے بیٹے لو کی اولاد مین بتلاتے ہین * خالی ایک رانی پشپاوتی
وہانسے بچ کر بھاگی + اور ملیاگر کی کسی کھوہ مین جاکر چھپ رہی * رانی کو حمل
تھا + وہان اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اُسکا گوہ رکھا * وہی لڑکا ایدر کو جو
بلبھی اور اُدیپور کے بیچ مین ہی اپنے قبضے مین لاکر دہانگا راجا ہوا + اور کہتے
ہین کہ نوشیروان کی پوتی ‡ سے بیاہ کیا * کوہ کے بعد آٹھ راجا ایدر کی گدی
پر بیٹھے آٹھوین راجا کا چھوٹا لڑکا جسکا نام باپا تھا اپنے باپ کے مارے جانے پر
بھانڈیر مین بھاگ گیا + اور وہان گدڑیون مین پل کر سنہ ۷۰۰ ع کے لگ بھگ چتور
کو چلا آیا اور وہین رہنے لگا * اوسی زمانمین مسلمانون کے پیغمبر محمد ؐ کے مرنیکے
بعد دوسرے خلیفہ عمر نے ایران فتح کر کے کچھ فوج ہندوستان کیطرف بھیجی
لیکن اوسکا سپہ سالار پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا + پھر خلیفہ علی نے لشکر بھیجکر
سندھ ندی کے کنارے کا کچھ ملک فتح کیا لیکن علی کے مارے جانے پر وہ لشکر

† گجرات مین بھاونگر سے ۲۰ میل پچھم جہان اب بلبے بساہی *

‡ معصر الامرا اور بساط الغنائم دونون تواریخون مین لکھا ہی کہ جب ایرانکا آخری آریہ (आर्य) اور
اگنی ہوتر (अग्निहोत्री) یعنے آتش پرست بادشاہ یزدگرد عرب والون سے شکست کھا کر مارا گیا
اوسکی بڑی بیٹی ماہ بانو بھاگ کر سندھ وستانمین چلی آئی اُسیکی اولاد مین اُدیپور کے رانا ہین یزدگرد نوشیروان کے
پوتیکا پوتا تھا لیکن نوشیروانکا پوتا خسرو پرویز بھی نوشیروان کہلایا اور اوسنے روم کے عیسائی قیصر ماریس کی بیٹی
مریم سے بیاہ کیا تھا *

†† محمد سنہ ۶۶۹ ع مین پیدا ہوے تھے اور مکے سے مدینے گئے تبھی سے سن ہجری جاری ہوا *

دوجنما کیا تھا یعنے اُنکا نیا جنم مانکو اُنھین اصلی چھتری بنالیا تھا * اُنمین سے پرمر گوتر والے یعنے پنوار بہت بڑھے + اور ایک زمانمین سارے ہندوستان کے راجا ہوگئے * ان اگن کُلون نے بودھ مت والون کو مار مار کر نکالنا شروع کیا + اور برہمنو نکا مت پھر پھیلا دیا * اسی پرمر بنس مین سنہ † عیسوی سے ستاؤن برس پہلے راجا بکرم اجین کی راج گدی پر بیٹھا اسے بیر بکرماوت بھی کہتے ہین + اُو شک لوگون کو جو تاتار کی طرف سے چڑھ آئے تھے شکست دینے کے سبب اُسے شکاری بھی پکارتے ہین * اگرچہ وہ ایسا بلند اقبال اور اتنے بڑے ملک کا مالک مہاراجادھراج تھا کہ آج تک اُسکا سمبت چلا جاتا ہے + اور وہ پرجن دُکھ بھنجن یعنی دوسرون کا دُکھ دور کرنے والا کہلاتا ہی * تو بھی نت چٹائی پر سوتا + اور اپنے ہاتھ چھپراندی سے پانی کا تونبا بھر لاتا * اسمین شک نہین کہ اجین کے راجا بکرماوت کیوقت سے لیکر مسلمانونکی پھیلی چڑھائی تک اکثر نامی ہوتے چلے آئے + لیکن اندھر بنس کے راجا جن کی دارالسلطنت گدھا ولس یعنی پاٹلی پتر یعنے پٹنا تھی بہت بڑھ گئے تھے * روم والون نے اُنکی بہت بڑائی لکھی ہی اس اندھر بنس کو ایک شودر نے اپنے مالک کنو بنس کے آخری یعنے چوتھے راجا کو جو چندر گپت کا بنس ناش ہونے پر سُنگ بنسی دس راجاؤنکے بعد ہوا مار کر قائم کیا تھا + کہتے ہین کہ راجا مہاکرن اسی گھرانے مین ہوا * اُسکی ہمت اور سخاوت کی شہرت آجتک چلی جاتی ہی + دیپ دیپ مین اُسکی بڑائی گائی جاتی ہی * اندھر بنس کے آخری راجا کا نام پلوم تھا + یہ پلوم بھی ہندوستان کا بڑا نامی راجا ہوا * اور اسکے راج کا چرچا چین تک پھونچا + آخری وقت مین وہ آپسے آپ گنگا مین ڈوب مرا * پھر اُسکا سیناپتی یعنے سپہ سالار رام دیو گدی پر بیٹھا + سمندر کے کنارے سے کشمیر تک سب راجا اُسکے تابع تھے جب وہ مرا تو اسکا بھی سپہ سالار پرتاب چندر راجا ہوا * اُسی کے زمانمین ایران کے بادشاہ نوشیروان کا لشکر ہندوستان پر چڑھا تھا اور جتنا خراج اس ملک کا باقی پڑا تھا سب پرتاپ چندر سے دام دام بھر لیگیا + نوشیروان جسکا عدل انصاف آجتک مشہور ہی سنہ ۵۳۱ عیسوی مین تخت پر بیٹھا تھا * پرتاپ چندر کے مرنے کے بعد اُسکے

† عیسی مسیح کے جنم دن سے سنہ عیسوی گنا جاتا ہی *

द्विजन्मा १
अमरगोत्र २

वीरविक्रमादित्य। शकारि

अंध्र
पाटलीपुत्र
शूद्र। कन्न १
सुंग
महाकर्ण

पुलोम

रामदेव

प्रतापचन्द्र

सन ५३१

اس سے لڑنیکو طیار ہوا + اور جہلم کے اس پار تیس ہزار پیدل چار ہزار سوار اور بہت سے ہاتھی لیکر سکندر سے لڑا * تین پہر تک بڑی لڑائی رہی + آخر راجا کی فوج شکست کھاکر بھاگی * لیکن راجا تب بھی نہین ہٹا + اپنے ہاتھی پر میدان مین ڈٹا رہا * سکندر اُسکی بہادری دیکھکر بڑے اچنبھے مین آیا + اور کہلا بھیجا * کہ اگر اب بھی ہمارے پاس چلا آوے + تو تیری جان بخشی جاوے اور عزت حرمت مین فرق نہ پڑنے پاوے راجا نے اسبات کو سُنکر قبول کیا + اور نڈر سکندر کے پاس چلا آیا * سکندر نے اس سے پوچھا کہ ہم تمھارے ساتھ کیونکر پیش آوین راجا نے جواب دیا کہ جیسے بادشاہ بادشاہ سے پیش آتے ہین سکندر اُس کا بہت دل اور دلیری دیکھکر بہت خوش ہوا اور تمام ملک اُسکا اوسیکو بخشا + بلکہ کچھ تھوڑا سا اور بھی اپنی طرف سے دیا * اسکے بعد سکندر ستلج کے کنارے پر آیا + لیکن فوج بہت تھک گئی تھی برسات کا موسم آجانے کے سبب سپاہیون نے آگے بڑھنے سے انکار کیا * تب ناچار سکندر وہان سے اُلٹا پھر گیا + کہتے ہین کہ اُسوقت مگدھ دیس کے ناگ بنسی بڑے نامی راجا مہانند کے پاس چھ لاکھ پیادے بیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی تھے کیا جانین انھین کا دبدبہ سکندر کو یہان سے پھیر لیگیا مہانند اپنے منتری یعنے وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا + اسکے آٹھ بیٹون نے ملکے بارہ برس راج کیا * تب نوین چندر گپت نے جو نین کے بیٹ سے پیدا ہوا تھا چانک برہمن کی مدد سے اپنے سب بھائیون کو مار سارا راج اپنے قبضے مین کرلیا اور بڑا اقبال مند ہوا اسنے بابل کے یون بادشاہ سلیوکس † کی بیٹی سے بیاہ کیا * دس پیڑھی تک وہ راج اُسکے گھرانے مین رہا + ہندوؤنکے شاستر مین لکھا ہے کہ ہندوستان مین ادھرم یعنے بودہ مت پھیلا ہوا دیکھکر برہمنون نے ارد گرد جسے آبو کا پہاڑ کہتے ہین ایک اگن کُنڈ یعنے آتشکدہ رچا اور وہان دیوتاؤن نے آپ آکر چار مورتین اُس کنڈ مین ڈال دین اُنسے اگن کل کے چار چھتری یعنی پرمر خواہ پرمار جنھین پنوار بھی کہتے ہین چوہان سولنکی اور پرہار پیدا ہوئے اسبات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن برہمنون نے چار آدمیون کو شاستر کے سنسکارون سے

चन्द्रगुप्त चाणाक प्रास्त्र अर्बुदगिर अग्निकुंड प्रमर चोहान १ सोलंकी २ परिहार ३ संस्कार

† سلیوکس سکندر کے سپہ سالارون مین سے تھا سکندر کے مرنے پر بابل سے اس طرف سندھ ندی تک سارا ملک دبا بیٹھا تھا *

بست ہمت ہوا + کہ اوسکا منتری یعنے وزیر اُسے مار کر آپ جدھشٹر کی گدّی
بیٹھہ گیا * اسکے گھرانہین چودہ پیڑھی راج رہا + پھر جسطرح آیا تھا اُسیطرح دوسرے
گھرانہمین چلا گیا اور سولہ پیڑھی پیچھے تیسرا گھرانا ملک کا مالک ہوا * نداں اوسکی
بھی نوین پیڑھی مین راجا راجپال نے اپنے گھمنڈ اور بدمزاجی سے رعیت اور سپاہ کو
ناراض کیا + تب کماؤن کے راجا سکھونت نے آکر راجپال کو مار ڈالا اور اندر پرستھ
لے لیا + لیکن مہاراج بکرم نے اُسکو بھی گدّی سے اُتارا + اور ملک پر اپنا قبضہ
کیا * ادھر تو یے لوگ ایک کے پیچھے ایک اپنے نام کا ڈنکا بجاتے گئے + اور اُدھر
مگدھہ دیس مین جراسندھہ کے پیچھے جسے کرشن کی مدد سے جدھشٹر کے بھائی بھیم نے
اُسکے دار السلطنت راجگڑھہ مین مارا تھا اُسکی اولاد کے راجا بائیس پیڑھی تک
راج کرتے رہے * آخری راجا رپنجی کو اُسکے منتری یعنی وزیر سونک نے مار کر سارا
راج چھین لیا + اس اگلے زمانیکی کوئی تواریخ ایسی معتبر نہین ہے کہ جس سے اُسوقت
کا حال مفصل اور سلسلے وار معلوم ہوسکے اس لیے اب ہمنے سکندر کے زمانے سے
کچھہ خبر ونکا لکھنا شروع کیا *

پچھم والون کی چڑھائیونکا حال جو پتے وار ملتا ہے + وہ یہہ ہے * کہ سنہ عیسوی سے
۳۳۱ برس پہلے یونان کے بڑے بادشاہ سکندر نے ایران کے بادشاہ دارا کو جیت کر
اس ملک پر چڑھائی کی اُسوقت مگدھہ دیس کا راج چار پیڑھی تک سونک کے گھرانے مین
رہکر تکشک یعنی ناگ بنس مین آگیا تھا + ان ناگ بنسی راجاؤن نے دس پیڑھی
تک راج کیا آخری راجا اس بنس کا مہانند تھا * اس زمانہمین سارے ہندوستان کے
درمیان بودھہ متی پھیل گئے تھے + خالی کہین کہین کاشی کنوج ایسے شہرون کے رہنے
والے بید کی ریت پر چلتے تھے * فارسی کتابونمین لکھا ہے کہ سکندر کنوج تک آیا تھا +
لیکن یہہ بات نری جھونٹھہ اور بے اصل ہے اُسیکے ساتھیون نے اپنی یونانی کتابونمین
لکھا ہے کہ وہ ستلج کے کنارے سے آگے نہین بڑھا * سکندر ایک لاکھہ بیس ہزار فوج
کے ساتھہ سندھہ ندی پر پل باندھکر پار اوترا تھا + لیکن جھیلم کے اس پار کل گیارہ ہزار
سوار لایا * کوہستان اور سندھہ ساگر دواب کے سب راجاؤن نے اُسکی اطاعت قبول کی
لیکن پنجاب کا راجہ جو شاید پرویا پرو کے بنس مین تھا کیونکہ یونانی اس کا نام پُورس لکھتے ہین

राजपाल
सुखवंत
विक्रम

मगध १
जरासंध २
कृष्ण।भीम ३
राजगृह ४
रिपुंजय ५
सुनक ६

तक्षक
महानन्द
वीरमती
वेद

آئینۂ تاریخ نما

حصّہ اول

کیا ایسے بھی آدمی ہین جو اپنے باپ دادا اور پرکھون کا حال سننا نہ چاہین + اور اُن کے زمانے مین لوگون کا چال چلن بیوہار بیج بیوپار اور راج دربار کس ڈھب برتا جاتا تھا اور دیس کی کیا دساتھی کب کب کس کس طرح کون کون سے راجا بادشاہونکے ہاتھہ آیا کس کس نے کیسا کیسا ان پر زور ظلم جتایا اور کون کون سے زمانیکے پھیر پھار کہان کہان انھین جھیلنے پڑے کہ جنسے یہ کچھہ کے کچھہ بن گئے ان سب باتون کے جاننے کی خواہش نہ کرین * باپ دادا اور پرکھا تو کیا ہم اس تاریخ مین اُسوقت سے لیکر جس سے آگے کسی کو کچھہ معلوم نہین آجتک اپنے دیس کا حال لکھنے کا منصوبہ رکھتے ہین ذرہ دل دو + اور کان دھر کر سُنو *

جاننا چاہیے کہ ہندوستان مین سدا سے ہندو کا راج سورج بنسی اور چندر بنسی گھرانون مین چلا آتا ہے پہلا سورج بنسی راجا بیوسوت منو کا بیٹا اکشواک تھا + دارالسلطنت اُسکی اجودھیا * اُس سے پچپن پیڑھی پیچھے اُس بنس کے سرتاج رام چندر ہوے + باپ کا حکم مان چودہ برس بن مین رہے * اکشواک کی بیٹی الا چندر کے بیٹے بدھہ کو بیاہی تھی اسی کا بیٹا پورو راپریاگ کے سامنے پرتشٹھان پور مین جسے اب جھوسی کہتے ہین پہلا چندر بنسی راجا ہوا + مہابھارت یعنی کرکشیتر کی بھائی لڑائی مین اپنے چچیرے بھائی ہستناپور کے راجا دُرجودھن کو مارنے پر جب مہاراج جدھشٹر جو پرانونکے مت بموجب پرورواسے پینتالیسوین پیڑھی مین پیدا ہوے تھے اپنے بھائیونکے ساتھہ اندر پرستھہ یعنے دلّی کا راج چھوڑ کر ہمالے کو چلے گئے اُنکے بھائی ارجن کا پوتا پریکشت گدّی پر بیٹھا اور پریکشت سے لیکر چھبیسوین پیڑھی تک اُسی کے گھرانیمین راج رہا * چھبیسوین پیڑھی مین راجا کشیمک ایسا غافل اور

१ वैवस्वतमनु
२ इक्ष्वाकु
३ इला। चन्द्र
४ बुध। पुरूरवा
५ ययाग। प्रति-
ष्ठानपुर
६ कुरुक्षेत्र
७ हस्तिनापुर
८ दुर्योधन
युधिष्ठिर
इन्द्रप्रस्थ
परीक्षित
क्षेमक

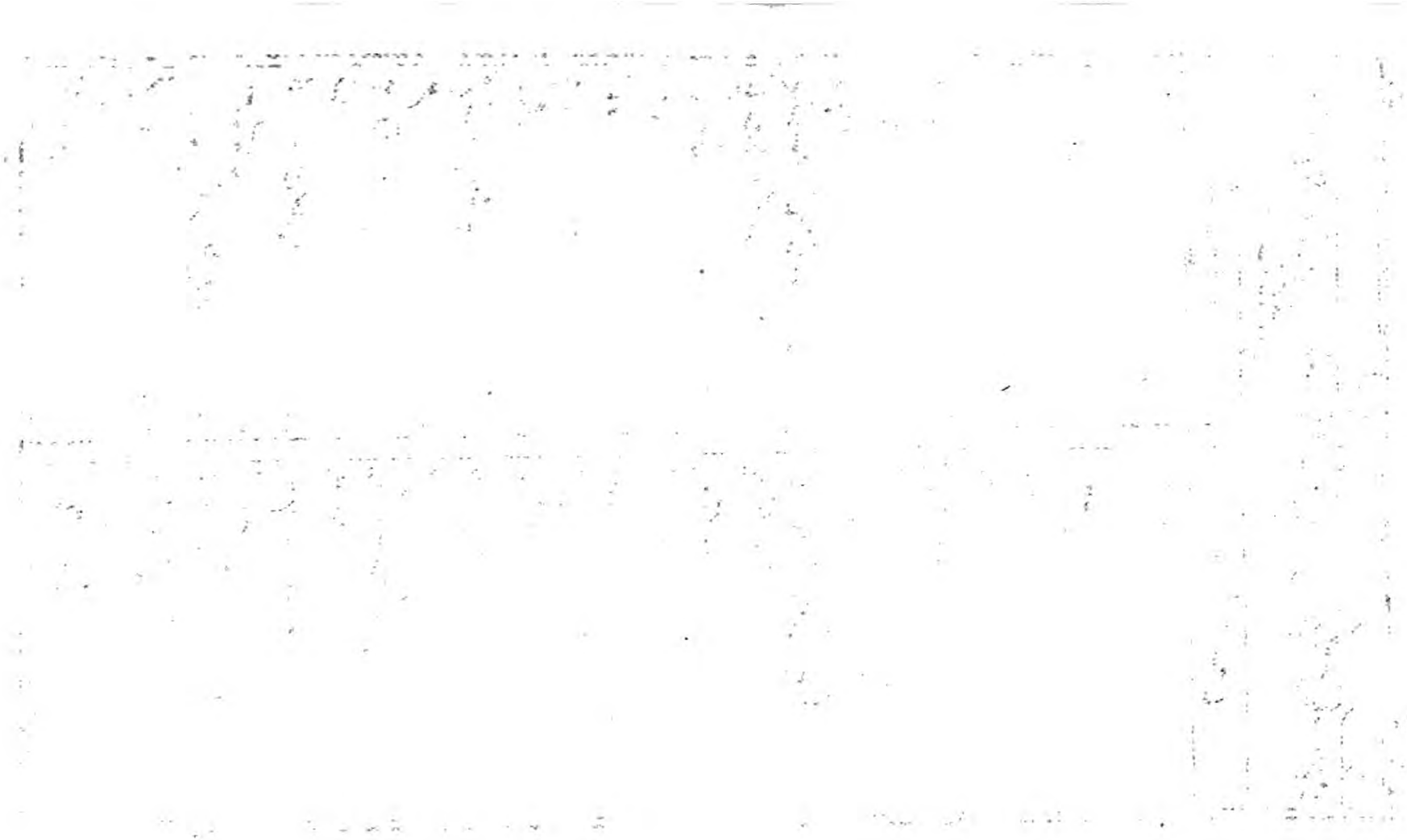

اطلاع

جو لفظ دیوناگری حرفون کے سبب اِتہاس تمرنشک مین دوسری طرح پر لکھے ہین اُنکے اوپر لکیر کھینچ دی ہی اور فہرست آگے لکھی ہی۔

آئینۂ تاریخ نما مین	اتہاس تمرنشک مین
تواریخ	اِتہاس
دار السلطنت ...	راج دھانی
سپہ سالار ...	سینا پتی
حمل ...	گربھہ
مفسر ...	دُکھہ دائی
جزیرہ نما ...	پرایہ دویپ
قدرت ...	مایا
دربان ...	دوارپال
کیا قدرت ہی خالق برحق اور قادر مطلق کی ...	کیا مہاہی سروشکتمان جگدیشور کی
قیامت کا سا ہنگامہ ...	پرلے کا سا دُند
ناپائدار دنیا ...	اسار سنسار
اختصار ...	سنکشیپ
گناہ ...	پاپ
پناہ ...	شرن
پناہ گیر ...	شرناگت
گوشۂ شمال و مغرب ...	وایوکون
علم ...	ودیا
ہو بہو قہر خدا ...	ساکشات ایشور کا کوپ
خدا ...	بھگوان
فائدہ نقصان بھلا بُرا ...	سام دان بھید دُنڈ
راس نشین ...	پشیہ پتر
بے چون وچرا خالق ارض وسما ...	نراکار جگدیشور
نواسی ...	دھتی - نتنی
انتقال ...	پرلوک
قضا کا حکم ...	بدھاتا کا لیکھہ

PREFACE.

I was not fully aware of the difficulty of my task when I promised to prepare a little work on the History of India in Hindi and Urdu for the use of our village schools. I knew how imperfect and full of errors the so-called histories are which have hitherto been written in the Vernacular, but I had not imagined for a moment that even so cautious a writer as Elphinstone was liable to commit such mistakes as to say that Fíroz Tuglak was nephew of the "late King" (Muhammad Tuglak), when Dow calls him "his cousin;" or that Násir-ud-Dín Mahmúd was the grandson of "Altmsh" (correctly Altimash), when he was in fact his son; or that "Altamsh" was purchased for 50,000 pieces of *silver*, when only 50,000 chítals were paid for him, 50 of which make a tanka or rupee of that time. Or that a talented author like Mr. Marshman would forget the topography of the country so far as to write that "the greatest achievement of this (Fíroz Tuglak's) regin was the canal from the *source of the Ganges* to the Sutlej, which still bears his name." (History of India, Sarampore, 1863, page 65). He calls "Raja Jey Sing of Jeppore and Raja Jesswunt Sing of Joudhpore" "Mahratta Generals," and gives the name of Muhammad Sháh "Rustum Khan" instead of Roshan Akhtar! (pages 166 and 189 respectively). There is no room to disprove here his assertion that "Akbar made the settlement with the

cultivators *themselves*, to the exclusion of all middlemen." Having thus no English book that would completely answer my purpose, I was obliged to have recourse to original Persian works. But Benares is not a place where Persian books can easily be procured, and there was no time to procure them from other quarters, so I was obliged to make the best of the means at my disposal. The difficulty of correcting Indian names written in Persian is rather greater than those written in English. Sunárgánv, for instance, is written Sitárgánv. Chatgánv (Chittagong), Jebgánv, and so on, in the lithographed copy of Farishta!

My plan is to divide my book into three parts. In the first I give an outline of the Hindu and Muhammadan periods; in the second I relate the rise and growth of the British Empire up to 1858, and in the third I treat of the changes in manners and customs from the earliest ages, when our ancestors were drinking the exhilarating soma juice on the banks of the Sarasvatí, and of the revolutions in laws and religions. I compare former Governments and the British rule, and the state of society, and the general prosperity of the country under both. My endeavour is in this part to prove to my countrymen that, notwithstanding their very strong antipathy to "change," they *have* changed, and *will* change; that notwithstanding the many heroic actions ascribed to our ancient Hindu Rajas, there was no such thing as an empire in existence; that the country was divided between numerous chiefs always fighting with each other for temporary supe-

riority; that notwithstanding the splendour attributed to Muhammadan dynasties, the country was sadly misgoverned, even during the reigns of the most powerful Emperors, and that although the diamonds and perls were weighed by "maunds" in the royal treasuries, the people in general were very poor and utterly miserable.

I may be pardoned for saying a few words here to those who always urge the exclusion of Persian words, even those which have become our household words, from our Hindi books, and use in their stead Sanskrit words, quite out of place and fashion, or those coarse expressions which can be tolerated only among a rustic population. The sister presidencies will sympathize with us when they remember that we are not blessed like them in having the same language and character for the Court and the community. Our Court language is Urdu, and the Court language has always been regarded by the nations as the most fashionable language of the day. Urdu is now becoming our mother tongue, and is spoken, more or less, and well or badly, by all in the North-Western Provinces. If we cannot make the Court character, which is unfortunately Persian, universally used to the exclusion of Devanágrí, I do not see why we should attempt to create a new language. Persian words such as Atish, Ma'rúf, Shitáb, Zambúr, Sardár, Koh, &c., have been used by our first Hindi author (as I at least regard him) Chand, the famous bard of Prithiraj; and I think it is better for us to try our best to help the people in increasing their familiarity with the Court language,

and in polishing their dialects, than to make them strangers to the Courts of the districts and ashamed when they talk before the higher classes.

BENARES :
The 1st January, 1864. } SIVAPRASAD.

"Our Schools and Universities are extending the idea of scientific method. Read carefully that extract from Rájá Sivaprasád's book I quoted in the *Contemporary* for September. That man, at least, has obviously got hold of the scientific view of history."

M. E. GRANT-DUFF.

The Contemporary Review, November, 1875.

آئینۂ تاریخ نما

ÁINA-I-TÁRÍKHNUMÁ.

HISTORY OF INDIA.

IN THREE PARTS.

BY RÁJÁ SIVAPRASÁD, C. S. I.,

Fellow of the University of Calcutta, and Inspector, 2nd Circle, Department of Public Instruction, North-Western Provinces and Oudh.

تین حصون مین

بموجب حکم جناب نواب آنریبل لفٹنٹ

گورنر بہادر ممالک شمال ومغرب

وچیف کمشنر اودھ

مولفہ

راجہ شیو پرشاد ستارۂ ہند ۳

پہلا حصہ

PART I.

جہت استعمال مدارس ومکاتب صوبۂ اودھ

لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور مین چھاپا گیا

سنہ ۱۸۷۵ ع

INDIAN INSTITUTE

آئینۂ تاریخ نما

ÁINA-I-TÁRÍKHNUMÁ.

HISTORY OF INDIA.

IN THREE PARTS.

BY RÁJÁ SIVAPRASÁD, C. S. I.,

Fellow of the University of Calcutta, and Inspector, 2nd Circle, Department of Public Instruction, North-Western Provinces and Oudh.

تین حصون مین

بموجب حکم جناب نواب آنریبل لفٹنٹ

گورنر بہادر ممالک شمال ومغرب

وچیف کمشنر اودھ

مولفہ

راجہ شیو پرشاد ستارۂ ہند ۳

پہلا حصہ

PART I.

جہت استعمال مدارس ومکاتب صوبۂ اودھ

لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور مین چھاپا گیا

۱۸۷۵ ع

Āīnah-ē-tārīkhnumā.
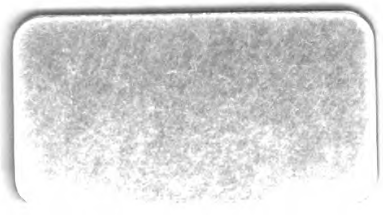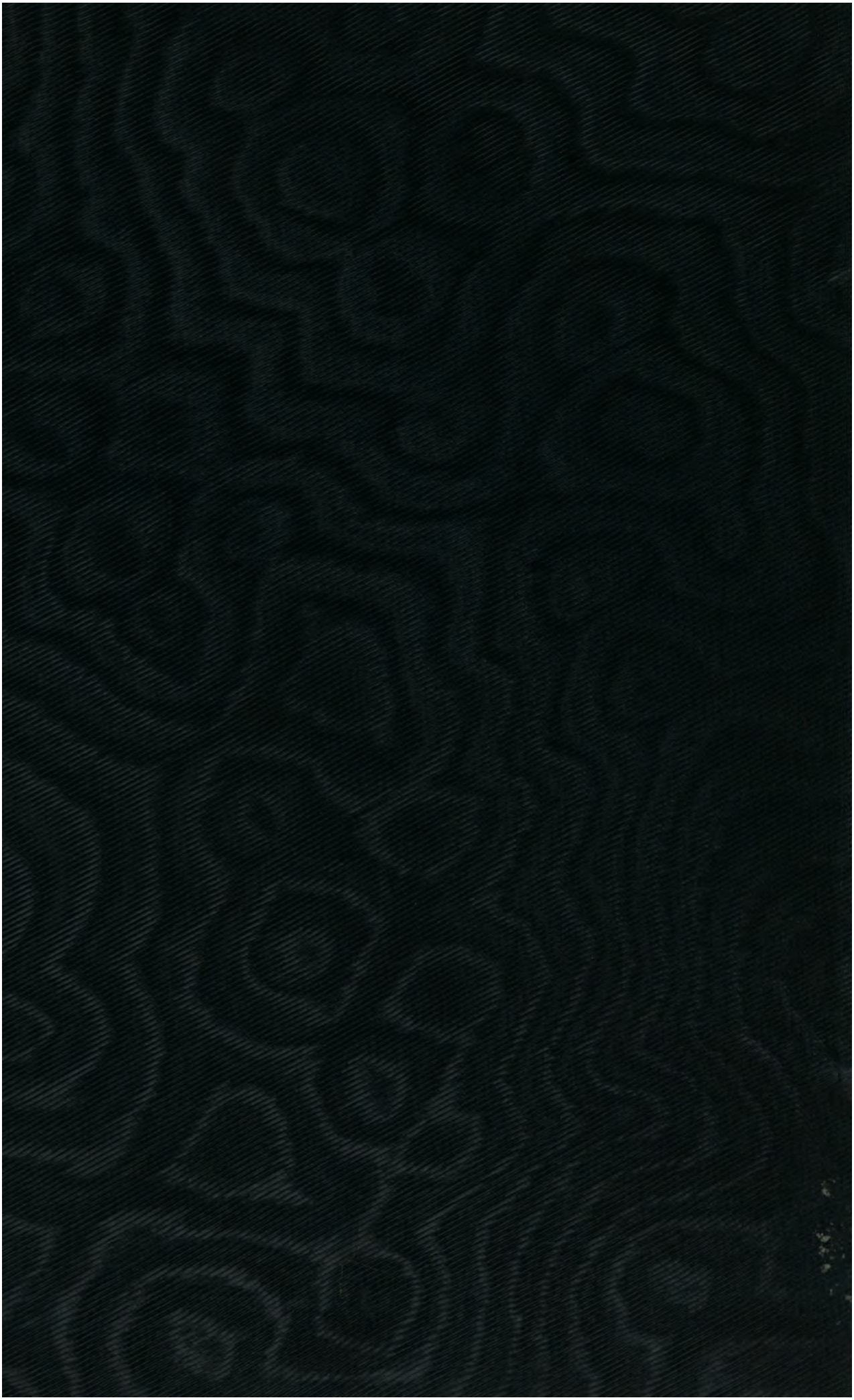
Pt. I.